صدائے محسن

(حمادِ اہلِ بیتؑ محسن نقوی شہید کی متفرق مجالس کا مجموعہ)

ترتیب

کشور رضا ملک

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

لاہور فون: 5425372

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب	صدائے محسن
تقاریر	محسن نقوی شہید
ترتیب	کشور رضا ملک
پروف ریڈنگ	شیخ خادم حسین
اشاعت	2002ء
تعداد	1000
کمپوزنگ	ایلکینس کمپیوٹر گرافکس
ہدیہ	100 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین

دکان نمبر 20، فسٹ فلور الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار،

لاہور۔ فون: 7225252

فہرست

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	شبیرؑ کردگار ہے اپنے اصول کا	15
2	اگر شبیرؑ کے ماتم پہ پابندی ہو جنت میں	40
3	دوبار نماز شہید ہوئی (اک مسجد میں اک مقتل میں)	72
4	زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی	98
5	دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے	122
6	توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل	145
7	علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام	168
8	بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول	180
9	جس کی جبیں کے بل سے زیادہ نہ تھی فرات	189
10	قرآن کی سطروں میں بھی شامل رہی فضہ	212

(عرض ناشر)

محسن نقوی شہید دشمنان اہل بیت کی گولیوں کا نشانہ بن کر ظاہری طور پر ہم سے بچھڑ گئے۔ اور دستہ حسینیؑ میں حر کی سنت پر عمل و پیرا ہوتے ہوئے ہم سے پہلے بہشت بریں میں پہنچ گئے۔ دشمن سمجھا کہ محسن کو لہولہو کر کے وہ کامیاب ہو گیا ہے لیکن اس کی یہ بھول ہے' وہ اپنے ہدف میں قطعاً کامیاب نہیں ہوا۔ کیونکہ مرتا وہ ہے جس کا مشن مر جائے۔ جس کا مشن باقی ہو وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اگر آج محسن کے افکار و نظریات اور مشن باقی ہے تو وہ مسلسل اپنے اہداف عالیہ کی طرف گامزن ہے۔ کیا محسن کی ذاکری ختم ہو گئی ہے نہیں ،نہیں اس سے ہزاروں ذاکر استفادہ کر رہے ہیں۔ کیا محسن کے افکار پر پردہ پڑ گیا ہے؟ العیاذ باللہ، آج محسن کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ محفوظ کیا جا رہا ہے۔ اور مومنین ،عزادار اس سے کامل استفادہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محسن کا مشن بھی زندہ ہے اور افکار بھی زندہ ہیں۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ شہید کا لہو قوم کی حیات ہوتا ہے۔ آج کئی ہزاروں حسینیؑ پروانے سر پر کفن باندھ کر افکار محسن کا کھلے بندوں پر چار کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ صبح قیامت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا کیونکہ کسی کی فکر پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ ادارہ منہاج الصالحین نے اہل علم کی ایک ٹیم تشکیل دی ہے کہ جو محسن کے ایک ایک لفظ کو احاطہ تحریر میں لا رہی ہے تا کہ آنے والی نسلیں بھی محسن کے افکار سے استفادہ کر سکیں۔ ان میں سے ایک ہماری عزیزہ کشور رضا ملک ہیں جنہوں نے بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے کیسٹوں سے مواد اتارا، اور صدائے محسن کے نام سے ایک کتاب تشکیل دی۔ ہماری دعا ہے کہ پروردگار عالم بحق محمدؐ و آل محمدؐ ان کی اس زحمت کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور

انہیں مزید علوم آل محمدؐ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ کے تمام اراکین، کارکنان، ممبران اور بالخصوص برادر عزیز شیخ خادم حسین کی سعی کو قبول فرمائے اور ہم پر اپنا خاص لطف و کرم عطا فرمائے!

والسلام مع الاکرام

خادم مذہب حقہ ریاض حسین جعفری۔ ایم۔ اے

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین، لاہور

(حرفِ محسن)

انسانوں میں کچھ ایسے انسان بھی ہوتے ہیں۔ جو انسانیت کی فلاح و اصلاح کے لیے شبانہ روز مصروف بہ عمل رہتے ہیں۔ اور اصلاح معاشرہ کے لیے کو دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا ایک ایک دقیقہ قوموں، ملتوں اور انسانوں کی دنیوی واخروی کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔

ان کا قول وفعل لوگوں کے لیے باعث تقلید ہوتا ہے۔

ایسے لوگ بامقصد زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارے استاد محترم علامہ ریاض حسین جعفری صاحب فاضل قم ہیں۔ جنہوں نے تھوڑے عرصے میں علوم آل محمدؐ کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کے لیے شب وروز کام کیا۔ آپ نے دن کو آرام کیا نہ رات کو، آپ نے تشیع کے مرکز نیاز بیگ لاہور میں علم کی بستی بسائی۔ تن تنہا قوم کی بچیوں کی روحانی تربیت کی اور انہیں علوم آل محمدؐ کی تعلیم دی۔ الحمد اللہ بے شمار بچیاں فارغ التحصیل ہوکر مذہب حقہ کی تبلیغ سرانجام دے رہی ہیں۔ نیاز بیگ کے اطراف واکناف میں متعدد قرآنی سنٹروں کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔ جس سے قوم کے بچے قرآنی تعلیم سے مستفید ہو رہے ہیں ظاہر ہے کہ استاد کا عمل طلباء کے لیے باعث تقلید ہوتا ہے۔ استاد محترم درس وتدریس کے ساتھ ساتھ کتب آل محمدؐ کی ترویج وتبلیغ کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے بہت تھوڑے عرصہ میں بہت زیادہ علمی وقلمی کام کیا ہے۔ آپ عزیزیاں وخواہران کو فنی تعلیم کے ساتھ ساتھ تحریر وتقریر کی ٹریننگ کرواتے رہتے ہیں۔

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہمارے مدرسہ جامعہ زینبیہ کی 90% فیصد طالبات

تقریر کے فن سے آشنا ہیں اور کچھ تحریری طور پر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ پروردگار کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ توفیق عطا فرمائی۔

کہ میں نے پاکستان کے مشہور شاعر وذاکر محسن نقوی شہید کی تقاریر کا مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں میری دعا ہے کہ بارالہا میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔

اور مجھے مشن محمدؐ وآل محمدؐ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے استاد علامہ ریاض حسین جعفری مدظلہ العالی کو بلیات ارضی وسماوی سے محفوظ فرما آمین۔

والسلام

طالب دعا

کشور رضا ملک

ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

صدائے محسن

مجھے ہے فکر کہ حق کس طرح ادا ہوگا

ایک روایت عزا کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ امام زین العابدینؑ چالیس برس تک خون کے آنسو بہانے کے باوجود فرماتے ہیں: بابا حسینؑ! میں آپ سے نادم ہوں کہ آپ کے غم کا حق ادا نہ کرسکا...... چنانچہ ہر مومن سنت سجادؑ سمجھتے ہوئے بقدر استطاعت غم مظلوم کربلا کا حق ادا کرنے کی سعی کرتا ہے یہ اور بات کہ اس حق کی ادائیگی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے محسن نقوی شہید نے بھی اس حق کی ادائیگی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ البتہ وہ اس حق کی ادائیگی میں عمر بے وفا کے مانع ہونے کے سبب شاکی تقدیر رہا۔ ؎

غم حسینؑ زیادہ ہے زندگی کم ہے

خطبات محسن اور افکار محسن کے بعد صدائے محسن کی اشاعت پایۂ تکمیل تک پہنچنے والی ہے۔ محسن نقوی کی نثر پر اس تیسری کاوش کی تدوین میں ''اے موت آ ضرور مگر احترام سے'' اور ''محسن اب بھی زندہ ہے'' کے بعد ''مجھے ہے فکر کہ حق کس طرح ادا ہوگا۔'' کا سرنامہ میرے زیر بحث ہے۔

؎ جان دی دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

محسن نے عمر بھر غم حسینؑ منایا اور آخر کار اسی حق کی ادائیگی کے جرم میں جان، جان آفرین کے سپرد کردی۔ وہ مظلومیت کی موت مارا گیا' دہشت گردی کی نذر ہوگیا' سر بازار شہید کر دیا گیا۔ اب محسن سمجھے یا نہ سمجھے کہ حق ادا ہوا یا نہیں یہ اس کا عجز وانکسار ہے۔ لیکن ہر اہل درد اور صاحب شعور یہ کہنے پر مجبور ہے کہ محسن باوفا تو نے حق عزاء ادا

کر دیا۔ تیری آنکھیں غم حسینؑ میں آنسو روئیں اور تیرا بدن لہو رویا۔

تجھے گلہ تھا کہ زندگی کم ہے اور غم حسینؑ زیادہ ہے۔ اس لیے تو قادر مطلق نے تجھے ہمیشہ کے لیے زندۂ جاوید کر دیا۔ اب تو غم حسینؑ منانے کے لیے تا ابدالآباد زندہ ہے۔ تیرا نام زندہ ہے۔ تیرا کلام زندہ ہے۔ کیونکہ تیرا امامؑ زندہ ہے یقیناً ذاکر حسینؑ کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ سخی حسینؑ کی طرح ہمیشہ کے لیے امر ہو جائے۔

محسن! ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ تیری نظم و نثر کی ترویج کریں گے۔ ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ تیرا سرمایہ قلم مختلف زبانوں میں ترجمہ کیے جانے کے لائق ہے۔ تو حسینؑ کا شاعر تھا اور ذکر حسینؑ ہر زبان وادب سے داد و تحسین حاصل کر چکا ہے۔ بقول حضرت قیصر بارھوی

دیکھو تو سلسلہ ادب مشرقین کا
دنیا کی ہر زباں پر ہے قبضہ حسینؑ کا

محسن! تیری قوم کے مرد و زن تیرے کلام و بیان کے شیدا ہیں۔ وہ تیرے حرف حرف کے سامع!! اور لفظ لفظ کے قدر دان ہیں آج تیری قوم کی ایک طالبہ کشور رضا نے تیری تقلید کو مرتب کر کے ایک خوبصورت گلدستہ مجالس تیار کیا ہے۔ اسے قبول کیجیے...... یقیناً ان مرقوم مجالس کے مطالعے اور نکات مودت کی خوشہ چینی سے ہزاروں مقررین استفادہ کریں گے۔ ان گلوں کی خوشبو لاکھوں اہل ایمان کے مشام جاں کو معطر کرے گی۔ اس طرح ذکر خاندان حسینؑ مومن دلوں کی نس نس میں سما جائے گا اور منافق دماغوں کی رگ رگ کو جلا جائے گا......

میرے محسن! مجھے دل پہ اختیار نہیں' اس لئے میں تمہیں کیوں تو عار نہیں بلکہ شدت محبت کا اظہار ہے... جس طرح میں نے کہا تھا۔

محسن

تیری یاد میں اب بھی

مولائی کھو جاتے ہیں

محسن!

تیرے سوگ میں اب تک

منبر اشک بہاتے ہیں

محسن!

تیرا نور حوالہ اب بھی مومن دیتے ہیں

محسن!

تیرے لفظوں سے ہم درد کی لذت لیتے ہیں

محسن!

ہم نے عہد کیا ہے' تیرا ساتھ نبھائیں گے

محسن!

ہم بھی تیری طرح عشق ترانے گائیں گے

محسن!

ہم بھی عزم شہادت لے کے میدان میں اترے ہیں

محسن!

ہم بھی عشق سفر میں' تیرے پیچھے پیچھے ہیں۔

(مظہر عباس)

شہیدِ راہِ حسینیت

میں ''حمادِ اہل بیت، ''شہید سید محسن نقوی'' کا بیٹا ہونے کے ناطے' ادارہ منہاج الصالحین ان کے بانی ''علامہ ریاض حسین جعفری صاحب'' مدظلہ العالی اور اپنے بھائی ''سید رضا عباس نقوی'' کا بے حد ممنون ہوں' کیونکہ اس ادارے اور ان صاحبان کی سرپرستی میں شہید راہ حسینیتؒ، ''حماد اہل بیت سید محسن نقوی'' کی تقاریر' ان کے خطبات' اور ان کے افکار کو تحریری صورت میں اجاگر کرنے کا جو بے مثال کام ہوا ہے اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔

کسی بھی آواز کو صفحات میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لینا اتنا آسان کام ہرگز نہیں ہے جتنا وہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ کام صرف مشکل ہی نہیں بلکہ پیچیدہ بھی ہے کیونکہ تقریر ہو یا خطابت، آواز ہو یا گفتگو' اس کا تعلق سماعت سے ہے نا کہ پڑھنے سے' مقرر کا لب و لہجہ' آواز کا زیر و بم' خطیب کی ادا' تقریر' کو پُراثر بنا دینے کے وہ قیمتی اور باریک ذرائع ہیں جو تحریر میں در آنے سے قاصر ہیں۔ یہ صرف اور صرف کسی ماہر مرتب کا فن ہے کہ وہ تقریر کو تحریر کی وہ صورت عطا کرے کہ پڑھنے والے کو یہی محسوس ہو کہ وہ واقعی کسی مقرر کی تقریر سن رہا ہے اور یہی فن مجھے ''خطباتِ محسن'' کی جلد اول' جلد دوم' ''افکارِ محسن'' اور ''صدائے محسن'' کی تحریروں میں بولتا ہوا نظر آیا ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ مولائے کائنات ''ادارہ منہاج الصالحین'' کے بانی ریاض حسین جعفری صاحب' ادارے کے جملہ اراکین کے علاوہ میرے بھائی سید رضا عباس نقوی کی زندگی دراز کرے اور ان کو ان کی ان خدمات کا بہترین سے بہترین اجر عطا فرمائے آمین' کیونکہ میرا ایمان ہے جو لوگ کسی کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خود بھی ہمیشہ زندہ رہ جاتے ہیں۔

سید عقیل نقوی

خراج عقیدت

ادارہ منہاج الصالحین نے محسنیات پر باقاعدہ سلسلہ شروع کر کے ہم عقیدت مندان محسن شہید پر احسان عظیم کیا ہے۔جس طرح سید عقیل عباس نقوی کو دیکھ اور سن کر محسن نقوی شہید کی یادیں تازہ ہوتی ہیں اسی طرح محسن شہید کے افکار' کلمات اور مجالس کو پڑھ کر محسن بذات خود آنکھوں کے سامنے لفظوں سے کھیلتا' مجموں کو لوٹتا اور دلوں پر حکومت کرتا دکھائی دیتا ہے۔

محسن نقوی محسنینؑ کا ئنات کا شاعر اور ذاکر تھا۔ہم شاعری' خطابت اور علم و حکمت پر محسن کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے ۔محسن نقوی دور جدید کا شاعر اور مفکر تھا۔اس نے عصری تقاضوں کے مطابق اختصار' استعاریت اور علامت نگاری سے کام لیتے ہوئے سہل ممتنع کے ایسے ایسے شاہ پارے اور نور مینارے تخلیق کئے جنہوں نے ماضی کے عظیم مرثیہ نگاروں کے عظیم مراثی کا سا کام کیا اور واقعہ کربلا کو اس کے تاریخی پس منظر اور سماجی پیش منظر کے عین مطابق سماعتوں ،ذہنوں اور دلوں میں اتار دیا۔

محسن نقوی کی نثر و نظم ہر دو انفرادیت ،جدت اور ندرت کی آئینہ دار ہیں۔ اس کا اپنا مخصوص لہجہ اور اسلوب ہے۔وہ قدیم کو جدید اور جدید کو جدید تر بنانے کا فن جانتا تھا۔وہ صرف سامعین کی خواہشات کا احترام ہی نہیں کرتا تھا بلکہ سامعین کو اصلیت اور حقیقت کا خوگر بنانے کے لئے حقائق کو دلکش انداز سے ان کے سامنے لاتا تھا۔فضائل میں نعرہ بازی کی بجائے عمل کی قوت کا پرچار اور مصائب میں گریہ وزاری کے ساتھ ساتھ روح کی بیداری بھی اس کا مقصود نظر تھا۔

علامہ ریاض حسین جعفری نہ صرف محسن اور عقیدتمندان محسن کے محسن بن کر سامنے آئے ہیں بلکہ شیعہ قوم کے محسن کے طور پر ان کی خدمات قابل فخر ہیں۔اللہ تعالی تادیر ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

شیخ خادم حسین

محسن شناسی

حماد اہلبیت الحاج سید محسن نقوی شہید کی ہمہ جہت شخصیت کے حوالہ سے ادارہ منہاج الصالحین' بہت قلیل مدت میں بہت زیادہ کام کر چکا ہے اور مستقبل میں محسن نقوی شہید پر اس سے بھی سوا کام کرنے کا عزم رکھتا ہے صدائے محسن'' کی اشاعت اسی سلسلے کی واضح دلیل ہے۔

علامہ ریاض حسین جعفری مدظلہ العالی کی یہ دلی خواہش ہے کہ محسن نقوی شہید کے لبوں سے ادا ہونے والے ہر ہر لفظ کو اکٹھا کر کے محسن شناس لوگوں کے لیے اعلیٰ اور معیاری کتب فراہم کی جائیں۔

میں بھی محسن نقوی کے احباب میں شامل رہا ہوں اور شریعت دوستی میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ علامہ ریاض حسین جعفری صاحب کی ان گراں قدر خدمات کو بھرپور انداز میں خراج تحسین پیش کیا جائے جبکہ وہ ایسی کتابوں کی اشاعت پر صرف اور صرف خدائے لم یزل اور معصومین علیھم السلام سے اجر کا یقین رکھتے ہیں

میرے ذاتی مشاہدے کی بات ہے کہ اس نفسانفسی کے دور میں ہمارے علمائے کرام بے پناہ وسائل ہونے کے باوجود افکار محمدؐ و آل محمدؐ کی تبلیغات کیطرف توجہ نہیں دیتے:

دوسری طرف یہ مرد قلندر۔ درویش صفت نوجوان عالم دین اپنی ذات کو علوم محمدؐ و آل محمدؐ کی اشاعت کے لیے وقف کر چکا ہے اور محدود وسائل کے باوجود صرف اور صرف تشیع کے لیے کام کرنا چاہتا ہے دعا ہے امام زمانہؑ ان کے حامی و ناصر ہوں

میں محسن نقوی شہید کے تمام احباب و اصحاب کی جانب سے علامہ ریاض حسین

جعفری صاحب کا مشکور ہوں ۔ جنہوں نے حماد اہل بیت سید محسن نقوی کے ورق ورق افکار کو جمع کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ جس کے لیے ہم ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں حجت خدا حضرت امام مہدی آخرالزماںؑ ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائیں۔

والسلام

سید رضا عباس نقوی

چیئرمین

محسن نقوی شہید (ٹرسٹ)

مجلس اول

شبیرؑ کردگار ہے اپنے اصول کا

خاندانِ زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ

مزاج عالی کو اگر گردش دوراں کی تھکن اجازت دے تو ایک تھکن شکن صلواۃ پڑھیں۔ خاندان تطہیر کے احسانات کو یاد کر کے اپنے شیعہ ہونے کا ثبوت دیں، بہت بڑی صلواۃ پڑھیں اس خاندان پر ایک صلواۃ ایسی پڑھیں جیسا بلند علیؑ ہے۔

اگر عمران نگہبان کعبہ، نگران رسالت... اگر عمران نگہبان کعبہ، نگران رسالت، بلا دالبلد ہونے سے اول مومن، کلید بردار زچہ خانۂ علیؑ

(سلامت رہیں آپ) اگر عمران نگہبان کعبہ، نگران رسالت بلا دالبلد مومن اول ہونے سے آخر کلید بردار زچہ خانۂ علیؑ اور غیرت کی دنیا کا مطلق العنان سلطان عمران جس کے بوسیدہ دامن کے سائے میں اسلام کی یتیمی نے جوانی کے آداب سیکھے۔ آل محمدؐ سلامت رکھیں ______

نگہبان کعبہ، کلید بردار زچہ خانۂ علیؑ اور غیرت کی مملکت کے، غریب کی دنیا کے، غیرت کی دھرتی کے، غیرت کے دریچے کے مطلق العنان سلطان عمران کے بوسیدہ دامن کے سائے میں اسلام کی یتیمی نے جوانی تک کا سفر طے کیا۔ علیؑ کا سلطان بابا حق رکھتا ہے کہ اس پر بلند آواز سے صلوٰۃ پڑھیں۔

ام المعصومین...... بڑا سمجھ دار مجمع، صاحبانِ فکر تشریف فرما۔

ام المعصومین ...... پھر کہتا ہوں' ام المعصومینؑ، ام المومنینؑ نے (سلامت رہو)

ام المعصومینؑ سلطانۂ کونین، ملیکۂ العرب جس کی آغوش کا لقب بتولؑ ہے۔ وہ ملیکۃ العرب جس کی آغوش کا لقب بتولؑ ہے اور وہ خدیجۃ الکبریٰ جس کی دولت کی بدولت اسلام مسلمانوں تک پہنچا۔ وہ بی بی حق رکھتی ہے کہ اس کے نام پر صلوٰۃ پڑھی جائے (صلواۃ)

بڑی نوازش۔ محسن نقوی غالباً اس شہر میں دوسری یا تیسری مرتبہ اور اس دربار میں پہلی مرتبہ آپ کی ساعت کی قدم بوسی کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ ایک دوسرے کے نام سے یقیناً ہم لوگ واقف ہیں۔ اجنبیت کی دیوار حائل نہیں ہے۔ اجنبیت وہاں ہوتی ہے جہاں مقصد ایک نہ ہو، منزل ایک نہ ہو، سفر ایک نہ ہو، مسلک ایک نہ ہو، طبیعت ایک نہ ہو، حیثیت ایک نہ ہو، نیت ایک نہ ہو، شریعت ایک نہ ہو، وہاں اجنبیت کی دیوار حائل ہوا کرتی ہے۔ جہاں کوئی بات ان میں سے نہ ہو، وہاں اجنبیت حائل نہیں ہوسکتی۔ بس زندگی آپ کی ہو یا میری، دونوں کی زندگی کا مقصد، منزل، مسافت، سفر، آسرا، نصب العین، نظریۂ حیات، دستور العمل سب ایک ہیں۔ تو اس میں یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں کون ہوں، آپ کون ہیں؟ دروازہ بتولؑ کا ادنیٰ سا جاروب کش مجھے سمجھ لیں۔ جو نہ عالم دین ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے، اس لیے کہ لا الہ کی الجھی ہوئی زلفوں میں اپنی فکر خشک کی انگلیوں سے شانہ برداری کا فرض میں نے انجام نہیں دیا۔ ابھی تک ذاکری کا دعویٰ بھی مجھے نہیں ہے کیونکہ سوز و فروغ کی نعمت سے محروم ہوں۔ آپ کی طرح کا ایک نوجوان جو آپ کے ساتھ مل بیٹھ کے ایک عرصے سے علمائے کرام اور ذاکرین کے فرمودات عالی سنتا رہا ہوں اور اس میں سے آپ کی اور اپنی طبیعت اور معیار کے مطابق الفاظ کے ہیرے چن چن کے انہیں اعتراف کی ریشمی ڈوری میں پرو کر۔ (جہاں جہاں بیٹھے ہیں۔ پوری توجہ سے آپ سماعت فرمائیں گے۔)

پہلی رباعی میری اگر ...... پہلی رباعی سمجھ آ گئی تو انشاءاللہ آج کی ساری مجلس سمجھ

میں آ جائے گی۔ یہ گڑھ مہاراجہ میں جو میری آج کی حاضری ہے یقیناً با مقصد حاضری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جہاں آپ تھک جائیں مجھے بتلا دینا ،پہلی رباعی سے میں آپ کے ذہنوں کا اندازہ بغیر کسی تمہید کے ،بغیر کسی تفسیر کے، بغیر کوئی مفہوم بتلائے ہوئے۔ صرف آپ کے ذہنی قرب کی شفقت حاصل کرنے کے لئے میں پہلی رباعی کی مشقت کر رہا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ کہاں تک آپ میرا ساتھ دیتے ہیں۔ یہیں سے اندازہ کر کے میں آگے بڑھ جاؤں گا ،اگر اجازت دیں تو پہلی رباعی میں پڑھوں۔

کس موضوع پہ ہے نہیں بتلاتا ،کس موضوع پر ہے نہیں بتلاتا ،کس عنوان پر ہے نہیں بتلاتا ، یہ رباعی میں نے کیوں کہی نہیں بتلاتا ،اس کا مقصد کیا ہے نہیں بتلاتا ،اس کا موضوع کیا ہے اپنے بھی سن لیں بیگانے بھی سن لیں۔ سی آئی ڈی کے دیوانے بھی سن لیں۔ پہلی رباعی پڑھ رہا ہوں۔قبلہ! میں ذہنی بیداری آپ کی دیکھتا ہوں۔

عالم کے بت پرست کجا، بت شکن کجا

پہلی رباعی ہے ،یہیں سے میں ذہنوں کی بیداری کا اندازہ لگاؤں گا۔ اگر میرے ساتھ اڑنے کا پروگرام آپ کا ہے ،تو وہاں تک اڑیں گے جہاں تک جبرائیل نہیں رو کے گا۔اور اگر نہیں ہے تو جہاں آپ بیٹھ جائیں گے میں چھوڑ دوں گا۔

عالم کے بت پرست کجا، بت شکن کجا

پھر کہتا ہوں موازنہ کرنے والوں سے چیلنج کے طور پہ۔

عالم کے بت پرست کجا، بت شکن کجا
بزدل کجا خدائی کا شیر من کجا

جہاں جہاں بیٹھے ہو پوری توجہ۔

عالم کے بت پرست کجا، بت شکن کجا

قبلہ نہ میں نے تشریح کی ہے نہ توضیح کی ہے ،نہ معنی بتلاتا ہوں ، نہ تفسیر کرتا

ہوں، صرف چیلنج کے طور پر ان لوگوں کو جو یہ سمجھتے ہیں کہ شیعہ قوم علیؑ کو نہیں سمجھ سکتی، یا علیؑ کے دشمنوں کو نہیں سمجھ سکتی، اس لیے چیلنج کر کے بغیر تمہید کے انہیں کہہ رہا ہوں کہ آئیں دیکھیں میری قوم الفاظ کو کیسے Pick کرتی ہے، کیسے اٹھاتی ہے، کیسے سمجھتی ہے۔

عالم کے بت پرست کجا، بت شکن کجا
بزدل کجا، خدائی کا شیر زمن کجا،

دلدل کجا

دلدل کجا، دلدل کجا، کنارہ صحن چمن کجا

جاہل کجا

جاہل کجا، خدا کے اسد کی پھبن کجا
جو ڈٹ گیا ہو دیں کے حریفوں کے سامنے
وہ کیا جھکے گا تیرے خلیفوں کے سامنے

ایک نعرہ اتنا بلند لگائیں جتنا علیؑ بلند ہے۔

آج اس امام بارگاہ کو غدیر خم سمجھتے ہوئے جس جس کی رگوں میں علیؑ کی محبت اور مودت ماؤں کے مقدس دودھ کی طرح خون میں حل ہو کر گردش کر رہی ہے اس کے پاس جتنی آواز ہے صرف کر کے، دونوں ہاتھ بلند کر کے، اتنا بڑا نعرہ لگائیں کہ اگر جبرائیل آسمان پر ہے تو زمین پر آنے پر مجبور ہو جائے۔ (نعرۂ حیدری............ یا علیؑ)

سلامت رہو، صدقہ ہے نام علیؑ کا قبلہ! ــ

عالم کے بت پرست کجا، بت شکن کجا
بزدل کجا، خدائی کا شیر زمن کجا،

دلدل کجا

دلدل کجا، دلدل کجا، کنارہ صحن چمن کجا

جاہل کجا

جاہل کجا، خدا کے اسد کی بھبن کجا
جو ڈٹ گیا ہو دیں کے حریفوں کے سامنے
وہ کیا جھکے گا تیرے خلیفوں کے سامنے

مہربانی! وہ علیؑ جو قلعہ خیبر کو توڑ دے! توجہ کون علیؑ صرف چار مصرعوں میں علیؑ کا تعارف سنیں۔

ہے وہ علیؑ جو قلعہ خیبر کو توڑ دے
جو دین حق کے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑ دے

جو کفر کی رگوں سے بغاوت نچوڑ دے۔ اجازت ملی ہے اگر سمجھ میں آتے گئے تو لطف اٹھائیں گے آپ۔

ہے وہ علیؑ جو قلعہ خیبر کو توڑ دے
جو دین حق کے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑ دے
جو کفر کی رگوں سے بغاوت نچوڑ دے
اور جس کا پسر یزید کی گردن مروڑ دے
(ہائے، ہائے، ہائے۔ نعرۂ حیدری............ یا علیؑ)
جس کا پسر یزید کی گردن مروڑ دے
اس پر بھی تخت غیر کی بیعت کا خواب ہے
وہ علیؑ تخت غیر کی بیعت کرے ____ (واہ، واہ، واہ)
اس پر بھی تخت غیر کی بیعت کا خواب ہے
ثابت ہو ابھی تیری نیت ...... (خراب ہے)
نعرۂ حیدری............ یا علیؑ

آ ج کی مجلس اور کل جتنے حضرات یہاں تشریف فرما ہیں وہ سن لیں کہ میں کل صبح نو سے دس بجے تک مجلس پڑھ کے... کیونکہ کل چار جگہوں پر مجھے حاضری دینا ہے۔ بلکہ چار شہروں میں سمجھ لیں یہاں سے لاہور جانا ہے، داتا پور، داتا پور سے واپس مجھے فلائیٹ سے ملتان آنا ہے، ملتان سے مجلس پڑھ کے پھر میلسی میں جانا ہے۔

اس لیے نو سے دس بجے تک میں یہاں مجلس پڑھوں گا انشاء اللہ اور عابد صاحب کل 21 رمضان ہے کیا کہتے ہیں......

ہاں بالکل یہی مقام ہے نا! علیؑ والے جس وقت جہاں چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ یہ وہ نہیں اب میں بتلاؤں گا علیؑ کہاں کہاں پہنچتا ہے اور کیسے پہنچاتا ہے۔ میں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب کی فرمائش، سنا ہوا ہے آپ کا۔

جن کا سنا ہوا ہے وہ صلوٰۃ پڑھیں۔

یہ خواب سنا ہوا ہے سب کا ہاں اس لیے میں خواب نہیں سناتا

(مومنین خیبر پڑھنے کی درخواست کر رہے ہیں)

خیبر بھی سناتا ہوں، لیکن خواب سن لیں نا آپ......اس لیے کہ گڑھ مہاراجہ میں جو کچھ ہو رہا ہے شیعیت کے ساتھ حسینیتؑ کے ساتھ، آئے دن بنی امیہ کی ناجائز اولاد... یہاں پہنچ کے لفظ اگر سمجھ میں آجائے تو میرے ساتھ بولتے رہا کرو۔ ایک رباعی میں سناتا ہوں۔

شبیرؑ کردگار ہے اپنے اصول کا

ازل سے لے کر آج تک، آج سے لے کر قیامت تک پورے چودہ سو سال ہوئے، آدمؑ سے لے کر آج تک یعنی چودہ سو سال پہلے سے لے کر ہماری یہ ازل وہی ہے ازل کی عدم وہی ہے جہاں سے حسینؑ طلوع ہوا، اور ابد وہ ہو گی جس دن حسینؑ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمیں بھی ان سے جو حسینیتؑ کے دشمن ہیں، ازل سے ابد تک، یزید، یزیدی اور

یزیدیت ان تینوں نے ۔ میں صرف دیکھ رہا ہوں کہ کہاں تک آپ میرے ساتھ چل سکتے ہیں ۔ازل سے ابد تک (یزید، یزیدی، یزیدیت) ان تینوں نے ، ان تینوں نے ان تینوں نے ۔ازل سے ابد تک (یزید، یزیدی، اور یزیدیت) ان تینوں نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح سے تاریخ کی بوڑھی پیشانی سے تاریخ کے بوڑھے حافظے سے حسینیت کا نام مٹ جائے ۔ان تینوں نے دیکھا تو میرے حسینؑ کا نام، شیعوں کے حسینؑ کا نام، شیعوں کے حسینؑ کا نام، اللہ کے حسینؑ کا نام، محمدؐ کے حسینؑ کا نام، علیؑ کے حسینؑ کا نام، بتولؑ کے حسینؑ کا نام، دین اسلام کے حسینؑ کا نام، پوری انسانیت کے حسینؑ کا نام، عالمیت کے حسینؑ کا نام، ہر غیرت مند کے حسینؑ کا نام ۔(واہ، واہ، واہ)

یزید، یزیدی، یزیدیت ان تینوں نے سازش کی ،کسی طرح سے تاریخ کے بوڑھے حافظے سے شبیرؑ کا نام مٹ جائے ،لیکن چودہ سو برس بعد جب ان تینوں نے اپنی کمزور بینائی صرف کر کے دیکھا تو تاریخ کی بوڑھی پیشانی پر شبیرؑ کا نام تازہ تراشیدہ جھومر کی طرح دمک رہا تھا۔ تو ان تینوں کو، تو ان تینوں کو کہنا پڑا۔

شبیرؑ کردگار ہے اپنے اصول کا

سقیفہ بنی سعدہ سے لے کر (چلتے آؤ میرے ساتھ ۔) سقیفہ بنی سعدہ سے لے کر قبلہ رائیونڈ تک ، بلکہ یوں نہیں سقیفہ بنی سعدہ سے لے کر رائیونڈ تک ، رائیونڈ سے لے کر منصورہ تک ، منصورہ سے لے کر جدہ تک ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو انسانیت کے خلاف سازش کر رہے ہیں ۔جن کے ایک ہاتھ پر عربی ریال ہیں دوسرے ہاتھ پہ امریکی ڈالر ہیں ۔ان کی سازش ہے ۔انہوں نے کوشش کی کہ شبیرؑ مٹ جائے ۔سقیفہ بنی سعدہ سے لے کر رائیونڈ تک پوری کوشش کی شبیرؑ مٹ جائے ۔لیکن شعب ابوطالبؑ سے لے کر گڑھ مہاراجہ کی اس امام بارگاہ تک ہم حسینیؑ دعویٰ کرتے ہیں ۔

کہ شبیرؑ کردگار ہے اپنے اصول کا

ابوسفیان سے لے کر، ابوسفیان سے لے کر، توجہ! کل کے ابوسفیان سے لے کر آج کے ابوسفیان تک ۔ (توجہ، توجہ، توجہ) کل کے ابوسفیان سے لے کر آج کے ابو سفیان تک' کل کے مروان سے لے کر آج کے مروان تک' کل کے معاویہ سے لے کر آج کے معاویہ تک' کل کے یزید سے لے کر آج کے یزید تک' کل کے ابن زیاد سے لے کر آج کے ابن زیاد تک۔ پوری کوشش ہوتی رہی، شبیرؑ مٹ جائے۔لیکن محسن نقوی آج شیعوں کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر چیلنج کر کے کہہ رہا ہے۔کل کا ابوسفیان بھی سن لے، کل کا مروان بھی سن لے، آج کا مروان بھی سن لے، آنے والے کل کا مروان بھی سن لے، کل کا شمر بھی سن لے، آج کا شمر بھی سن لے، کل کا شمر بھی سن لے، کل کا یزید بھی سن لے، آج کا یزید بھی سن لے، آج کا ابن زیاد بھی سن لے، آنے والے کل کا ابن زیاد بھی سن لے' کہ آج محسن نقوی یہاں کھڑے ہو کر چیلنج کر رہا ہے۔

شبیرؑ کردگار ہے اپنے اصول کا
تاریخ پر ہے ناز تو جرأت سے کام لے
آواز دے رہی ہے ابھی تک حسینیتؑ

باقی رہا محشر، اس کا تو ٹھیکے دار نہ بن' محشر جانے ہم جانیں۔ہمیں پتہ ہے ہم اس لیے نہیں ڈرتے محشر سے کہ

محشر کا ولی کوئی خلیفہ تو نہیں ہے

محشر سے ہم اس لیے نہیں ڈرتے کہ ہمیں پتہ ہے کہ ۔

محشر کا ولی کوئی خلیفہ تو نہیں ہے
یہ دین پیمبرؐ ہے لطیفہ تو نہیں ہے

مہربانی جی پھر پڑھتا ہوں۔محشر سے ہم کیوں ڈریں، محشر سے ہم بھلا کیوں ڈریں، محشر سے مولائی کیوں ڈریں، محشر سے گڑھ مہاراجہ والے کیوں ڈریں ۔

محشر کا ولی کوئی خلیفہ تو نہیں ہے
یہ دین پیمبرؐ ہے لطیفہ تو نہیں ہے
جنت سے ہمیں روکنے والے ذرا سن لے
جنت ترے بابا کا سقیفہ تو نہیں ہے

آخری آدمی تک' جہاں تک میری آواز اور نظر جارہی ہے' جس جس کو علیؑ اچھا لگتا ہے' جس جس کو علیؑ اچھا لگتا ہے' صبح کی نماز کے وقت اذان میں **اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ عَلِیًا وَّلِیُّ اللّٰه** جس کے کانوں میں رس گھولتا ہے۔اس کی جتنی آواز ہے صرف کر کے آج اتنے بڑے مجھے نعرے سناؤ کہ گڑھ مہاراجہ کی اینٹ اینٹ سے علیؑ علیؑ کی آواز آئے۔(نعرۂ حیدری..................یا علیؑ)

مہربانی سرکار، شکریہ بہت جیو۔

محشر میں بھی انمول عقیدے کے عوض ہم
محشر میں بھی انمول عقیدے کے ،عقیدے کے ، عقیدے کے
محشر میں بھی انمول، انمول، انمول عقیدے کے عوض ہم

جنت نہ خریدیں' بخشش نہ خریدیں' رحمت نہ خریدیں' جنت میں بھی انمول عقیدے ،محشر میں بھی انمول عقیدے کے عوض ہم' میری قوم کا قانون' میرا قانون، میری قوم کا منشور میرا منشور' میری قوم کی تاریخ میری تاریخ، میری قوم کا نظریہ حیات، میرا نظریہ حیات۔

کہ محشر میں بھی انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا

اگر بات سمجھ میں آ گئی تو لطف اٹھائیں گے۔

محشر میں بھی انمول عقیدے کے عوض ہم

بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
اور جنت میں بھی شبیرؑ ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

یا علیؑ ! میں سمجھا تھا خیبے کا دروازہ سرکانا بڑے بڑے قد والے مجاہدؑ بہترین آٹے کی پسی ہوئی تازہ سلی ہوئی بوری کا منہ چوم کر کہتے ،تو کب کھلے گی؟ گھر جا کر رسالت کے توحید کے گیت گاؤ۔ سمجھ دار حضرات' پڑھے لکھے حضرات' صاحب فہم مجمع' صاحبانِ فکر جمیل حضرات یہاں جمع ہیں۔ آج محسن نقوی ایک ایسا سوال کرتا ہے قیامت تک یہ سوال بھی یادرہے گا اس کا جواب بھی آج مجھے دینا ہے آپ کو۔ کہ میری ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔ مجھے آپ سمجھائیں قبلہ! پتہ نہیں سرزمین عرب میں،عرب کی سرزمین میں، یہ کیا رسم چل نکلی تھی۔ کیا رواج چل نکلا تھا؟ کیا رسم چل پڑی تھی کہ جب بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے کسی جری اور دلیر فرد کو پریشان کرنا ہوتا یہ لوگ عورتوں کا سہارا کیوں لیتے تھے؟

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ پتہ نہیں کس نے یہ رسم چلائی جب بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے کسی جری و دلیر فرد کو پریشان کرنا ہوتا تو یہ لوگ عورتوں کا سہارا لیتے۔ خیبر سے لے کر اگلا جملہ...... میں نہیں کہتا۔ بہت اچھے' تاریخ پڑھیۓ پوری ،اس میں یہی ملتا ہے کہ یہ لوگ عورتوں کا سہارا اس وقت لیتے تھے' جب محمدؐ و آل محمد کو پریشان کرنا ہوتا ہے۔ مرحب سے رسم چلی تھی' مرحب سے' تو اس نے کہا تھا چلی مرحب سے پہنچی کہاں تک؟ اس نے عرب کی فاحشہ عورتوں کو بلا کے کہا کہ تخت پر جا کر رسالت کی توہین کے گیت گاؤ۔ عورتوں نے گیت گائے۔ انہوں نے گائے۔ رسالت کی توہین ہوئی' کبھی پریشان نہ ہونے والا رسولؐ ان عورتوں کی طرف سے توہین پر پریشان ہوگیا۔ کہا سلمان! سلمان!

سلمانؑ ! جی مکمل ایمان۔

جی مکمل ایمان! ہمارے لئے مصلۂ عبادت بچھاؤ۔

(خیبر تو آپ نے بہت سے لوگوں سے سنا ہوگا' آج محسن نقوی سے بھی سن لو۔
یہ دیوانے کبھی کبھی ان شہروں سے گزرتے ہیں۔)

سلمان، جی مکمل ایمان! ہمارے لیے مصلۂ عبادت بچھاؤ۔ سلمان نے مصلۂ عبادت بچھایا۔ قبلہ! میرے رسولؐ نے دو رکعت نمازِ حاجات پڑھی۔ دو رکعت نماز حاجت پڑھنے کے بعد سلمان کہتا ہے کہ میں دیکھ رہا تھا۔ رسولؐ مقدس نے آستینیں الٹیں' پیشانی سے پسینہ صاف کیا' آسمان کی طرف دیکھا آج آنکھوں میں سرخی ہے چہرے پر شوخی ہے۔ آسمان کی طرف دیکھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کر کے سلمان کہتا ہے جیسے آج رسولؐ عربی نے دعا مانگی، نہ اس سے پہلے ایسی دعا مانگی تھی نہ اس کے بعد ایسی دعا مانگی، عجیب دعا مانگی۔

سلمان کیسی دعا تھی؟

سلمان فارسی کہتا ہے۔ ''رسولؐ مقدس نے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کر کے آسمان کی طرف دیکھ کر بغیر تمہید و تجید کے' رسولؐ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا بارالہا! بارالہا! بارالہا! میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں، تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے۔''

بارالہا! میں نہ کہتا تھا۔ (واہ، واہ، واہ۔ آپ بھی جیئو)

میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے۔ اسے چھوڑ آیا ہوں 39 دن ہو گئے ہیں۔ جیسے میری توہین ہوئی ہے آج تک کسی کی ایسی ہوئی نہیں۔

بارالہا! یاد رکھ' یاد رکھ' سلمانؓ کہتا ہے، تین دفعہ کہا تھا۔ یاد رکھ اگر تو نے آج کی رات میرا وہ ناصر، میرا وہ ناصر جو میرا حقیقی ناصر ہے اگر آج کی رات اسے نہ بھیجا تو یاد رکھ بارالہا! یہ ٹھیک ہے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں۔ عالمین کی رحمت بن کے آیا ہوں' یہ ٹھیک ہے مجھے غصہ نہیں آتا، یہ ٹھیک ہے میں کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ جس کا باپ

عمران ہے جس کے سامنے نجف کی .... میری عبا پہ اسی کے بستر کی شکنیں ہیں۔ بار الہا! یاد رکھ! اگر آج کی رات تو نے میرا وہ ناصر نہ بھیجا تو کل، کل، کل چالیسویں دن میں (محمدؐ)، میں (محمدؐ) جس کی رگوں میں ہاشمی خون دوڑ رہا ہے' جس نے سخاوتِ عمران کے ٹکڑے کھائے ہیں۔) بار الہا! یاد رکھ کل میں رسولؐ ......اگر آج کی رات تو نے میرا وہ ناصر نہ بھیجا تو کل میں رسولؐ خود تلوار لے کر میدان میں نکل آؤں گا۔ اور یہ بھی یاد رکھ کہ کل جتنے زخم مجھے آئیں گے، مجھے نہیں آئیں گے تجھے آئیں گے۔ (آہا، آہا، واہ، واہ، کیا کہنے، کیا کہنے، کیا کہنے)

جتنے زخم مجھے آئیں گے مجھے نہیں آئیں گے تجھے آئیں گے۔ سلمان کہتا ہے:

''رسولؐ کی دعا ان حروف تک پہنچی میں نے دیکھا خیبر کی سرزمین کا ذرہ ذرہ اڑ اڑ کے ہوا کے دوش پر سوار ہو کے مدینے کی طرف جا رہا ہے۔'' ہر ذرہ زبان بن گیا ہے، ہر زبان پر ایک لفظ ہے۔ لفظ کون سا ہے؟ ''نادِ علیؑ'' اب تو نعرۂ سنا دیں۔ نعرۂ حیدری .... یا علیؑ میں نے دیکھا خیبر کی سرزمین کا ذرہ ذرہ ہوا کے دوش پر سوار ہو کر مدینے کی طرف جا رہا ہے۔ ہر ذرہ ایک زبان بن گیا ہے۔ ہر زبان پر ایک لفظ ہے۔ لفظ کون سا ہے۔ ''نادِ علیؑ''

سلمان کہتا ہے۔ میں نے دیکھا رسول مقدس ایستادہ ہوئے۔ مصلیٰ چھوڑا میرے قریب آئے، اب وہ رسولؐ نہیں ہے۔ جواب سے پہلے تھا۔ اب اتنا پریشان بھی نہیں ہے' جتنا اب سے پہلے تھا۔ وہ اضطراب بھی نہیں ہے جتنا اب سے پہلے تھا۔ اب تو میں نے دیکھا۔

اب تو میں نے دیکھا' سلمان کہتا ہے اب تو میں نے دیکھا رسول مقدس کی شکن بہ شکن زلفوں کی تہہ بہ تہہ تابنا کیوں پر لیلۃ القدر کے مقدس اندھیرے نثار ہو رہے ہیں۔

(آہا، آہا، آہا، واہ، واہ، واہ)

اب تو میں نے دیکھا رسول مقدس کی شکن بہ شکن زلفوں کی تہہ بہ تہہ تابنا کیوں پر لیلۃ القدر کے مقدس اندھیرے نثار ہو رہے ہیں' میں نے دیکھا رسول مقدس کی پیشانی سے پھوٹتی ہوئی روشنی دریائے نور کی بکھری ہوئی لہروں کی شیرازہ بندی کر رہی ہے' میں نے دیکھا حضورؐ کے...... حضورؐ کا چہرہ ام الکتاب نظر آ رہا ہے' میں نے دیکھا حضورؐ کے دونوں کان شرافت کی کان بنے ہوئے ہیں' میں نے دیکھا حضور کی آنکھیں مَـــــرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ٥ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ کی تہہ سموئی جا رہی ہے' میں نے دیکھا حضورؐ کی ناک صراط المستقیم کی تصویر گاہ بنی ہوئی ہے' میں نے دیکھا حضورؐ کے دونوں ہونٹ نہر سلسبیل کے پہرے میں باندھ کر کے دو یاقوتی کنارے بنے ہوئے ہیں' میں نے دیکھا حضورؐ کے دانت ان یاقوتی کناروں کے اندر بکھرے ہوئے ہیروں کی لڑیاں لگ رہے ہیں' میں نے محسوس کیا حضورؐ کی زبان ذکر رحمان میں مصروف ہے میں نے دیکھا حضورؐ کی ریش اقدس کا ایک ایک بال سیاہ......

میں نے دیکھا حضور کی گردن تحت الثریٰ سے لے کر عرش معلیٰ تک پاک وسیلہ نور بنی ہوئی ہے' میں نے دیکھا حضورؐ کے شانے جلوس انسانیت کے کاشانے نظر آ رہے ہیں۔ میں نے دیکھا حضورؐ کے دونوں بازو مرکز توحید پہ انسانیت کی عظمت کے فلک بوس پرچم بنے ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور کا دایاں ہاتھ **وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَالْمِيْزَان** بنا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا حضور کا بایاں ہاتھ قبضہ ذوالفقار کی نبضیں گننے کے لئے بے قرار ہے۔ (بیٹھے ہوئے ہو، سمجھ آ رہی ہے؟

توجہ ہے قبلہ! (سبحان اللہ) دعا کرنا حضور سرکار نے مسکرا کے مجھے دیکھا میں نے کہا حضورؐ مبارک ہو...... سلمان تو نے سن لیا؟

میں نے کیا کہا اس سے میں نے کہا حضور یہ بھی سن لیا اور جو کچھ اس کا جواب آیا وہ بھی سن لیا...... سلمان! وہ بھی سن لیا؟

ہاں امیر! وہ بھی سن لیا، یہ بھی سن لیا۔

سرکار میرے قریب آئے میری پیشانی چوم کے کہتے ہیں سلمان اگر دونوں کی باتیں سن لی ہیں تو اس راز کو راز رکھنا۔

(توجہ، توجہ، توجہ، واہ، واہ، واہ، آئے ہائے، آئے ہائے)

تو پھر اس راز کو راز رکھنا' میں نے دیکھا دریائے رحمت جوش میں ہے۔ سلمان کہتا ہے میں نے کہا حضورؐ اتنے بڑے راز کو راز رکھنے کی اجرت؟ اتنے بڑے راز کو راز رکھنے کی اجرت؟

سرکار کہتے ہیں اچھا! آج اجرت دی ہے رسولؐ نے راز کو راز رکھنے کی۔

اجرت سن لو۔ جو کہتے ہیں شیعہ اصحاب کو نہیں مانتے، اصحاب بھی کسی کام کے ہوں۔

تو کیوں نہیں مانتے۔ سلمان آگے بڑھا، حضورؐ اور آگے بڑھے، سلمان کو اپنے سینے سے لگا کر محمدؐ عربی کہتے ہیں سلمان، سلمان! سن آسمان کی آنکھ نے روئے زمین پر آج تک کوئی ایسی ماں نہیں دیکھی جس نے تم سے زیادہ سچا بچہ جنا ہو۔ تیری سمجھ میں نہیں آئی یہ بات' کہتا ہوا آیا عالمین کا رسول، سرکار آسمان کی آنکھ نے روئے زمین پر آج تک کوئی ایسی ماں نہیں دیکھی جس نے تم سے زیادہ سچا بچہ جنا ہو۔ سلمان تو اب تک وہی کہتا تھا جو سچ ہوتا تھا۔ آج میں (رسولؐ) اس راز کو راز (چچا میری طرف دیکھ) اس راز کو راز رکھنے کی اجرت یہ دیتا ہوں کہ اب تک تو وہی کہتا تھا جو سچ ہوتا تھا۔ آج کے بعد پوری زندگی تو جو کچھ کہے گا وہ سچ ہوگا۔ (واہ، واہ، واہ، سبحان اللہ)

سلمان تو بھی سچا' میں بھی سچا۔ آج دونوں سچے مل کر عمران کے اس بیٹے کو بلائیں جو 39 دن سے ہوا کے ہاتھ روزانہ پیغام بھیجتا ہے۔ یارسول اللہ! اب بھی وقت ہے مجھے بلا لے۔ (واہ، واہ، واہ، ماشاءاللہ) (سلامت رہو، سلامت رہو، سلامت رہو) اب

بھی وقت ہے مجھے بلا لے۔سلمان آ ؤ بلائیں۔

سلمان کہتا ہے ،رسول معظمؐ اور میں مسلمانوں کے خیموں سے دور، بہت دور، بہت دور چلے گئے۔ایک ٹیلے پر کھڑے ہوئے، رسولؐ عربی میرے ساتھ کھڑے ہوئے، مدینے کی طرف رخ کیا،حضور نے دونوں بازو بلند کیے مدینے کی طرف۔ (دیکھنا اب میری طرف جولفظ میں کہتا جاؤں اس کی تصویر بناتے جاؤ)حضورؐ نے دونوں بازو مدینے کی طرف بلند کیے، مجھے شانے کے ساتھ کھڑا کیا۔سلمان! جی مکمل ایمان، ''سلمان! علیؑ سے ہیں میرے دو رشتے آج سب رشتوں کو استعمال کر کے علیؑ کو بلاتا ہوں۔'' (تیری سمجھ میں آئے یا نہ آئے میرا کیا قصور ہے)

دونوں رشتے سارے رشتے استعمال کر کے علیؑ کو بلاتا ہوں' میں نے کہا حضورؐ کیسے؟ سرکار کہتے ہیں ''سلمان !میں رسولؐ ہوں ،آج رسولؐ بن کے امامؑ سے کہوں گا۔ آ۔'' علیؑ امام ہے میں رسولؐ ہوں رسول بن کے امام سے کہوں گا،آ۔...... میں نبی ہوں علیؑ وصی ہے، نبی بن کے وصی پر آرڈر کروں گا یا علیؑ آ...... میں محبّ ہوں علیؑ محبوب ہے......(واہ،واہ،واہ،آہا،آہا) میں محبّ ہوں علیؑ محبوب ہے آج محبّ بن کے گزارش کروں گا،التجا کروں گا،التماس کروں گا،یا علیؑ تشریف لا ،یا علیؑ تکلیف کر میں بڑا بھائی ہوں،علیؑ چھوٹا بھائی ہے۔پہلے بھائی کی حیثیت سے حجت کروں گا۔ یا علیؑ آ......اب میں مشکل میں ہوں علیؑ مشکل کشا ہے۔

(واہ،واہ،سبحان اللہ)توجہ،توجہ،توجہ

یا علیؑ! آ' سلمان کہتا ہے علیؑ کو رسولؐ نے بلایا۔علیؑ آیا۔کیسے کیسے رسول نے بلایا' کیسے کیسے رسول مقدس نے استغاثے کیے؟ میرے لاشعور میں نہیں' لاشعور نے کہکشوم کو دیے کہکشوم نے تخیشوں کو دیے تخیشوں نے حافظے کی نذر کیے،حافظے نے بینائی کے سپرد کیے۔بینائی نے قلم کے حوالے کیے قلم نے کاغذ پہ بکھیرے۔(جہاں جہاں بیٹھے ہو

پوری توجہ سے سماعت کرنا)

(اب ایک وعدہ کرو، ایک وعدہ کرتا ہوں میں، غازی کے علم ہیں سامنے، بہت بڑا دربار ہے، یہاں جھوٹ بولنے والے پر کائنات میں قیامت تک اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ایک وعدہ کرو تم اور ایک وعدہ میں کرتا ہوں۔قبلہ! غازی کا عَلَم سامنے ہے۔محمدؐ و اہلبیت کو گواہ کر کے آپ یہ وعدہ کریں، کہ اب کے بعد جیسے رسولؐ نے بلایا ویسے میں پڑھتا ہوں۔میرا کوئی لفظ تم ضائع نہیں کرو گے، آپ اگر یہ وعدہ کریں تو میں وعدہ کرتا ہوں نجف کے دریچوں کو چوم کر آنے والی ہوا نے تاثیر کے چند ذرے جو میرے دامن میں ڈالے ہیں۔ان پہ بھروسہ رکھتے ہوئے میں وعدہ کرتا ہوں، اگر آپ وعدہ کریں کہ ایک لفظ بھی ضائع نہیں کریں گے میں آج وعدہ کرتا ہوں کہ میں کوشش کروں گا کہ اس امام بارگاہ میں آج علیؑ کو اترتا ہوا دکھاؤں۔(آہا، آہا، آہا، آہا)

اگر ارادہ مضبوط ہے تو نعرہ حیدری بلند آواز سے لگاؤ۔نہیں منظور تو آپ کی مرضی......

علیؑ کو حقیقی وارث سمجھتے ہوئے علیؑ کو نجات دہندہ سمجھتے ہوئے، علیؑ کو وارث نظام رسولؐ سمجھتے ہوئے، علیؑ کو وارث شریعت سمجھتے ہوئے، علیؑ کو امام برحق سمجھتے ہوئے، علیؑ کو جانشین رسولؐ سمجھتے ہوئے، علیؑ کو ابوالحسنینؑ سمجھتے ہوئے، علیؑ کو جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا سمجھتے ہوئے، علیؑ کو پوری عبادتوں کا مرکز و محور سمجھتے ہوئے...... علیؑ کی ایک ضرب پر عبادت ثقلین کو قربان کرنے والو پوری طرح سے اتنا بلند نعرہ لگاؤ کہ علیؑ کہے آفرین۔(نعرۂ حیدری...............یا علیؑ)

پہلا بند قبلہ! پہلا استغاثہ رسول کا، اب چونکہ آپ وعدہ کر بیٹھے ہیں، اب میں یہ نہیں کہوں گا کہ میری طرف توجہ کریں، میری طرف دیکھیں، نہیں اب آپ کی مرضی وعدہ جانے عَلَم جانے آپ جانیں میری ڈیوٹی جو ہے میں پوری کروں گا۔علیؑ کو اترتا ہوا

دکھاؤں گا لیکن نظر اسے آئے گا جسے اس وقت بھی نظر آتا تھا۔ (واہ، واہ، واہ)

کہ عقل کے اندھے ایسے تھے کہ اس وقت بھی علیؑ کو سمجھ نہ سکے۔ اب پہلا بند پہلے دو لفظ، سلطان عرب! رسول کہہ رہا ہے۔

سلطانِ عرب معراج نسب اے ناصر ارض و سماء مدد دے

(تھک کر نہ علیؑ کو بلانا ہے، علیؑ کو آزمانا ہے، یا علیؑ، اس وقت تک نہ آنا جب تک یہ سب نہ بلائیں، جب بلاؤ گے علیؑ آئے گا۔)

سلطانِ عرب معراجِ نسب اے ناصر ارض و سما مدد دے

مدد دے، مدد دے، م۔د۔ پھر۔ د پھر بڑی ے، مدد دے، کیا مطلب ہے اس کا ؟ فارسی کا لفظ ہے مدد دے، مدد کے لئے آ۔ مدد کے لیے تشریف لا، مدد کے لیے زحمت فرما، مدد کے لئے تکلیف کر، مدد کے لئے آج آجا' پھر تیری مرضی آنا یا نہ آنا۔ مدد دے اس کا مطلب ہے ضرور آ۔ آج آ یقیناً آ اسی وقت آ رسولؐ کہہ رہے ہیں۔

سلطانِ عرب معراجِ نسب اے ناصر ارض و سما مدد دے
اے رہبر کامل، منزلِ حق اے پیکرِ صدق و صفا مدد دے
اے حلم کا گھر علم کا در حیدر صفدر ایلیا مدد دے

(واہ، واہ، واہ نعرہ حیدری............ یا علیؑ، ماشاءاللہ)

سلطان عرب، معراج نسب اے ناصر ارض و سما مدد دے
اے رہبر کامل، منزل حق اے پیکر صدق و صفا مدد دے
اے مرکز عالم علم و یقین اے محور صبر و رضا مدد دے
اے حلم کا گھر اے علم کا در حیدر صفدر ایلیا مدد دے۔
تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علیؑ تو ہے شیر خدا مدد دے۔

سلمانؓ! علیؑ آئے کہ نہیں؟ مولا ابھی نہیں آئے جب آئیں گے' میں بتاؤں

گا۔ سرکار نے دوسرا استغاثہ کیا، دیکھیں میری طرف۔ دوسرا استغاثہ جیسے ایک محب محبوب کو عین تکلیف کے عالم میں بلاتا ہے نا! قبلہؒ اسی طرح اسے رسولؐ نے بلایا، ایک محب بن کر علیؑ کو محبوب سمجھتے ہوئے دیکھ میری طرف۔ سرکار کہتے ہیں جیسے محبّ بلاتا ہے محبوب کو۔

میرا دل میرا من (واہ، واہ، واہ)

سمجھیں یا نہ سمجھیں آپ کی مرضی، پوری توجہ

میرا دل میرا من میرے دیں کا چمن

میرا شعلہ بدن ذرا سامنے آ

(اب بھی کوئی نعرہ نہ لگائے تو تیری اپنی مرضی) (واہ، واہ، واہ)

میرا دل میرا من ایک دفعہ مکرر جناب نعرہ ایک دفعہ مکرر مصرعہ کئی دفعہ مقرر

میرا دل میرا من میرے دیں کا چمن میرا شعلہ بدن ذرا سامنے آ

میرا شوخ سجن میری لے میرا فن، میرا تن من دھن ذرا سامنے آ

میرا روپ گگن میرا ڈھول سجن میری جاں میرا چین ذرا سامنے آ

ذرا سامنے آ ذرا روپ بڑھا۔ (واہ، واہ، واہ)

ذرا سامنے آ۔

میرا روپ بڑھا میری سج دھج شانِ سخا مدد ے

تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علیؑ تو ہے شیر خدا مدد ے

بڑی مہربانی سرکارؒ سلمان! علیؑ آیا کہ نہیں؟ سلمانؓ! علیؑ آیا کہ نہیں؟ مولا ابھی نہیں آیا، جب آئے گا محسوس ہوگا کہ علیؑ آ گیا ہے۔ مولا ابھی نہیں آیا، سرکار نے تیسرا استغاثہ کیا۔ نبیؐ بن کے وصی کو بلایا۔

تو کہاں ہے بتا میرے ابن ابی تجھے ڈھونڈ رہا ہے خدا کا نبیؐ

مجمع میں آخری آدمی تک اگر علیؑ کو علیؑ سمجھتے ہو اور چاہتے ہو کہ آج علیؑ آئے

تو دونوں بازو بلند کر کے۔ (نعرہ حیدری.................. یا علیؑ)

توجہ۔

تو کہاں ہے بتا میرے ابن ابی تجھے ڈھونڈ رہا ہے خدا کا نبیؐ
کیوں تیری خوش لقبی پہ یہ لوگ ہنسیں میری حق طلبی کی ہے بے ادبی

(ہائے، ہائے، واہ، واہ، واہ)

تو کہاں ہے بتا میرے ابن ابی تجھے ڈھونڈ رہا ہے خدا کا نبیؐ
کیوں تیری خوش لقبی پہ یہ لوگ ہنسیں میری حق طلبی کی ہے بے ادبی
کوئی اُنس جاں نہیں تیرے سوا مکی مدنی عجمی
کوئی مونس جاں نہیں تیرے سوا مکی
کوئی مونس جاں نہیں تیرے سوا......
کوئی مونس جاں نہیں تیرے سوا مکی مدنی عجمی عربی
یہاں تیرگی باطل ہے بہت، اے روشنی بطحا مدد ے
تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیر خدا مدد ے

سلمان! علیؑ آئے کہ نہیں؟ ''مولا! ابھی نہیں آئے۔'' سرکار نے تیسرا استغاثہ بلند کیا۔ آواز کے تیور بلند ہوئے پیشانی پہ پسینہ زیادہ بڑھا۔ آنکھوں کے تیور بدلے' سرکار نے دوبارہ آسمان کی طرف رخ کر کے دونوں بازو مدینے کی طرف بلند کر کے (کہا) سرکار کہتے ہیں۔ (اب دیکھنا میری طرف) ایک ایک مصرعے میں قبلہ تین تین حدیثیں ہیں۔ نجف کے والی کی دی ہوئی تاثیر ایک مصرعے میں تین تین حدیثیں اگر سننا چاہتے ہو، دیکھو میری طرف' سرکار نے استغاثہ کیا آواز بلند ہے' لہجہ تیز ہے' سرکار کہتے ہیں میرے نورِ نظر ......

(آہا۔ آہا۔ آہا۔ واہ، واہ، واہ) مرضی ہے آپ کی۔

میرے نور نظر میرے لخت جگر میرے رختِ سفر اب دیر نہ کر

قبلہ! ایک ایک مصرے میں تین تین حدیثیں، تین تین حدیثیں دیکھتے جاؤ۔

میرے نور نظر کیوں کس لئے کہا۔

میرے نور نظر کیوں میرے لخت جگر کیوں میرے رخت سفر کیوں۔ میرے نور نظر میرے لخت جگر میرے رخت سفر اب دیر نہ کر کیوں......

میں شجر تو ثمر میں دعا تو اثر میں بدن تو ہے

سر......علیؑ علیؑ ہے۔

میرے نور نظر میرے لخت جگر میرے رختِ سفر اب دیر نہ کر (کیوں)

میں شجر تو ثمر میں دعا تو اثر میں بدن تو ہے

اب دیر نہ کر، میرے شام و سحر میرے دیدہ تر کی تجھی کو خبر

(ہائے، ہائے، واہ، واہ، واہ۔ سبحان اللہ)

میرے شام و سحر میرے دیدہ تر کی تجھی کو خبر......

اب دیر نہ کر

دو لفظ کہے حضورؐ نے۔

شہزادہ شوخ قبا مدد دے (واہ، واہ، واہ،)

آپ کی حوصلہ افزائی کو دیکھ کر میں اتنا بلند چلا گیا ہوں۔ آپ تھکتے جاتے ہیں (نہیں۔نہیں) میں تھکنے دوں گا نہیں۔

شہزادہ شوخ قبا مدد دے

اے والی ملک ولا مدد دے

تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علیؑ تو ہے شیر خدا مدد دے

سلمان!.........سلمان! آ گئے آ۔ ہاتھ جوڑے مولا!......علیؑ نے آپ کی

بات سن لی ہوگی۔ (ہائے ہائے ،واہ،واہ) علیؑ نے آپ کی بات سن لی ہوگی؟ علیؑ ضرور آئے گا۔یقین کرلیں۔علیؑ یقیناً آئے گا۔لیکن مولا،خیبر کہاں مدینہ کہاں؟ اتنا راستہ 84 میل کا سفر۔دو لفظ،آپ نے کہے ہیں۔علیؑ ابھی کیسے آئے۔اتنی طویل منزل۔آخر علیؑ کو آپ کی بات سنتے' بنتے' سنورتے' ٹہلتے' گھوڑے پہ زین رکھتے' بتولؑ کو تسلی دیتے..........لوگوں کو دیکھتے ہوئے تھوڑی سی دیر لگے گی علیؑ کو،یارسول اللہ علیؑ ضرور آئے گا.....نہیں،سلمان! جب اس نے کہا ہے۔میں بلا رہا ہوں۔ (واہ،واہ) اس نے کہا ہے۔میں بلا رہا ہوں۔علیؑ کو آج اور ابھی یہاں پہنچنا چاہیے۔مولا یوں آپ بتائیں نا علیؑ کیسے آئے؟ سرکار نے بتایا ایک طریقہ۔علیؑ ہے ابوتراب۔علیؑ کا واسطہ دیکھنا میری طرف علیؑ ہے ابوتراب،سرکار نے طریقہ بتایا یا علیؑ کیسے آئے۔ دیکھنا میری طرف،سرکار کہتے ہیں۔یاعلیؑ!

یوں کھینچ طنابیں دھرتی کی ......

تو تھک گیا۔تھک گیا۔تھک گیا۔

پھر آج نئے انداز سے آ

(واہ،واہ،واہ ماشاءاللہ سبحان اللہ) توجہ۔توجہ۔توجہ۔چار لفظوں میں بات کو ختم کررہا ہوں۔

پھر کھینچ طنابیں دھرتی کی
پھر آج نئے انداز سے آ
کونین کی نبضیں تھم جائیں اس طور سے آ اس ناز سے آ
پھر کھینچ طنابیں دھرتی کی پھر آج نئے انداز سے آ
کونین کی نبضیں تھم جائیں اس طور سے آ اس ناز سے آ
خیبر سے مدینہ دور سہی، طاقت سے نہیں اعجاز سے آ

طاقت سے نہیں اعجاز سے آ

اے صاحب حیّ علیٰ مدد دے......

اے وارث انفسنا مدد دے

تو وصی تو اخی، تو جلی کا ولی تو علیؑ تو ہے شیر خدا مدد دے۔

(دیکھئے میری طرف) یہ کہہ کے رسول کی نظر بڑھی، کہاں! اپنی خیام کی طرف جہاں 39 دن کے پلے پلائے۔ محو خواب تھے۔ (ہاں جی) سرکار ہلکا سا مسکرائے۔ پھر مدینے کی طرف دیکھ کر حضور کہتے ہیں؟ کیا سرکار کا ایک فرمان پڑھا ہے! سرکار کیا عرض کروں۔

کیا عرض کروں یہ شیر میرے

یہ شیر میرے یہ شیر میرے

کس بزدل گود کے پالے ہیں

سب صورت کے اجالے ہیں

پر من اندر سے کالے ہیں

سب صورت کے اجالے ہیں

پر من اندر سے کالے ہیں

جو وقت کے روگی جوگی ہیں بے موقعہ رونے والے ہیں

(نہیں سمجھا۔ نہیں سمجھا)

جو وقت کے روگی جوگی ہیں، بے موقع رونے والے ہیں

اب ان سے جان چھڑا دے اے صاحب حیّ علیٰ مدد دے تو سخی......

سلمان علیؑ آیا کہ نہیں۔ سلمان کہتا ہے۔ نہیں مولا۔ اب سر جھکا کر سر کو ہلکا سا اشارہ کیا۔ (واہ، واہ، واہ) نہیں آیا۔ سرکار کہتے ہیں اچھا تو بھی اداس و مایوس ہوگیا ہے۔

اب میں علیؑ کو آخری بات، آخری قول، آخری قرار، آخری وعدہ، آخری عہد، آخری پہچان، علی کو یاد دلاتا ہوں۔ دیکھتا ہوں علیؑ کیسے نہیں آتا۔ اچھا مولا! یاد دلایا سرکار نے آخری بات، آخری قول، آخری قرار، آخری پیان، آخری عہد یاد دلایا جس پہ علیؑ آئے۔ وہ قول کیا تھا، وہ وعدہ کیا تھا، وہ قرار کیا تھا، وہ عہد گیا تھا، وہ پیان کیا تھا، وہ سن لو اور علیؑ کو آتا ہوا دیکھ لو۔

مجھے عرش پہ جب (واہ، واہ، واہ،واہ)
مجھے عرش پہ جب کیا حق نے طلب معراج کی شب
ذرا تو یاد تو کر (واہ، واہ، واہ) سبحان اللہ
مجھے عرش پہ جب کیا حق نے طلب
معراج کی شب ذرا یاد تو کر
وہاں تیرے سبب ہوا حال عجب
وہی بزم طرب ذرا یاد تو کر

یاعلیؑ

میں تھا مہر بہ لب ......
میں تھا مہر بہ لب مجھے یاد ہے

سب

یہی کہتا تھا رب ذرا یاد تو کر
مجھے یاد ہے سب یہی کہتا تھا رب ذرا یاد تو کر
کیا کہتا تھا رب کبھی وقت پڑے تو اے ختم رسل
بسم اللہ کبھی وقت پڑے تو اے ختم رسل یہی کہنا کہ غیب نما مدد دے

(محسن نقوی زندہ باد۔ زندہ باد) جب رسولؐ نے آخری استغاثہ کیا۔ مغربین کی

نماز ختم ہوگئی تھی۔ ویسے بھی مسلمانوں کی آنکھوں میں اندھیرا تھا۔ ویسے بھی مسلمانوں کی آنکھوں کی بینائی جواب دے چکی تھی۔ صبح کاذب کا وقت تھا۔ ایک دم قبلہ اندھیرے آسمان پر روشنی کی ایک کرن پھوٹی۔

(اب دیکھ میری طرف) روشنی کی کرن پھوٹی۔ رسولؐ نے دیکھا پھر نیچے نہیں دیکھا۔ اسی روشنی کو دیکھ کر سلمانؓ کا کندھا ہلا کر رسولؐ کہتے ہیں' ''سلمان جی ثابت ایمان۔''

تک سوئے فلک سر عرش تلک
ہے یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں

(واہ، واہ، ہائے، ہائے) نعرہ حیدری.......... یا علیؑ

تک سوئے فلک سر عرش تلک (خیبر پورا ہو گیا، واہ، واہ، واہ)
ہے یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں ہے نگراں ہیں ملک (واہ، واہ)
تک سوئے فلک میرے عرش تلک ہے
یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں
وہ علیؑ تو نہیں
نگراں ہیں ملک نہ جھپک تو پلک
ہے جس کی چمک وہ علیؑ تو نہیں

سلمان کہتا ہے: مولا!

ہوئی ایسی کڑک دل گیا دھڑک
مجھے پڑتا ہے شک یہ علیؑ علیؑ نہیں

تو مولا کہتا ہے سلمان شک نہیں۔

پڑھو۔ صلے علی وہ علیؑ آ گئے۔......(واہ، واہ، واہ،) علیؑ یا علیؑ

پڑھو صلے علی وہ علیؑ آ گئے کہو قبلہ، کعبہ نما مد دے
تو سخی تواخی تو جلی کا ولی تو علیؑ تو ہے شیر خدا مدد ے

سلمان بشر تھا۔ اور یہاں سلمان کو یقین ہو گیا کہ میں بشیر ہوں میری آنکھ اور ہے۔ ان کی انکھ اور ہے۔ سلمان کہتا ہے مولا آپ کو نظر آیا ہوگا۔ مجھے اب تک دیکھائی نہیں دیا۔ میری کڑک سے جان نکل گئی۔

اگر کہیں علیؑ ہے تو بلاؤ۔ (سرکار توجہ) علیؑ ہے آسمان پہ...... رسولؐ ہے۔ زمین پہ کھڑا...... ہے۔ سلمان کو دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ مولا نے کہا۔ کیا کہا رسولؐ کہتا ہے۔

وہ فلک یہ زمیں (واہ، واہ، واہ)
وہ فلک یہ زمیں تو کہیں میں کہیں میرا زہرہ جبیں مایوس نہ کر
(واہ، واہ، واہ، ہائے، ہائے)
وہ فلک یہ زمیں تو کہیں میں کہیں میرا زہرہ جبین مایوس نہ کر
اے میرے نگین میری فتح مبیں میرے دل کے مکیں مایوس نہ کر

❀ ❀ ❀ ❀

مجلس دوم

اگر شبیرؑ کے ماتم پہ پابندی ہو جنت میں

خاندانِ زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ پڑھیں!
مزاج عالی پہ ناگوار نہ گزرے تو تکلیف کریں، صلوٰۃ بلند آواز سے پڑھیں۔ (تھوڑا تھوڑا آگے آجائیں، آگے آجائیں۔ زینت مجلس کے لئے ذرا ذرا آگے آجائیں، تاکہ زینت مجلس میں فرق نہ آئے)
صلواۃ بلند آواز سے پڑھیں۔
بڑی نوازش!
ایک صلواۃ اتنی بلند پڑھیں جتنا آل محمد کا مقام ذہنوں میں بلند ہو سکتا ہے۔ بڑی نوازش بہت شکریہ۔
میں دعا گو ہوں کہ محمدؐ و اہل بیت محمد کا خالق بحق محمدؐ و اہل بیت محمد اس مجلس عزا میں آپ کی حاضری کا آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ (الٰہی آمین) ہم سب محتاج ہیں، جن کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ان کے دروازے پر وحشی آئے تو وہ انسان بن جاتا ہے، انسان آئے تو مسلمان بن جاتا ہے، مسلمان آئے تو سلمانؓ بن جاتا ہے۔ سلمانؓ آئے تو...... (نعرہ حیدری...........یا علیؑ)
(آسمانوں پہ اگر جبریل ہے تو مجلس کے درمیان میں آ کر بیٹھ کر تمہارے ساتھ تذکرہ سنے علیؑ کا۔'' دونوں ہاتھ بلند کر کے غدیر خم سمجھ کر سلمانؓ مزاج بن کر آسمانی نعرہ مجھے

سناؤ۔)

(نعرہ.........آسمانی نعرۂ حیدری.........یاعلیؑ)

(سلامت رہیں آپ! ہے اجازت میں آغاز کروں، سارے جاگ رہے ہو؟

الحمدللہ)

میرا پہلا لفظ قابل توجہ ہے قبلہ! پہلا لفظ اور اگر کچھ سن لیا تو سارا دن اس لفظ کا سرور نماز تہجد کی طرح باقی رہے گا۔ اگر پہلا لفظ سن لیا اور سمجھ میں آ گیا تو بول پڑنا میرے ساتھ۔ ساری کائنات میں جو انسان (پہلا لفظ سمجھ میں آئے تو میرے ساتھ بولنا ضرور۔ بس اتنی گزارش ہے۔ کہ چپ نہ رہے کوئی، اگر سمجھ میں آئے تو بولنا، نہ سمجھ میں آئے تو میری قسمت)

ساری کائنات میں جو انسان۔ ......(توجہ قبلہ!)

ساری کائنات میں جو انسان اپنے کٹے ہوئے بازوؤں کے حصار میں اسلام کو تحفظ عطا کرے اسے ''عباسؑ'' کہتے ہیں۔ (آہا۔آہا۔واہ۔واہ۔واہ)

جو انسان کٹے ہوئے بازوؤں سے اسلام کا تحفظ کرے اسے ''عباسؑ'' کہتے ہیں۔

(تمہارے چھلکتے ہوئے نعرے سے میری طبیعت چاہ رہی ہے کہ آج کی یہ مجلس، میں باب الحوائج جناب عباسؑ کے نام سے پڑھوں۔ ٹھیک ہے، لطف آئے گا کہ نہیں؟)

عباسؑ میں چار حروف ہیں۔ ''ع۔ب۔ا۔س'' لکھے پڑھے، پڑھنے لکھنے والے دوست موجود ہیں۔ انٹیلیجنٹ (INTELIGENT) شعبۂ علم سے تعلق رکھنے والے دوست موجود ہیں۔

عباسؑ اگر لکھ کر دیکھو ذہنی طور پر عباسؑ لکھو نا! ذہن میں۔ عباسؑ لکھو نا! ذہن میں، اس پورے نام میں کہیں زیر نہیں ہے۔ (واہ۔واہ۔واہ) زیر نہیں ہے جس کے نام میں زیر نہ ہو، وہ دشمن سے زیر کیسے ہو سکتا ہے؟

(آہا۔آہا۔ جاگتے آئیں۔ نعرہ حیدری .... یاعلیؑ)

ع۔ب۔ا۔س۔ پہلا حرف کون سا ہے قبلہ! ۔

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین

(آہا۔آہا۔یوں نہیں جاگتا ہوا مجمع ہے اور اتنا سمجھ دار مجمع، بڑے عرصے بعد ملا ہے۔ یہاں آل محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں۔ میرے ساتھ بولتے آئیں)

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین

اگلا حرف ''ب''۔

''ب'' بضعۃ الرسول کی عصمت کا زیب وزین۔

(آہا۔آہا۔ ذرا جاگتے آئیں۔ ذرا جاگتے آئیں قبلہ ذرا جاگیں)

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین۔

''ب'' بضعۃ الرسولؐ کی عصمت کا زیب وزین

اگلا حرف۔۔

''الحمد'' کے ''الف'' کا سراپا دلوں کا چین

اگلا حرف۔۔

والناس کی یہ ''سین'' ۔ یہ طق دل حسینؑ

ہر حرف کائنات کا عکاس بن گیا

دیکھا جو غور کر کے تو ''عباسؑ'' بن گیا

(جنہیں نام علیؑ لینا آتا ہے بلند آواز میں دلیری کے ساتھ)

(نعرۂ حیدری............ یا علیؑ)

ہر حرف کائنات کا عکاس بن گیا

دیکھا جو غور کر کے تو عباسؑ بن گیا

باب الحوائج عباسؑ۔ علیؑ کے بعد علیؑ کی شکل والا عباسؑ' کربلا والوں کا مشکل کشا

عباسؑ۔

(ہائے۔ ہائے ذرا جاگتے آؤ۔ کیونکہ ٹائم اتنا شارٹ ہے دونوں بھائیو علامہ عرفان حیدر عابدی، اور مجھے مختصر وقت میں اپنا سفر پورا کرنا ہے۔ اگر اجازت دو سارے حضرات)۔

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

(تھک کر نہ سنو میں اس کا ذکر کر رہا ہوں، ابھی میں بتاتا ہوں کہ اس کے صدقے میں دعا کیسے قبول ہوتی ہے)۔

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم
(جو وعدہ کرے وہ بولے میرے ساتھ)
اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم
یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے
اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم
یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے
اگر شبیرؑ کے ماتم پہ پابندی ہو جنت میں
تو پھر جنت میں بھی جانے سے ہم انکار کر دیں گے
(آہا۔ آہا۔ آہا۔ بڑی مہربانی۔ مہربانی۔ نعرۂ حیدری .... یا علیؑ)
اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم
یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے
اگر شبیرؑ کے ماتم پہ پابندی ہو جنت میں
جنت میں...... جنت میں......
تو پھر جنت میں بھی جانے سے ہم انکار کر دیں گے

(اور بتا تا ہوں آج نثر کرنی ہی نہیں قبلہ!)۔

شجاعت کا صدف مینارہ الماس کہتے ہیں۔(ہائے میرے سمجھ دار دوستو!)

شجاعت کا صدف مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں

غریبوں کا سہارا (حضور توجہ چاہتا ہوں۔قبلہ صاحب! آپ کی،حضور آپ کی توجہ،سرکار آپ کی توجہ،جناب آپ کی توجہ)

شجاعت کا صدف مینارہ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں

(نعرۂ حیدری............یاعلیؑ)

(اور رباعی سنادوں۔سارے چاہتے ہو)

عباسؓ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو؟
بغض ہو، عناد ہو
عباس کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو

(واہ۔واہ۔بولو یار)

عباس کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علَم کو سلامی دیا کرو

(نعرۂ حیدری .... یا علیؑ)

(بڑی مہربانی حضور! بڑی نوازش! عباسؑ کے نام پہ بہت بلند صلواۃ پڑھ لو۔
میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسی عباسؑ کا گیارہ سال کی عمر میں ...... گیارہ سال کی عمر میں ......
اسی عباسؑ کا صفین کے میدان میں، معاویہ کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار کے لشکر پر پہلا حملہ
سناؤں ......

بڑی نوازش ...... عباسؑ کا حملہ صفین کے میدان میں اپنی طرف سے بات نہیں کر رہا ...... کتاب موجود ہے ...... جس کا نام ہے ''ملاقات بہ امام زمانؑ'' جس جس بزرگ نے امام زمانہؑ سے ملاقات کی ہے ...... انٹرویو چھپے ہیں ان کے۔ آغا حسن ابطحی نے لکھی ہے۔ اردو میں چھپ گئی ہے۔ اب ولی العصر پریس نے چھاپی ہے۔
(آپ کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے)

حضرت عباسؑ کی مجلس میں امام زمانہؑ کی حاضری۔

آغا حسن ابطحی لکھتے ہیں کہ ایران کے ایک بزرگ مجتہد قافلہ لے کر حج پر جا رہے ہیں ...... صبح حج پر جانا تھا ...... رات کو انہوں نے دو رکعت نماز ہدیۂ امام زمانہؑ، سرکار! قبلہ رو ہو کر پڑھی اور گزارش کی کہ مجھے مولا (کوئی خاص ہدایت فرمائیں) حج کے بارے میں۔ ابھی وہ دعا مانگ رہا تھا کہ ایک کرسی لگی سرکار آ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے قدم بوسی کی۔ حضورؑ کہتے ہیں، مبارک ہو۔ اللہ تمہیں حج کی سعادت نصیب کر رہا ہے۔

سرکار کچھ ارشاد فرمائیں، ہدایت کریں؟

سرکارؑ کہتے ہیں۔ باقی ارکانِ حج تو اسی طرح سے پورے کرو جیسے فقہ میں لکھے ہوئے ہیں۔

حضورؑ! آپ کوئی ہدایت فرمائیں' کوئی خاص بات؟

سرکارؑ کہتے ہیں ''اگر میری بات سنتے ہو'' امام زمانہؑ فرماتے ہیں: ''اگر میری

بات سنتے ہوتو جب روز عرفہ میدان عرفات میں پہنچو...... یوم عرفہ جب میدان عرفات میں پہنچوتو وہاں ایک منادی کرنا کہ جتنے شیعیا حسینؑ ہیں وہ سارے اکٹھے ہو جائیں اور وہاں ایک مجلس کرنا یوم عرفات میں اور اعلان کرنا کہ کوئی بیمار ہے تو وہ بھی آئے، کوئی مقروض ہے تو وہ بھی آئے، کوئی بے اولاد ہے تو وہ بھی آئے، کوئی معذور ہے تو وہ بھی آئے۔ اس مجلس میں...... میری ہدایت یہ ہے کہ اس مجلس میں عباس ابن علی علیہ السلام کا ذکر کریں۔

ہاتھ جوڑ کر مجتہد کہتے ہیں: مولاؑ! کوئی خاص بات؟

سرکار امام زمانہؑ فرماتے ہیں! خاص بات یہ ہے۔ جہاں مجلس ہونا! عباسؑ کے نام کی، جہاں ذاکر عباسؑ کا ذکر کرے، محمدؐ سے عسکریؑ تک، ہر معصوم، میرے جدامجد، میری ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ میں کائنات کا نظام چھوڑ کے اس مجلس میں جاؤں اور وہاں بیٹھوں۔ جب ذاکر عباسؑ کے فضائل پڑھے جو جو مومن یا مومنہ خوش ہو رہے ہوں عباسؑ کے ذکر پر اور جب ذاکر مصائب پڑھے تو چیخیں مار مار کے روئیں میں امام زمانہؑ ہوں میں اپنی دائیں ہتھیلی پر انگشت شہادت کے ساتھ اس مومن یا مومنہ کے دل کی آرزو لکھ کر نیچے اپنے دستخط کر کے ملائکہ کو بلا کر کہتا ہوں کہ یہ عباسؑ کا ذکر سن کر خوش ہوا ہے' یہ عباسؑ کا تذکرہ سن کر رو رہا ہے' اس کی جو دلی مراد ہے۔ مجلس میں اٹھنے سے پہلے پوری کر دو...... چنانچہ آگے واقعہ ہے۔ مجتہد کہتے ہیں: میں نے میدان عرفات میں مجلس پڑھی، جب میں نے مجلس شروع کی تو ایک مستور تھی۔ جس کا جسم معذور تھا ویل چیر پر، پہیوں والی کرسی پر بیٹھ کے مجلس سن رہی تھی، بار بار مجلس کے درمیان دیکھتی تھی...... تین دفعہ اس نے سلام کیا...... کہتے ہیں۔ میں نے غور سے دیکھا معصوم بیٹھے ہیں۔ میں نے سلام کیا، مجھے اشارہ کیا۔ بتانا اب جو میں نے عباسؑ کے فضائل پڑھے، وہ مومنہ نے نعرہ حیدری لگا کر، بلند آواز میں (اس نے جب) داد دی، خوش ہوئی تو میں نے معصومؑ کو دیکھا...... میرے امامؑ نے خوش ہو کر، مسکرا کر کہا: اس مستور مومنہ سے کہو کہ کرسی چھوڑ دو۔ (واہ۔ واہ۔ واہ۔ نعرہ حیدری) کرسی چھوڑ دو...... کرسی

چھوڑ دو۔ وہ کہتی ہے..... مولاؑ! میں تو معذور ہوں۔ کہا میں امامؑ ہوکر کہہ رہا ہوں چھوڑ دو کرسی اب جو اس نے کرسی چھوڑی تو اس کا معذور پن جو تھا ختم ہو گیا۔ اب سارے مومنین کو جب پتہ چلا تو معصوم غائب ہو گئے۔

اس لیے کیونکہ صادق امامؑ کا حکم ہے، وہ صدارت فرما رہے ہیں۔ میں آ قا کی خدمت میں دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ آ قا! آپ کے فرمان کے مطابق میں جناب عباسؑ کا ذکر شروع کرر ہا ہوں۔ مومنین بھی بیٹھے ہوئے ہیں مومنات بھی بیٹھی ہوئی ہیں۔ ہر ایک کے دل کی آرزو ہے اب عباسؑ کا تذکرہ کرتا ہوں۔ سرکارؑ ان میں سے جو بھی عباسؑ کے ذکر کو خوش ہو کر سنتا جائے۔ عباسؑ کے ذکر پر خوش ہوتا جائے۔ آپؑ صادق ہیں۔ ان کی دعائیں پوری کرتے جائیں۔ کوئی بیمار ہوگا، کوئی محتاج ہوگا، کوئی مقروض ہوگا۔ کوئی بے اولاد ہوگا۔ آؤ آج معجزے کی مجلس پڑھتے ہیں۔

امام زمانہؑ سے میں نے گزارش کی ہے۔ سرکارؑ صدارت فرما رہے ہیں۔ (میرے ساتھ بولتے آؤ یہ مت دیکھو ساتھ کون بیٹھا ہے، دل میں اپنی آرزو رکھو) عباسؑ کے ذکر کو بالکل جنون کے عالم میں سنو میں صفین شروع کرتا ہوں۔ ذکر عباسؑ ..... جب عباسؑ کی مودت جوش مارے اس وقت نعرے بھی لگاتے آنا اور پھر مصائب بھی جناب عباسؑ کے پڑھوں گا۔ اور مرادیں لے کر اٹھیں گے۔ ہے اجازت مجھے (بسم اللہ۔ ماشاء اللہ)

میرا آخری امام! سرکارؑ میں گزارش کرتا ہوں، سارے مومنین اور مومنات کی طرف سے: بعد از صد ہزار سلام آپ تشریف لائے مولاؑ! میں عباسؑ کا ذِکر کرر ہا ہوں۔

یکم ربیع الاوّل اور 30 ہجری کی حیا آلود صبح کے غیرت مند سورج نے.....

(آہا۔ آہا۔ جاگتے آؤ۔ واہ۔ واہ۔ قبلہ پوری توجہ میں نے دعائیں قبول کرانی ہیں۔ اور خود بھی دعائیں مانگنی ہیں۔ مولاؑ میرے بھائی مجاہد کی زندگی دراز کرے اس کے بھائیوں

کوسلامت رکھے، (علیؑ ۔علیؑ ۔علیؑ ۔اگر مرادیں لینی ہیں آج تو)

یکم ربیع الاوّل اور تمیں ہجری کی حیا آلود صبح کے غیرت مند سورج نے دجلہ کے سنگین ساحل سے سر ٹکراتی ہوئی سرکش موجوں کی آبی نقابیں سرکا کر صفین کے میدان کو دیکھا۔سورج اور تاریخ اکٹھے صفین کے میدان کو دیکھ رہے ہیں۔دجلہ کے دو کنارے دائیں کنارے پر۔(دیکھو میری طرف) دریا کے دو کنارے دجلہ کے دائیں کنارے پر بنی امیہ کے دسترخوان کی نچڑی ہوئی ہڈیوں پر پلنے والی کرائے کی ایک لاکھ اڑتالیس ہزار سپاہ۔ (آئے ہائے۔اللہ جانے سن رہے ہو یا نہیں سن رہے۔میرے ساتھ جاگتے آؤ)

دجلہ کے بائیں کنارے پر بنی امیہ کے دسترخوان کی نچڑی ہوئی ہڈیوں پر پلنے والے کرائے کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار، جو اپنے آپ کو سپاہ کہتے تھے۔(واہ۔واہ۔واہ۔آہا۔آہا۔جاگو میرے ساتھ ساتھ) اپنے آپ کو سپاہ کہتے تھے۔دجلہ کے دائیں کنارے پر، بائیں کنارے پر بنی امیہ کے دسترخوان کی نچڑی ہوئی ہڈیوں پر چھوڑ کر پلنے والے کرائے کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار جن کا کمانڈر یزید کا بھی باپ (واہ۔واہ۔جاگو یار) یزید کا بھی باپ، سفیان کا بیٹا، معاویہ اس کا نام ہے، یہ ان کا کمانڈر ہے۔دجلہ کے دائیں کنارے پر صرف پچیس ہزار کے قریب فرزندان توحید کا لشکر جرار جس کا چیف آف دی آرمی سٹاف، سلطنت غیرت کا مطلق العنان سلطان عمرانؑ کا غیرت مند بیٹا علیؑ۔

(واہ، واہ، آہا، آہا، نعرۂ حیدری.........یا علیؑ)

("امام زمانہؑ کی حاضری" عباسؑ کی مجلس ......دل میں رکھو مرادیں ...... سلامت رہو۔رباعی پڑھی ہے تو ایک میری بھی سنو۔جب ربط بنے گا پھر نعرہ، پھر میں آپ سے گزارش کروں گا۔(رباعی پڑھی ہے ایک رباعی پڑھنے کو میرا بھی جی چاہتا ہے)۔

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے

ہیبت گئی ذروں کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کر گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی میرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے
(آہا۔آ ہا۔آ ہا۔نعرۂ حیدری جیو سلامت رہو قبلہ.......... یا علیؑ)
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی میرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

دجلہ کے دائیں کنارے پر پچیس ہزار کے قریب فرزندان توحید کا لشکرِ جرار جس کا چیف آف دی آرمی سٹاف سلطنت غیرت کا مطلق العنان سلطان، عمرانؑ کا غیرت مند بیٹا علیؑ۔

علیؑ یکم محرم کو صفین کے میدان میں آئے..... یکم محرم کا چاند دیکھ کر علیؑ اپنی فوج کو طلب کر کے کہتے ہیں: میرے دلیرو! میرے جگر دارو! خبردار! محرم کا چاند طلوع ہو گیا، میں بانی شریعت کا جانشین ہوں۔ شریعت مت توڑنا، محرم اور صفر دو مہینے۔ محرم اور صفر۔ یہ دو مہینے مسلمانوں پر لڑائی کے لئے حرام ہیں۔ اپنی تلواریں نیام میں ڈال لو۔ ادھر سے کوئی حملہ ہوا مدافعت ضرور کرنا۔ اپنی طرف سے کوئی حملہ نہ کرنا۔ پورے ساٹھ دن تک کوئی حملہ نہ کرنا۔ محرم اور صفر میں کوئی حملہ نہ کرنا۔ علیؑ کہتے ہیں۔ ''تمہارا رزق جانے، تمہاری اولاد کا رزق جانے، میں علیؑ جانوں۔'' میں علیؑ جانوں۔ محرم میں بھی علیؑ کی فوج بیٹھی رہی، صفر میں بھی۔ (لطف آ رہا ہے کہ نہیں آ رہا۔ بولتے آؤ میرے ساتھ۔ میں جناب عباسؑ کا واسطہ دے کر ہر مومن سے کہہ رہا ہوں، میرے ساتھ بولتے آؤ، تا کہ لطف آئے مجلس کا)
محرم گزر گیا قبلہ! صفر گزر گیا، دو مہینے گزر گئے۔

(اب دیکھو میری طرف قبلہ! دیکھنا میری طرف! توجہ پوری میری جانب! میرے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ نوجوان بیٹھے ہوئے ہیں۔ دور دور سے آئے ہوئے مومن

اور میں جناب سرکار امام زمانہؑ کی صدارت میں پڑھ رہا ہوں۔ میرا مولاؑ آج آپ کی حاجتیں پوری کرے گا۔ یقیناً پوری کرے گا۔ بولتے آؤ میرے ساتھ)

محرم گزر گیا صفر گزر گیا۔ یکم ربیع الاول کے سورج کی پہلی کرن علیؑ کے چہرے کا طواف کرنے کے لئے ادھر سے طلوع ہوئی۔ علیؑ نے سوچا...... یکم ربیع الاوّل ہے۔ علیؑ اللہ کا ارادہ بن کر اٹھے۔ آواز دی مالک اشترؑ!، مالک اشترؑ!، جی مالکِ منبر! ہماری سواری لاؤ۔ یکم ربیع الاوّل کا سورج طلوع ہوگیا۔ ہم اپنی فوج کا معائنہ کرنا چاہتے ہیں۔ مالک اشترؑ سواری لائے۔ (اب دیکھتا ہوں کون جاگ رہا ہے)

مالک اشترؑ سواری لائے۔ علیؑ نے دایاں پاؤں رکاب ......(دیکھنا میری طرف) علیؑ سواری کی طرف بڑھے۔

علیؑ نے پہلا قدم اٹھایا کائنات میں زلزلہ آیا۔ علیؑ نے دوسرا قدم اٹھایا ارض وسماء کا سر چکرایا۔ علیؑ نے تیسرا قدم اٹھایا تثلیث پرستوں پہ قیامت ٹوٹی۔ علیؑ نے چوتھا قدم اٹھایا علیؑ کا طواف کرنے کے لئے عیسٰیؑ نے چوتھا آسمان چھوڑا۔ علیؑ نے پانچواں قدم اٹھایا پنجتنؑ کی غیرت سمٹ کر علیؑ کی آنکھوں میں آئی۔ علیؑ نے دایاں پاؤں رکاب میں رکھا قرآن نے الحمد پڑھا۔ (آہا۔ آہا۔ آہا۔ جاگ رہے ہو۔ نعرۂ حیدری .... یا علیؑ۔) علیؑ نے دایاں پاؤں قبلہ پوری توجہ)

علیؑ نے دایاں پاؤں رکاب میں رکھا۔ قرآن نے الحمد پڑھا۔ علیؑ زین پر بیٹھے قرآن نے یٰسین کا سایہ کیا۔ علیؑ کا بایاں پاؤں رکاب میں آیا۔ قرآن نے والناس کا نذرانہ پیش کیا۔ علیؑ نے گھوڑے کی باگ اٹھائی۔ ادھر علیؑ نے گھوڑے کی باگ اٹھائی۔ علیؑ کے بدلتے ہوئے چہرے کے تیور دیکھ کر عزرائیلؑ نازل ہوئے۔ رکاب کو سیدھا کر کے موت کا فرشتہ عزرائیلؑ کہتا ہے۔ مولاؑ! میں آپ کا کارکن ہوں آج آپ کے تیور بتاتے ہیں۔ کائنات کی خیر کوئی نہیں۔ میں جو نوکر ہوں مجھے حکم دیں، ایک لمحے کے اٹھارہ ہزارویں

حصے میں معاویہ کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار لشکریوں کی روحیں قبض کر کے آپ کے نعلین پر چھڑک دوں۔علیؑ ٹھوکر مار کر کہتے ہیں دور ہٹ جا...... دوسروں کا مارا ہوا شکار کھانا علیؑ کی بھی توہین ہے،علیؑ کی اولاد کی بھی توہین ہے۔(آہا۔آہا۔آہا۔ مارا ہوا شکار کھانا تم میری طرف دیکھو۔علیؑ کی بھی توہین،علیؑ کی اولاد کی بھی توہین)

علیؑ آئے۔فوج کے ہوتے ہیں تین حصے۔ایک میمنہ،ایک میسرہ،ایک قلب لشکر۔ میمنہ کہتے ہیں داہنے حصے کو،میسرہ کہتے ہیں بائیں حصے کو اور قلب لشکر کہتے ہیں درمیان والے لشکر کو۔

علیؑ آئے میمنہ کی طرف، مالک اشتر کا پہرہ، دائیں مالک اشتر ساتھ چلا۔علیؑ میسرہ پر آئے، ابراہیم بن مالک اشتر۔دائیں، مالک اشتر بائیں، ابراہیم بن مالک اشتر درمیان میں علیؑ۔

خراماں خراماں چلتا ہوا علیؑ کا گھوڑا اٹھلتا ہوا قلب لشکر میں پہنچا۔ صفین پہلی لڑائی ہے میرے دوستو! میری تائید کرنا۔صفین پہلی لڑائی ہے صفین پہلی لڑائی ہے جس میں علیؑ کے گیارہ بیٹے بانفس نفیس شریک ہوئے۔ 34 سال کے حسنؑ، 33 سال کے حسینؑ، 22 سال کے محمد حنفیہؒ، 18 سال کے عون بن علیؑ، 13 سال کے جعفر بن علیؑ، 11 سال کا ام البنین کے دودھ اور علیؑ کے خون کی مشترکہ تاثیر عباس۔

علیؑ آئے قلب لشکر میں گیارہ بیٹوں نے دائرہ بنایا۔کوئی رکاب چومتا ہے،کوئی نعلین چومتا ہے،کوئی پاؤں چومتا ہے،کوئی ہاتھ چومتا ہے،علیؑ گھوڑے کی زین سے زمین پر یوں آئے جیسے محمدؐ معراج سے واپس آئے تھے۔(آہا۔آہا۔آہا۔لطف آ رہا ہے تھکا ہوا نعرہ نہیں چاہئے مل کر۔نعرۂ حیدری...... یا علیؑ۔سلامت رہو)

دس بیٹے گیارہ بیٹے شریک ہوئے قبلہ! علیؑ کہتے ہیں میرے جگر دار بیٹو! میرے جگر دار بیٹو! میرے دلیر بیٹو! دو مہینے گزر گئے۔میرے جگر داروں نے کوئی

تلوار نہیں چلائی ۔سب کی تلواریں زنگ آلود ہو گئیں......محرم گزر گیا،صفر گزر گیا۔آج یکم ربیع الاول کا سورج طنزیہ انداز میں طلوع ہوا ہے...... میں علیؑ چاہتا ہوں ۔ (توجہ میری جانب) میں علیؑ چاہتا ہوں ۔میرا کوئی بیٹا معاویہ کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار کے لشکر پر پہلا حملہ کر کے تاریخ پر ثابت کرے......علیؑ بڑا ہو یا چھوٹا علیؑ ہوتا ہے۔(آہا۔آہا۔آہا۔علی بڑا ہو یا چھوٹا جاگتے آؤ اگر کچھ لینا ہے آج تو) علیؑ بڑا ہو یا چھوٹا علیؑ ہوتا ہے۔حسنؑ آگے بڑھے (شاہ صاحب !توجہ) حسنؑ آگے بڑھے باباؑ میں سب سے بڑا ہوں ، مجھے اجازت دیں معاویہ کے لشکر پر پہلا (دیکھو میری طرف) حملہ میں کروں ، جب جناب حسن علیہ السلام نے کہا مجھے اجازت دیں ،معاویہ کے لشکر پر پہلا حملہ میں کروں ۔خود علیؑ کہتے ہیں حسنؑ !حسنؑ !حسنؑ !میرے قریب آؤ۔حسنؑ !میرے قریب آؤ۔حسنؑ ! قریب آئے۔ اور قریب آؤ۔اور قریب آئے ۔ پیشانی چومی سینے سے لگایا۔پیشانی چوم کر سینے سے لگا کر سرکار کہتے ہیں ۔حسنؑ ،حسنؑ ،تم اور حسینؑ ۔تم اور حسینؑ ۔تم اور حسینؑ مباہلہ کے دن سے محمدؐ کے بیٹے ہو،میں نے اپنے بیٹوں سے کہا ہے۔(آہا۔آہا۔آہا۔سلامت رہو۔ سلامت رہو۔سلامت رہو۔جیو۔نعرہ حیدری......)

محمدؐ کے بیٹے ......میں نے اپنے بیٹوں سے کہا ہے۔(پوری توجہ میری جانب) محمد حنفیہ نے اجازت مانگی ،نہیں ملی ،جعفر نے اجازت مانگی نہیں ملی ...... گیارہ سال کا عباسؑ کبھی بابا کے قدموں پر دیکھتا ہے کبھی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھتا ہے۔کائنات کے نظام کو انگشت شہادت کی پشت پہ اُگے ہوئے ناخن کے سہارے پر سنبھالنے والا علیؑ ،عباسؑ کا ارادہ بھانپ گیا۔گیارہ سال کا بیٹا ہے......علیؑ نے قابل جرنیل کی طرح سر سے پاؤں تک علیؑ کا مطالعہ کیا۔آواز آئی ،''مالک اشتر'' جی !مالکِ منبر۔''اسے جانتے ہو؟''میری آج کی مجلس ذہن میں رکھنا۔اسے جانتے ہو؟ مالک کہتا ہے۔مولاؑ !جانتا ہوں ......یہ کون ہے؟ آواز آئی جب جذبات ومحسوسات کا سوز وشعور ادراک کا بانکپن ،میزان

آ گہی کا لطف، موجِ نسیم کا خرام، کلیوں کا روپ، شگوفوں کا بہروپ، آبشاروں کا ترنم، صباؤں کا لمس، ستاروں کا جمال ...... جب ایک جاں ہوتے ہیں اور علیؑ کے خون اور ام البنین کے دودھ میں مل کے جب ابھرتے ہیں، تو تو حیدا پنے آنچل پر نورانی قلم سے ایک نام لکھتی ہے جسے ''عباسؑ'' کہتے ہیں۔ (آہا۔آہا۔آہا)

آواز آئی، میرا جی چاہتا ہے کہ پہلا حملہ عباسؑ کرے۔ گیارہ سال کے عباسؑ کو دیکھا مالک اشتر نے ......ادھر علیؑ نے دیکھا۔ آواز آئی مولاؑ آپ کے انتخاب پر کون شک کرسکتا ہے؟ علیؑ کہتے ہیں حسنؑ! عباسؑ کو تیار کرو......

گیارہ سال کا عباسؑ ہے حسنؑ نے خود سر پہ رکھا۔ حسینؑ نے زرہ پہنائی، محمد حنیفہ نے کمر بند باندھا، جعفر نے نعلین پہنائے محمد حنفیہ نے کمر بند باندھا جعفر نے نعلین پہنائے، نعلین پہنائے، اور دوڑ کے گھوڑا لے کر آیا، ادھر گھوڑا لے آیا ادھر بڑے علیؑ نے چھوٹے علیؑ کو زین پر سوار کیا۔ (تھک گئے ہو۔ اگر لطف آ رہا ہے تو آسمانی نعرہ حیدری............ یا علیؑ)

اب سمجھتے آنا، عباسؑ تیار ہوا، گھوڑے پر سوار ہوا، دس بھائیوں نے دعا دی۔ علیؑ نے دعا دم کی۔ عباسؑ کہتے ہیں ''مولاؑ اجازت ہے۔'' علیؑ کہتے ہیں ''شاباش عباسؑ۔''

عباسؑ نے باگ تھامی۔ میدان کو جانے لگے۔ چودھویں قدم پر عباسؑ پہنچے۔ جب گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی، عباس نے مڑ کر دیکھا، علیؑ بادشاہ ...... گھوڑا روکا عباسؑ نے......

(علیؑ کا واسطہ توجہ میری جانب) گھوڑا روکا عباسؑ نے۔ علیؑ قریب آئے۔ شجاعت کی کہکشاں علیؑ کے قدموں پہ جھکی۔ باباؑ حکم کریں؟ آواز آئی کچھ باتیں یہاں بتانا ضروری تھیں۔

مولا! حکم کریں؟ آواز آئی، عباسؑ لشکر زیادہ ہے تمہیں میدان حرب کا تجربہ کوئی نہیں مٹھیاں بھینچ لینا۔ چہرے سے آثار ظاہر نہ ہوں گھبراہٹ کے ...... پہلی صف سے حملہ

کرو۔ نہج البلاغہ سے پڑھ رہا ہوں۔ پہلی صف سے حملہ کرو، آخری صف الٹتی نظر آئے، پہلے آدمی کو قتل کرو آخری آدمی بھاگتا نظر آئے، اور عباسؑ اگر میرا جانشین ہے، میرا جانشین ہے، تلوار نیام سے نکال کے، (نماز مغربین میں اگر تو نے میرے لئے دعا نہ کی تو لطف نہ آیا) عباسؑ اگر میرا جانشین ہے تو نیام سے ایک دفعہ تلوار نکال کے اس وقت تک نیام میں دوبارہ نہیں ڈالنی، جب تک میری تلوار میدان کے درمیان میں آ کر تمہاری تلوار کا بوسہ نہ لے لے۔ (آہا۔ آہا۔ آہا۔ سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ نعرۂ حیدری .... یاعلیؑ۔ سمجھ کے سن رہے ہو سارے، یا امام زمانہؑ! ہماری دعائیں قبول کرنا مولا! ہر مومن خوش ہو کر سن رہا ہے، شاہ جی!)

عباسؑ چلا۔ شاہ جی! لفظ ہیں میرے پاس عجیب عجیب سے، لطف آئے گا۔ زین کے رحل پر شجاعت کے قرآن نے۔ (آہا۔ آہا۔ واہ واہ) یا یوں کہوں قبلہ! شہزادۂ ملکِ شجاعت نے، ملک شجاعت کے شہزادہ ولی نعمت نے زندگی میں پہلی بار عروسِ تیغ کو بے نقاب .... نیام سے آزاد کیا۔

عباسؑ نے تلوار میں اپنا عکس دیکھا۔ عباسؑ تلوار سے مخاطب ہوئے۔ یا اباالفضل العباسؑ! عباسؑ نے تلوار کو دیکھا، اپنا عکس نظر آیا، عباسؑ تلوار سے مخاطب ہوئے۔ جب تلوار سے عباسؑ مخاطب ہوئے۔ (اب دعائیں دل میں رکھو، پتہ یہی چلے کہ صفین میں بیٹھے ہو۔ شاہ پور کا نجرہ میں نہیں بیٹھے) عباسؑ تلوار کو دیکھ کر کہتا ہے۔

دخترِ برق و رنج و محن بن کے تن
ہر بدن میں اجل کی اگن گھول دے

ترجمہ کرلوں، شاید مصرعہ نیچے رہ گیا ہے ذہن اوپر گئے ہوئے ہیں۔

عباسؑ کہتا ہے۔

دختر برق و رنج و محن بن کے تن

لشکروں کا جگر چیر مستی میں آ
زلزلوں کی طرح گھن گھبن گھول دے
(آہا۔آہا۔آہا۔یاعلیؑ۔یاعلیؑ)

(پوری توجہ سے اگر لطف آرہا ہے تو میرے ساتھ بولتے آنا۔لطف نہ آئے تو مجھ غریب کی اپنی قسمت)

دختر برق و رنج و محن بن کے تن
ہر بدن میں اجل کی اگن گھول دے
دشمنوں کے لہو کی ہر اک موج میں اپنے ماتھے کی ہر اک شکن گھول دے

عباسؑ کہتے ہیں۔

اپنے اعداء کے سر آسماں پر اڑا
آب دجلہ میں ان کے کفن گھول دے
(آہا۔آہا۔آہا۔نعرۂ حیدری.........یاعلیؑ)

اپنے اعداء کے سر آسمان پر اڑا
آب دجلہ میں ان کے کفن گھول دے

تلوار کہتی ہے۔

مولاؑ! ایسا کیوں کروں؟ عباس کہتے ہیں۔

دیکھ بن میں شجاعت کا ہر تاجور
(کیابات ہے) (پھر پڑھتا ہوں)
دیکھ بن میں شجاعت کا ہر تاجور

عباسؑ تلوار سے کہتا ہے

دیکھ بن میں شجاعت کا ہر تاجور

تیرے نزدیک ہے اور مرے پاس ہے

یوں لڑیں کہ دشمنوں کو گماں تک نہ ہو یہ علیؑ لڑ رہا ہے کہ عباسؑ ہے۔ (اب نعرہ سناؤ۔ نعرۂ حیدری.......... یا علیؑ۔ جنہیں نام علیؑ لینا ثواب، جو حج اکبر کا ثواب سمجھتے ہیں علیؑ کا نام لینا۔ نعرہ حیدری.......... یا علیؑ)

دیکھ بن میں شجاعت کا ہر تاجور

تیرے نزدیک ہے اور مرے پاس ہے

یوں لڑیں دشمنوں کو گماں تک نہ ہو۔ یہ علیؑ لڑ رہا ہے کہ عباسؑ ہے۔

تلوار کہتی ہے مولاؑ کیسے لڑوں (توجہ ہے)

تلوار کہتی ہے مولاؑ کیسے لڑوں عباس کہتا ہے

میمنہ میں اتر میسرہ سے ابھر

(مولا عباسؑ! تیرے مومن اللہ کرے تھکیں نہیں)

میمنہ میں اتر میسرہ سے ابھر

قلب لشکر میں بجلی کی رہ جھوم کر

یوں نہیں، یوں نہیں، جیسا عباسؑ خوبصورت ہے ویسے میرے ساتھ خوبصورتی کے انداز میں چلو)

میمنہ میں اتر میسرہ سے ابھر

قلب لشکر میں بجلی کی رہ جھوم کر

دشمنان علیؑ کے پرخچے اڑا

ان کی لاشوں کو دوزخ کا مقسوم کر

بن کے زہر اجل آج میداں میں ڈھل

میرے باباؑ کے نقش قدم چوم کر

عباسؑ کہتا ہے ۔

اب نقابیں الٹ کر پلٹ دے صفیں
ہر منافق کا شجرہ بھی معلوم کر

(یا علیؑ ۔حیدری۔ یا علیؑ ۔ میمنہ میں ۔نعرہ۔جن کی رگوں میں عباسؑ کی مودت ہے وہ ضرور نعرہ حیدری سنائیں گے۔حیدری.........یا علیؑ)

عباسؑ کہتا ہے ۔

اب نقابیں الٹ کر پلٹ دے صفیں
ہر منافق کا شجرہ بھی معلوم کر

تلوار کہتی ہے، کروں کیا کیسے لڑوں؟

عباسؑ کہتا ہے ۔

دیکھ سستی نہ کر موت کی ہمسفر
دیکھ سستی نہ کر.........۔ (دیکھ۔اب مجھے لطف آ رہا ہے)
دیکھ سستی نہ کر موت کی ہمسفر
ہر طرف سے دعاؤں کی برسات ہے
تیرے ہر وار پر آج خیبر شکن داد دینے کو آ ئیں تو پھر بات ہے۔(واہ۔واہ۔ نعرۂ حیدری.....یا علیؑ)

جناب عباسؑ کا تذکرہ، امام زمانہؑ کی صدارت، دعاؤں کی قبولیت کا لمحہ، اب جن کو پوری زندگی میں فضائل میں داد دینے کی عادت نہیں ہے، اگر جناب عباسؑ معجزہ ہے تو منہ سے ''واہ'' ضرور نکلے گی۔عروج پہ پہنچ گئی مجلس معراج پہ پہنچے ہوئے عقیدے۔

تلوار کہتی ہے کیسے لڑوں؟

عباسؑ نے زانو بہ زانو پر تلوار کو خم کیا۔

(واہ۔ واہ۔ بہت اچھے۔ بہت اچھے واہ بھائی واہ)

میدان میں قبلہ! عباس کہتا ہے۔

سن کسی کی نہ سن

تقریباً دس ہزار کا مجمع میرے سامنے ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے میں، جناب عباسؑ کے صدقے میں، اللہ میری شیعہ قوم کے کسی نوجوان کو، سوائے جناب عباسؑ کے غم کے اور کسی غم میں مبتلا نہ کرے۔ سوائے غمِ شبیرؑ کے کوئی غم نہ دیکھو، ہمیشہ سکھی رہو، دشمن کی نظر بد سے محفوظ رہو، اب دیکھتے آؤ میرے ساتھ۔ عباسؑ کہتا ہے۔

سن کسی کی نہ سن، سن کسی کی نہ سن، سن کسی کی نہ سن

عباسؑ تلوار سے کہہ رہا ہے۔

سن کسی کی نہ سن..... تلوار کہتی ہے کیا کروں؟

عباسؑ کہتا ہے۔

سن کسی کی نہ سن ایک ہی وار میں
اور چن چن کے منحوس سر کاٹ دے

(تھک کر نہیں۔ تھک کر نہیں۔ تھک کر نہیں۔ اگر تمہارے نعروں کا سر، سڑک تک نہیں گیا تو لطف کیا آیا)

عباسؑ کہتا ہے۔

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن
اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے

مولا کیا کروں۔

عباسؑ کہتا ہے۔

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن

اور چمن چمن کے مغرور سر کاٹ دے
سن سناتی ہوئی سر سروں سے گزر
وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے

(جاگتے آؤ۔ جاگتے آؤ۔ جاگتے آؤ۔ علیؑ کا واسطہ جاگتے آؤ۔ یہ ایسی مجلس ہے یہاں کھڑے ہو کر جناب عباسؑ کا واسطہ میں اللہ کو بھی دوں تو وہ بھی نہیں ٹھکرائے گا۔ تم میں سے ہر مومن کو عباسؑ کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں اب جاگنا اگر دعا مانگنی ہے) ۔

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن
اور چمن چمن کے مغرور سر کاٹ دے
سن سناتی ہوئی سَر سَروں سے گزر
وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے

تلوار کہتی ہے اور کیا کروں؟

عباسؑ کہتا ہے دیکھتی کیا ہے ۔

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں

(واہ۔ واہ۔ واہ۔ آہا۔ آہا۔ بہت اچھے)

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن
اور چمن کر مغرور سر کاٹ دے
سن سناتی ہوئی سر سروں سے گزر
وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے

تلوار کہتی ہے اور کیا کروں؟

عباسؑ کہتا ہے ۔

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں

(میرے ساتھ چلنا)

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں
دست شام و وجودِ سحر کاٹ دے

(واہ۔واہ۔ مجھے بھی ایسے پڑھنا آتا ہے جیسے آپ سن رہے ہیں)

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں
دست شام و وجودِ سحر کاٹ دے

(یہاں پہ ناراض ہو جاؤ گے میں صرف گزارش کر رہا ہوں جاگتے آؤ)

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن
اور چمن کے مغرور سر کاٹ دے
سن سناتی ہوئی سر سروں سے گزر
وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے

عباسؑ کہتا ہے۔

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں
دستِ شام و وجودِ سحر کاٹ دے

(کائنات کا ذرہ ذرہ کان لگا کر سن رہا ہے عباسؑ کیا کہہ رہا ہے)۔

عباسؑ کہتا ہے۔

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں
دست شام و وجودِ سحر کاٹ دے

تلوار کہتی ہے کیا کروں؟

عباسؑ آدمؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

شیثؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

شعبانؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

محلسؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

محلوقؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

امیشؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

جافسؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

یَرّا کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

حنیفاً کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

ابراہیمؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

اسماعیلؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

اسحاقؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

یعقوب کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

یوسفؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟اور کیا کروں؟

اسماعیلؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

داؤدؑ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

موسیٰؑ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

عیسٰیؑ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

ابوطالبؑ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

محمدؐ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجود ۔ (دیکھو دیکھو میری طرف)

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

حسنؑ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

عباسؑ حسینؑ کے لہجے میں کہتا ہے ؎

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

عباسؑ کہتا ہے ۔

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں

دستِ شام وجودِ سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

اللہ والا لہجہ اپنا کے علیؑ کے عشق سے عباسؑ کہتا ہے۔دیکھتی کیا ہے۔ ۔

آج جبریلؑ بھی پر بچھائے اگر

تو رعایت نہ کر اس کے پر کاٹ دے

(آہا۔آہا۔نعرۂ حیدری...... یا علیؑ نعرہ آسمانی نعرہ مکرر...... یا علیؑ) (شاہ جی نعرۂ مکرر لگے گا تو مکرر پڑھوں گا۔نعرۂ حیدری...... یا علیؑ ......جن کی رگوں میں علیؑ کی محبت اور مودت ماں کے مقدس دودھ کی طرح خون میں حل ہو کر گردش کر رہی ہے ان میں جتنی طاقت ہے صرف کر کے دونوں بازو بلند کر کے نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں

میرے بھائی علامہ عرفان حیدری عابدی تشریف لے آئے ہیں اسی لیے میں نے شارٹ کر کے بات کو ختم کرنے کی کوشش کی تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ انہیں سن سکیں

آج جبریلؑ بھی پر بچھائے اگر

(میں تو اس لئے رک گیا تھا ایک لفظ کہنا تھا جو بنی امیہ کے حرام دودھ پر پلنے والے حشرات الارض بھی عباسؑ کے غلاموں سے ٹکرا رہے ہیں۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ یہ لفظ میں نے کہنا تھا)

آج جبریلؑ بھی پر بچھائے اگر

(اجازت ہے قبلہ! اچھا جناب جعفر علی میر صاحب ، ہے اجازت یہ نظم مکرر پڑھوں)

(بنی امیہ کے حرام دودھ پر پلنے والے۔ واہ۔ واہ۔ واہ) آج عباسؑ کے غلاموں سے تکرار رہے ہیں کئی دفعہ قبلہ! اونچا تو اتنا کہوں گا کہ چودہ سو سال بعد بھی جن کے شناختی کارڈ میں ولدیت کے خانے میں آج بھی چھ چھ نام ہیں وہ بھی کہتے ہیں شیعہ کافر۔

وہ بھی کہتے ہیں شیعہ کافر۔ (نعرۂ حیدری.........یاعلیؑ)

غلط نام رکھنے سے آدمی کا کردار صحیح نہیں ہو جاتا۔ آدمی باپ نواز ہو...... میں یہ نام لیتا بھی نہیں، میں تو اتنا کہتا ہوں۔

تو کفر کل کی ڈھال میں ایمانِ کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں

(واہ۔ واہ۔ یوں نہیں، میں تیار کر کے دے رہا ہوں اپنے بھائی کو معراج پہ پہنچا ہوا مجمع......آسمانی نعرہ حیدری.........یاعلیؑ)

تو کفرِ کل کی ڈھال میں ایمان کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
تو پیرو یزید میں نوکر حسینؑ کا
سچ سچ بتا کہ اصل میں کافر ہے تو کہ میں

(نعرۂ حیدری.........یاعلیؑ)

عباسؑ نے دیکھا حسینؑ پر نظر پڑی۔ (میں جناب حسینؑ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں اب ادھر ادھر نہ دیکھنا لفظ ایک ہے اور اللہ جانے کیسے سنو گے) جب یہ چوتھا حملہ کر کے حسینؑ کی طرف نظر کی نا! بنی امیہ کے لشکر پہ عباسؑ نے چوتھا حملہ کیا اور حسینؑ پر نظر کی، حسینؑ

دوڑ کے آئے علیؑ کے پاس۔ بابا گیارہ سال کا میرا بھائی ہے، کم سن ہے، لڑائی کا تجربہ نہیں، چوتھا حملہ کر رہا ہے اجازت ہو تو عباس کو پانی دے آؤں۔ (ہائے۔ ہائے واہ۔ واہ۔ واہ سیدو میں نوکر آپ کا)

آواز آئی: بابا! ''گرمی ہے، میرا بھائی گیارہ سال کا ہے کم سن ہے اگر اجازت ہو عباسؑ کو پانی دے آؤں۔'' علیؑ کہتے ہیں: ''پانی دے آؤ۔''

(علامہ صاحب ایک لفظ کہتا ہوں) علیؑ کہتے ہیں پانی دے آؤ۔ حسینؑ نے جام پانی کا بھرا۔ (شاہ جی! پوری توجہ سرکار جی! پوری توجہ)

حسینؑ نے پانی کا جام بھرا۔ دینے کے لئے جانے لگے، تو حسینؑ کے دامن میں ایک ہاتھ آیا۔ حسینؑ نے مڑ کے دیکھا علیؑ بادشاہ۔ علیؑ کہتے ہیں حسینؑ کہاں جا رہا ہے؟ آواز آئی بابا میرا بھائی تھک گیا ہوگا، میں پانی دینے جا رہا ہوں۔ عباسؑ کو پانی پلانے جا رہا ہوں۔ علیؑ کہتے ہیں حسینؑ پانی ضرور دے آؤ عباسؑ کو، لیکن کوشش کرو پیاسا لڑنے کا عادی ہو جائے۔ (آئے، ہائے یہ مصائب کی معراج دعائیں قبول ہوں گی۔ امام زمانہؑ کی صدارت)

کوشش کر پیاسا لڑنے کا عادی ہو جائے۔ اوئے رونے والو! حسینؑ نے پانی زمین پر گرادیا...... آواز آئی بابا...... تیری امامت کی قسم آج وعدہ کر رہا ہوں، وعدہ کر رہا ہوں، زندگی بھر جہاں پانی نزدیک ہوگا اسے لڑنے کی اجازت بھی نہیں دوں گا۔ (سلامت رہو کئی دفعہ قبلہ!) آواز آئی پانی ضرور دے آؤ (حکیم شاہ جی! آصف علی! دیکھیں میری طرف) پانی ضرور دے آؤ مگر کوشش کرو پیاسا لڑنے کا...... (علامہ صاحب میں نے ایک اعلان کیا تھا مجلس کے اندر کہ جہاں جناب عباسؑ کا ذکر ہو وہاں امام زمانہؑ کی حاضری ضروری ہے اور مولاؑ دیکھتے ہیں کہ کون سی آنکھ عباسؑ کے غم میں رو رہی ہے، اس کی دعائیں قبول کرتے ہیں۔ تمہیں عباسؑ کا واسطہ...... نہ دیکھو قریب کون بیٹھا ہے، نہ دیکھو پاس......

اللہ جانے کہاں کہاں کون بیٹھا ہو...... کیونکہ سجادؑ کا حکم ہے ''جہاں عباسؑ کا ذکر ہو میں ضرور آتا ہوں اور ضرور آ کر مجلس کے درمیان میں بیٹھتا ہوں۔ حسینؑ کا واسطہ، دیکھتا آ میری طرف) گیارہ سال کے عباسؑ نے چار حملے کئے۔ (جعفر علی میر صاحب) گیارہ سال کے عباسؑ نے، عباسؑ نے چار حملے کئے، تقریباً پندرہ ہزار معاویہ کا سپاہی فنا کیا۔

گیارہ سال کا عباسؑ واپس آیا۔ پیشانی علیؑ نے چومی، دایاں رخسار حسینؑ نے چوما، دایاں رخسار...... آواز آئی مولا حسینؑ! اجازت ہو تو اور حملہ کروں؟ جب عباسؑ نے کہا اور حملہ کروں، حسینؑ کہتا ہے۔ ''شاباش'' جب شاباش کا نام آیا، عباسؑ نے عمامہ اتارا، عمامہ اتار کر حسینؑ کے قدموں پر رکھ کر ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے۔ ''مولاً حسینؑ! آج ماں زہراؑ کی چادر کی قسم کھا کے وعدہ کریں جیسے آج اجازت دے رہے ہیں ہمیشہ دیں گے۔

(آہا۔ آہا۔ آہا۔ ہو، جیو۔ ہو، جیو۔ ہو، جیو۔ سلامت رہو۔ جی جی میں تیرا نوکر میں تیرا نوکر)

آواز آئی جیسے آج اجازت دے رہے ہیں میں عباسؑ...... گزارش کرتا ہوں وعدہ کیجئے ایسے ہمیشہ اجازت دیں گے۔ (او میرے سفید ریش بزرگ! تیری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں۔ او میرے نوجوانو! تم رو پڑے ہو۔ او میرے بزرگو تم رو پڑے ہو۔ او میرے دیوار بن کے کھڑے ہونے والے دوستو! تم رو پڑے ہو۔ سرگودھے سے آیا ہوا سید صابر حسین شاہ تو رو پڑا ہے۔ جعفر علی میر رو پڑا ہے۔ او میری ماؤں بہنو! تمہارے سروں پہ چادریں، پردے سلامت رہیں۔ مجھے غازیؑ کے عَلَم کی قسم جب عَلَم جھکا ہے اس وقت، اسی وقت زینبؑ کہتی ہے، سکینہؑ! اب اپنے چھ ماہ کے بھائی کے لئے میرا چونتیس سال کا بھائی بھیج دیا۔ اب میری چادر کا کون ضامن ہے؟ اب میرے پردے کا ....(سلامت رہو۔ سلامت رہو زیادہ سے زیادہ گھڑیاں دیکھ لو۔ شاہ جی! زیادہ سے زیادہ عزاء دار بیٹھے ہو۔ زیادہ سے زیادہ گھڑیاں دیکھ لو۔ دو یا تین منٹ پڑھوں گا۔ اس

سے زیادہ نہ میں پڑھ سکتا ہوں، مجھے حسینؑ کی عظمت کی قسم، نہ تو سن سکتا ہے۔ پتھر کا کلیجہ ہو......شہزادے...... جہاں آج مجلس ختم کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ گیارہ ستمبر کو پھر کربلا گامے شاہ میں مجلس یہیں سے شروع کروں گا)

(عباسؑ جانے لگا؟ نہیں پڑھتا شہادت، تین منٹ کا وعدہ ہے۔ آغا صاحب! تین منٹ میں اگر تو نے اٹھ کے ماتم نہ کیا، امام زمانہؑ کی حاضری میں، تو قبلہ! لطف کیا آیا؟)

ادھر سے عباسؑ چلا۔ عباسؑ نہیں تھا علیؑ کا جنازہ تھا۔ حسینؑ کہتا ہے کون گھوڑا لے کے آئے گا؟ بی بی زینبؑ گھوڑا لے کر آئی۔ عباسؑ نے گھوڑے کو دیکھا دائیں بائیں دیکھا تین دفعہ آواز آئی۔

وَاغُرْبَتَاهُ "ہائے اور میری غربت"

زینبؑ کہتی ہیں کیوں غربت کو یاد کر رہا ہے......منہ پر ماتم کر کے کہتے ہیں بی بی انصاف تو کریئے آج سے پہلے میں گھوڑا منگواتا تھا...... دائیں رکاب میں اکبرؑ کا ہاتھ ہوتا، بائیں میں قاسمؑ کا ہاتھ ہوتا۔ میرے گھوڑے کی باگیں عون ومحمد پکڑتے۔ آج نہ عون و محمد ہیں، نہ اکبرؑ، نہ قاسمؑ۔ قبلہ! ایک مستور ہے، ضعیفہ ہے۔ کمر پہ دونوں ہاتھ رکھ کر کانپتا ہوا ہاتھ عباسؑ کے گھوڑے کی رکاب میں ڈال کر آہستہ سے کہتی ہے سوار ہو میرے اکبرؑ کے استاد آواز آئی "تو کون ہے"؟ آواز آئی "تیرے اکبرؑ کی ماں لیلیٰ ہوں"۔ بائیں رکاب میں (روتا آ ماتم کرتا آ) بائیں رکاب میں ہاتھ آیا۔ سوار ہو میرے قاسمؑ کے استاد...... عباس سوار ہوئے......قبلہ! (حوصلہ بھائی! دو لفظ ختم، تیسرا لفظ شروع اور مجلس ختم، پورے عروج پہ مجلس پہنچ گئی۔ تو اٹھ کے ماتم کر، سیدوں کو پرسہ دے، میں مجلس ختم کروں)

عباسؑ میدان میں گئے، چودھویں قدم پر عباسؑ ہیں۔ (آؤ میری ماؤں بہنوں) چودھویں قدم پر عباسؑ ہیں پیچھے سے آواز آئی۔ رک جاؤ عباسؑ۔ عباسؑ نے مڑ کر

دیکھا۔ 54 سال کے ضعیف حسینؑ عمامے کے پیچ گردن میں، نعلین کوئی نہیں، ننگے پاؤں دوڑتے آ رہے ہیں۔ آواز آئی اتنی جلدی نہ کر بھائی۔ (روتا آ۔ شرم کر کے نہ روؤ۔ ختم کر رہا ہوں۔ بات کو مصائب کی معراج، میں نے تین منٹ کا وعدہ کیا ہے، ماتم بھی کرتا آ روتا بھی آ)

اُدھر سے عباسؑ لڑنے گیا.......... (علامہ صاحب! میرے بھائی جعفر علی میر صاحب! مولا آپ کو سلامت رکھے، دو لفظ سن لو ندیم بھائی!)

جب عباسؑ گئے ہیں ساڑھے تین سال کی سکینہؑ باہر نکلیں۔ آواز آئی باباؑ مجھے اٹھا۔ میں چاچاؑ کو دیکھوں۔ جب حسینؑ نے اٹھایا، چھوٹے چھوٹے ہاتھ، باباؑ کے چہرے پہ رکھ کر معصومیت سے پوچھتی ہے: باباؑ! چاچا عباسؑ پانی لے آئیں گے۔ میرا اصغرؑ پانی پی لے گا۔" چاچا عباسؑ پانی لے آئیں گے۔ میرا اصغرؑ پانی پی لے گا۔" حسینؑ کہتے ہیں سکینہؑ! سکینہؑ! نہ مجھے رلا نہ خود رو...... آواز آئی باباؑ تجھے تیری غربت کا واسطہ اتنا بتایئے چاچاؑ پانی لے آئیں گے۔ میرا اصغرؑ بچ جائے گا؟ جب چوتھی دفعہ سکینہؑ نے کہا، حسینؑ نے سکینہؑ کو اتارا۔ تھوڑی سی ریت سکینہؑ کے بالوں میں ڈالی، سر چوم کر حسینؑ کہتا ہے سکینہؑ سوال کیا؟ تو جواب بھی سن لے۔ جواب بھی سن لے۔ جواب بھی سن لے۔ واپس میں نے بھی نہیں آنا، بچنا تیرا بابا بھی نہیں۔ (کس انداز میں ماتم کرتے ہو۔ شرم کر کے کیوں روتے ہو) واپس میں نے بھی نہیں آنا بچنا تیرا بابا بھی نہیں۔ (بس قبلہ! مجلس ختم، اٹھ کر قبلہ ماتم کرتا آ، میں پوری شہادت نہیں پڑھ سکتا اس وقت)

عباسؑ گئے۔ جیسے پانی بھرا بھرا، واپس آیا۔ جس طرح سے بازو کٹے، کٹے۔ جس طرح سے دوسرا شانہ کٹا کٹ گیا۔ (تو سن کے رو رہا ہے مجھے علیؑ کی عزت کی قسم چپ اس لیے کر گیا ہوں کہ ذہنی طور پر سیدوں سے اجازت لے رہا ہوں۔ بی بی اگر اجازت ہو تو مصائب چھپاؤں نہ۔ دایاں شانہ کٹا..... آؤ میری بہنو! آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر، سید ہو کر،

ہر ماں بہن سے کہہ رہا ہوں صرف ایک لفظ سن لو۔ جب دایاں شانہ کٹا، عباسؑ کہتے ہیں۔ سکینہؑ کی خیرات...... جب بایاں بازو کٹا عباسؑ کہتے ہیں اصغرؑ کی خیرات، مشک کا دھانہ منہ میں لیا۔ حکیم بن طفیل ظالم نے پیچھے آ کر گرز مارا۔ (میں تم سے سوال کرتا ہوں روؤ یا نہ روؤ صرف اتنا بتلاؤ ادھر سے گھوڑا تیز دوڑ رہا ہے عباسؑ کے بازو ہیں نہیں اللہ جانے کیسے زمین پر آئے؟ کس طرح سے زمین پر آئے؟ تین دفعہ آواز آئی تین دفعہ آواز آئی۔ واغربتاہ۔

ہائے او میری غربت۔ ہائے او میری غربت۔ ہائے، نہیں نہیں نہیں۔ دو لفظ سن لو مصائب، میں ختم کرتا ہوں، میں نے وعدہ کیا تھا، اٹھ کے ماتم کرو گے، اور اسی مجلس میں میں پہنچ گیا ہوں۔ اگر غلط پڑھوں بی بی زینبؑ شفاعت نہ کریں۔ اگر صحیح پڑھوں اٹھ کر ماتم کرنا۔ دس ہزار کا یہ مجمع مجاہد بھائی کی خدا زندگی دراز کرے۔ دو لفظ سن لو۔

مارا گیا عباسؑ...... میں نے پڑھ لیا آپ نے سن لیا۔ مارا گیا عباسؑ۔

دلیر ہو گئے مسلمان...... آخری لفظ ہے میں نے قسم کھائی ہے غلط پڑھوں زینبؑ شفاعت نہ کرے۔ صحیح پڑھوں اٹھ کر ماتم کر۔

جب بارہ محرم، کہتے ہیں قبلہ روتے کیوں ہو۔ جب بارہ محرم، کو او میری ماں بہن او میری ماؤں بہنو!!، جب بارہ محرم کو بالکل اسی وقت، اسی وقت زینبؑ کے ہاتھوں میں جب اس انداز میں رسیاں باندھی گئیں اور شہیدوں کے سر نیزوں پر سوار ہوئے۔ بابا آپ سے کہہ رہا ہوں، نیزوں پر سوار ہوئے۔ ایک سر ہے عباسؑ کا، نو دفعہ سوار ہوا ادھر گر پڑتا ہے سر زمین پر گر پڑتا ہے۔ شمر کہتا ہے ''سجادؑ تیرے چچاؑ کا سر گر کیوں پڑتا ہے''؟ سجادؑ کہتے ہیں۔ ''ظالم انصاف تو کر، میرا چاچاؑ ہے غیرت مند، میرا چاچاؑ جب نیزے پر سوار ہوتا ہے، عباسؑ کی آنکھیں کھلتی ہیں، سامنے پھوپھی زینبؑ کا سر نظر آتا ہے عباسؑ کا سر گر پڑتا ہے۔ (اب پڑھ دوں قبلہ! ہے اجازت ہے اجازت ہے اجازت۔ کیوں سید و اجازت ہے دو

لفظ پڑھ دوں قسم میں نے کھائی ہے علامہ صاحب اگر اجازت دو پڑھتا ہوں سید زادہ اجازت ہے) جب عباسؑ کا سر نیزے پر سوار نہیں ہوا۔ اب کوئی اٹھ کے ماتم کرے یا روئے۔ اس ملعون شمر نے ایک رسی لی، رسی لے کر عباسؑ کے ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک گھوڑے کے (دیکھو میری طرف) گھوڑے کی گردن میں باندھ کر عباسؑ کا سر جب شام تک پہنچا۔

آواز (ماتم کرتے آنا۔ پتہ چلے علیؑ کی بیٹی)۔

کیوں سانگ پہ سر غازیؑ کا چڑھتا نہیں لوگو

ہائے عباس!...... ہائے عباس!......

❁ ❁ ❁ ❁

مجلس سوم

دو بار نماز شہید ہوئی
اک مسجد میں اک مقتل میں

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ

کائنات میں اگر کوئی انسان اپنے شرف کے اعتبار سے سوائے محمدؐ کے تمام انبیاء سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو وہ علیؑ ہے۔ (واہ، تھک کے نہیں۔ ذرا میرے ساتھ جاگتے آؤ)

یوم علیؑ ہے۔ ساری کائنات میں سوائے محمدؐ کے تمام انبیاء پر اپنے شرف کی حیثیت سے اپنے نسب کی حیثیت سے، اپنے شجر کے اعتبار سے۔ (واہ، واہ، واہ۔ ذرا جاگتے آئیں میرے ساتھ) نعرۂ حیدری .... یا علیؑ

میں پھر یہ بات عرض کرتا ہوں تا کہ جن کی رگوں میں مودت ہے امیر المومنین کی میرے ساتھ بولتے آئیں۔ پوری ذمہ داری سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ساری کائنات میں قبلہ!۔ اپنے شرف نسبی کے اعتبار سے، اپنے شرف شجرہ کے اعتبار سے، اپنے کردار کی رفعت کے اعتبار سے، اپنے اعمال کی بلندی کے اعتبار سے، تذکرہ ارادیہ میں مصروف اور مشغول ہونے کے اعتبار سے، اللہ سے قرض لینے، اور اللہ کو قرض دینے کے اعتبار سے، (سمجھ گیا ہے۔ پوری طرح میرے ساتھ چلو)

اللہ کو قرض دینے، اور اللہ سے قرض لینے کے اعتبار سے، جو انسان سوائے محمدؐ کے ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں پر انسانوں پر نہیں نبیوں پر فضیلت رکھتا ہے وہ ابو طالبؑ کا شریف خون ہے جس کا نام علیؑ ہے۔

یہ میں نے بات اپنی طرف سے نہیں کہی۔ نہج البلاغہ میں حدیثِ طارق پڑھنے والے جو لوگ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ امیر المومنین سے کسی نے سوال کر دیا تھا۔

کہ آدمؑ پر آپ کی فضیلت کیا ہے؟

(ذرا جاگتے آؤ، جاگتے آؤ)

آدمؑ پر آپ کو کیا فضیلت حاصل ہے؟ کیونکہ آدمؑ تو ابو البشر ہے۔ آدمؑ جنت سے کیوں نکالا گیا؟ (پوری توجہ! اگر آپ سن رہے ہیں تو بڑا لطف آئے گا۔) آدمؑ کو زیدی صاحب جنت سے کیوں نکالا گیا؟ تو پوچھنے والے نے کہا کہ چونکہ اس نے گندم کے پودے کو چھو لیا تھا یا گندم کھالی تھی اس لیے نکالا گیا۔ علیؑ کہتے ہیں۔ ''گندم حرام تو نہیں'' (واہ، واہ، واہ) پوری توجہ۔ گندم حرام تو نہیں؟ کہا۔ ''نہیں'' ہر آدمی پہ حلال ہے۔ کہا ''ہے''

کہا پھر میری فضیلت دیکھو، کہ آدمؑ جب نکالا گیا جنت سے گندم کھانے کی وجہ سے۔ مجھے قسم ہے اس خالق کی جس کے قبضۂ قدرت میں علیؑ کی جان ہے۔ میں نے پوری زندگی اپنے اوپر حلال سمجھتے ہوئے بھی گندم نہیں کھائی تو کھائے ہیں۔

(ذرا سمجھتے آئیں۔ ذرا سمجھتے آئیں۔ ذرا سوچتے آئیں۔)

یہ جانتا تھا کہ یہ نعمت ہے آدمؑ پر فضیلت حاصل ہے مجھے کہ جس جرم کی یا جس خطائے اجتہادی کی بنیاد پر یا جس سے اللہ نے منع کیا وہاں چلا گیا۔ میں علیؑ ابن ابی طالبؑ قیامت کے دن سرخرو ہو سکتا ہوں۔

اب ایک لفظ یہاں آتا ہے۔ اگر چہ کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ لفظ محسن

نقوی کہے گا اور سمجھیں گے آپ علیؑ کہتے ہیں میں قیامت کے دن خالق کے سامنے کہوں گا میں وہ علیؑ ہوں۔ جس نے ساری زندگی گندم نہ کھا کر تیرے پہلے نبی کا قرض اتارا ہے۔(آہا۔آہا۔آہا۔واہ،واہ،واہ) (ذرا جاگو)

تیرے پہلے نبی کا قرض اتارا ہے۔کہا: ''موسیٰ ؑ پہ کیا فضیلت ہے آپ کو؟'' کہا: ''موسیٰ کی فضیلت کیا ہے؟''

کہا: اللہ نے اسے دو معجزے دیئے تھے۔ایک ید بیضا ایک ہاتھ نکالتا تھا تو چمکنے لگتا۔اور دوسرا وہ عصا جو زمین پہ ڈالا تو سامری کے سانپوں کو نگل گیا۔

علیؑ کہتے ہیں: کہ مجھے موسیٰ پہ اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ قرآن کہتا ہے جب سامری کے سانپوں کو دیکھا تو موسیٰ کے دل میں خوف پیدا ہوا اور ہم نے کہا: ''موسیٰ خائف نہ ہو'' بلکہ یہ عصا گرادے۔

علیؑ کہتے ہیں:

یہ واقعہ اٹھارہ ہزارویں حصے میں سہی۔موسیٰ خائف تو ہوا۔(پتہ نہیں جاگ رہے ہو یا نہیں جاگ رہے۔نعرہ حیدری یا علیؑ)

موسیٰ خائف تو ہوا۔لیکن قسم ہے وحدہ لاشریک کی،علی ابن ابی طالبؑ اسی دن سے،جب سے موسیٰ خائف ہوا اور میں نے یہ بات سنی۔اپنی ماں کی آغوش سے لے کر آج تک علیؑ خطروں کو تلاش کر کر کے ان سے یوں کھیلتا ہے جیسے بچہ ماں کی گود میں............

علیؑ کا شجرہ پڑھو۔کسی نبی کا ایسا شجرہ نہیں۔(میں مختصراً بات کرتا ہوں آج خیال تھا کہ طویل بات ہوگی لیکن چونکہ پڑھے لکھے دوست آئے ہوئے ہیں اس لیے عجیب بات میں کرنے لگا ہوں۔)

علیؑ کے شجرے کے ساتھ کسی کا شجرہ نہیں اور جو بات محسن نقوی کہہ رہا ہے،

جانتے سب ہیں لیکن آج میں انوکھے انداز میں کہہ رہا ہوں۔علیؑ کا بابا ابو طالبؑ ، ماں فاطمہؑ بنت اسد۔ٹھیک ہے قبلہ!علیؑ کے باپؑ نے جسے پالا وہ آخری نبی ہوا۔

جسے علیؑ کے باباؑ نے پالا وہ آخری نبی ہوا۔ جسے علیؑ کی ماں نے پالا وہ پہلا امامؑ ہوگیا۔(واہ،واہ،آہا۔آہا۔ذرا جاگتے آئیں۔ذرا جاگتے آئیں)

علیؑ کے باباؑ کی تربیت درس گاہ تربیت نبوتِ آخرعلیؑ کے بابا کی تربیت درس گاہِ تربیت نبوت آخر۔ علیؑ کی ماں کی تربیت درس گاہِ تربیت امامت اوّل'علیؑ کی زوجہ بتولؑ،کون ہے جو علیؑ کے مقابلے میں آئے؟ایک شعبے میں اکٹھا کر کے علیؑ کو کہتے ہیں کہ چاروں برابر۔چاروں برابر''چارے یار نبی دے پیارے''ہم عاشقوں سے پوچھو۔ جو علیؑ سے عشق کرتے ہیں۔علیؑ عاقل کی سمجھ میں نہیں آتا۔اگر علیؑ عقل میں آتا ہوتا تو شافی جیسا عاقل اور دانشمند اور دنیا کا امام آخری وقت میں،مرتے وقت میں ریکارڈ نہ کراتا کہ زندگی گزر گئی،سمجھ میں نہیں آیا''رب وہ ہے یا علیؑ''

علیؑ ابن ابی طالبؑ (ذرا جاگتے آئیں قبلہ!بڑی نوازش آپ کی ماشاءاللہ) علیؑ کی عظمت کہاں،کہاں سے آپ شروع کریں؟کہاں ختم کریں میری سمجھ میں نہیں آتا۔

نہ ایسا کوئی مولود ہوا،دنیا میں پہلا اور آخری بچہ۔

(جلدی،جلدی،میں گزرتا جاؤں) پہلا اور آخری بچہ جو کعبے میں پیدا ہوا۔ نہ اس سے پہلے کوئی آیا۔(میرا مطلب ہے کہ بات اتنی چھوٹی نہیں تھی جسے آپ سن کر سُن ہو جائیں) پہلا اور آخری بچہ جو کعبے میں پیدا ہوا۔اللہ کے گھر میں پیدا ہوا۔پہلا بچہ،آخری بچہ،ناراض مولوی ہوتا ہے۔حالانکہ وہ قوم ناراض نہیں ہوئی جن کے نبی کے باپ کے گھر میں علیؑ آئے۔(کہاں بیٹھے ہو۔اللہ جانے کہاں بیٹھے ہو)

جن کے نبی کے باپ کا گھر ہے۔عیسائی ناراض نہیں ہوئے۔ناراض تو وہ

ہوتے کہ ہمارے نبی کے باپ کا گھر تھا۔اور اتنا مقدس گھر تھا کہ ہمارے نبی کی ماں کو بھی کہہ دیا گیا.....(واہ،واہ،واہ، آہا۔آہا۔آہا پتہ نہیں بیٹھے ہو یا نہیں)

ہمارے نبیؐ کے باپ کا گھر تھا۔ ہمارے نبی کی ماں کو بھی کہہ دیا گیا۔ ''یہ کعبہ ہے،عبادت خانہ ہے، یہاں سے باہر چلی جا،تو بتولؑ ہوگی،تو بتولؑ ہوگی،لیکن چلی جا باہر،اس لیے کہ جو بچہ پیدا ہونے والا ہے وہ بچہ ہے اور یہ''

لم یلد ولم یولد ۝لا کا گھر ہے،کہ ہوسکتا ہے،ہوسکتا ہے۔اس کے پیدا ہونے سے

لم یلد ولم یولد ۝لا کے گھر پہ

لم یلد ولم یولد ۝لا کی توحید پہ کوئی حرف آ جائے۔حرف آیا بھی حالانکہ مریمؑ وہاں نہیں رہی۔عیسیٰ کعبے سے باہر پیدا ہوئے۔ پھر بھی توحید پہ عیسائیوں نے حرف ڈال دیا، کہ یہ اللہ کا بیٹا ہے۔اللہ رے شانِ ابو طالبؑ ...... بیٹا پیدا بھی وہاں ہوتا ہے،پیدا بھی وہی ہوتا ہے اس کی آنکھیں بھی تیرے جیسی،اس کی آنکھیں بھی تیرے جیسی،اس کے ہاتھ بھی تیرے جیسے اس کا چہرہ بھی تیرے جیسا،اس کا جسم بھی تیرے جیسا۔کوئی ید اللہ کہتا ہے،کوئی عین اللہ کہتا ہے،کوئی اذن اللہ کہتا ہے۔کوئی لسان اللہ کہتا ہے،کوئی لسان اللہ کہتا ہے کوئی اُذن اللہ کہتا ہے،کوئی وجہ اللہ کہتا ہے۔کوئی کرم اللہ کہتا ہے۔سب تشبیہ تجھ سے دیتے ہیں۔سب تشبیہ تجھ سے دیتے ہیں۔لیکن وہ کہتا ہے۔**اَنَا عَبۡدٌ مِنۡ عَبِیۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰہ** میں اللہ نہیں ہوں،میں اللہ نہیں ہوں، اللہ کہتا ہے تو اللہ نہ بن۔میں اللہ ہوتے ہوئے علیؑ ہوں۔

اللہ کہتا ہے تو اللہ نہ بن (عاشق بیٹھے ہو لطف آ رہا ہے یا نہیں)

اللہ کہتا ہے تو اللہ نہ بن میں اللہ ہوتے ہوئے علیؑ ہوں۔

اللہ علیؑ ہے نا؟ (بے شک،بے شک)

علیؑ اللہ نہیں۔

عجیب فضیلت، اللہ علی ہے، علیؑ اللہ نہیں۔

(میری قوم کا بھی عقیدہ، میرا بھی عقیدہ)

اللہ علی ہے۔علیؑ اللہ نہیں۔

اگر اللہ علی نہ ہوتا تو ہر فرقے کا مولوی اللہ کا کلام پڑھنے کے بعد، ہر فرقے کا مولوی قبلہ! آیات کی تلاوت کرنے کے بعد کسی اعتراض سے پہلے قرآن کی تلاوت کرنے کے بعد یہ کیوں کہتا:

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيّ الْعَظِيْم

(آہا، آہا، آہا، آہا، یوں نہیں۔یوں نہیں)

قرآن کی تلاوت کرنے کے بعد۔قرآن کو سچ ثابت کرنے کے لئے۔مہر تصدیق ثبت کرنے کے لیے ہر فرقے کا مولوی کہتا ہے:

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيّ الْعَظِيْم

''سچا ہے وہ اللہ۔سچا ہے وہ اللہ۔سچا ہے وہ اللہ۔جو علی بھی ہے۔ (آہا، آہا، آہا، ذرا جاگتے آؤ)

دیکھی نہ تم نے علیؑ کی مودّت۔سچا ہے وہ اللہ شاہ جی ایک عجیب بات کہہ رہا ہوں۔

''سچا ہے وہ اللہ جو علی بھی ہے اور عظیم بھی ہے۔''

پھر پڑھتا ہوں:

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيّ الْعَظِيْم

''سچا ہے وہ اللہ جو علی بھی ہے اور عظیم بھی ہے۔''

عظیم بعد میں ہے۔

عظیم بعد میں ہے۔ علیؑ پہلے ہے۔

عظیم بعد میں ہے۔ علیؑ پہلے ہے۔

(اب کوئی بخیل ترین انسان مجھے داد نہ دے تو نہ دے، لیکن جن کی رگوں میں علیؑ کا عشق ہے۔ جن کے سینوں میں حق ہے ان سے داد لینا میرا حق بنتا ہے۔ قبلہ!)

علیؑ اللہ۔ علیؑ پہلے ہے۔ عظیم بعد میں ہے۔

(اوکم عقل اور جاہل انسان جب تک علیؑ نہ بنے اللہ عظیم نہیں بنتا) جب تک علیؑ نہ بنے اللہ عظیم نہیں بنتا۔

ماں کی جھولی میں۔ ماں کے دودھ کو پی کر اور علیؑ کو بھول کر تو اعظم کیسے بن گیا۔ (آہا، آہا، آہا،) نعرۂ حیدری.............. یاعلیؑ

اللہ عظیم نہیں بنتا جب تک علیؑ نہ بنے۔ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ مشکوک فطرت اور مشکوک شجرہ انسانوں سے کہہ رہا ہوں۔ کہ فرمان صادقؑ ہے۔ کہ فرمانِ صادقؑ ہے: یاعلیؑ!

رسولؐ نے کہا

''یاعلیؑ جو انسان بھی اپنے دل میں تیری محبت محسوس کرے، تیری محبت محسوس کرے، دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کے اپنی ماں کے حق میں دعا کرے کہ اس نے خیانت نہیں کی۔'' علیؑ تیرے کیا کہنے۔

یاعلیؑ جو تجھ سے محبت محسوس کرے اپنی ماں کو دعا دے، قیامت کے دن ہم وہ ہیں جو اپنی ماؤں کی دیانت داری پر فخر کریں گے کہ انہوں نے دودھ کی پہلی دھار میں علیؑ کی مودت گھول کے ہماری شہ رگ میں انڈیلی تھی۔ (آہا، آہا)

کعبے میں آیا قبلہ! پہلا اور آخری بچہ۔ فضیلت علیؑ دیکھتے جاؤ۔ کعبے میں آنے والا پہلا اور آخری بچہ۔ پھر آنکھیں نہیں کھول رہا۔ دودھ نہیں پی رہا۔ رو نہیں رہا۔ تین دن گزر گئے۔

کیسی ماں ہے؟ کیسا بچہ ہے؟ تنہائی کے عالم میں بیٹا رو بھی نہیں رہا۔ بیٹا دودھ بھی نہیں پی رہا۔ بیٹا آنکھیں بھی نہیں کھول رہا۔ ماں بھی مطمئن ہے۔ بیٹا بھی مطمئن ہے۔ ماں بھی مطمئن ہے۔ بیٹا بھی مطمئن ہے۔ تیسرے دن رسولؐ آئے۔ اٹھایا ہاتھوں پہ۔ ماں نے شکایت کی: ''عجیب بچہ ہے نہ آنکھیں کھولتا ہے، نہ دودھ پیتا ہے، نہ روتا ہے۔'' شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔ اگلا جملہ ہے آپ کی عقیدت کی معراج کا۔ کہ پیغمبرؐ نے ہاتھوں پہ علیؑ کو لیا۔ اتنا مسکرائے، اتنا مسکرائے کہ کعبے کے اندر روشنی ہوئی۔ علیؑ کو دیکھ کر کہتے ہیں: ''یا علیؑ ہم آئے ہیں۔ (اب سمجھنا) یا علیؑ ہم آئے ہیں۔'' محدث دہلوی کہتا ہے:

علیؑ نے آنکھیں نہیں کھولیں۔ تین دن کے بچے نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

پیغمبرؐ نے کہا: ہم آئے ہیں۔ ہم آئے ہیں۔

محدث دہلوی کا جملہ بیان کر رہا ہوں قبلہ!

پیغمبرؐ کہتے ہیں ہم آئے ہیں۔ علیؑ نے آنکھیں نہیں کھولیں۔ آنکھیں نہیں کھولیں۔ چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیشانی پہ رکھ کہ تین دن کے معصومؑ نے کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحُجَّةَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابَاعِثَ الْهُدٰی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

محدث دہلوی کہتا ہے: ''اب میرا قلم گونگا ہوتا جا رہا ہے' میری عقل حیران ہوگئی ہے، میری بصارت جواب دے گئی ہے

''کہ تین دن کا بچہ ہے، آنکھیں نہیں کھول رہا۔'' رسولؐ نے کہا ہم آئے ہیں۔'' آنکھیں نہیں کھولیں۔ ہم آئے ہیں، آنکھیں نہیں کھولیں۔ (توجہ) آنکھیں نہیں

کھولیں۔ ہم آئے ہیں، اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیشانی پہ رکھ کے پہچان گیا کہ کون آیا ہے۔ آنکھیں نہ کھول کر آواز سن کر آنکھیں نہ کھول کر آواز سن کر مشکل کشا کا پہچاننا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس سے پہلے یہ دونوں کہیں اکھٹے رہ چکے ہیں۔''

علی تیرے کیا کہنے۔ (سلامت رہو، جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ)

آنکھیں نہ کھولنا اور مشکل کشا کا پہچاننا آواز سن کر یہ ثابت کر رہا ہے۔ اس سے پہلے کہیں اکٹھے رہ چکے ہیں۔

یا علی آنکھیں کیوں نہیں کھولیں تین دن سے۔؟

یا رسولؐ اللہ کمال کرتے ہیں کعبے میں رکھے ہوئے ہیں بت میں ہوں علی آنکھیں کھولتا تو دیکھ کر مجھے غصہ آ جاتا۔ لڑنے کی اجازت ابھی آپ نے دی نہیں ۔(واہ، واہ) (پتہ نہیں جاگ رہے ہو یا نہیں جاگ رہے ہو۔ علیؑ کا واسطہ جاگتے آؤ) لڑنے کی ابھی اجازت آپ نے دی نہیں۔ اب فضیلت دیکھتے جاؤ۔ کائنات کا پہلا اور آخری بچہ جو کعبے میں آیا۔ کائنات کا پہلا اور آخری بچہ جس نے ماں کا چہرہ دیکھنے سے بھی پہلے رسول کا چہرہ دیکھا۔

(واہ، واہ، واہ، یار بولو تو سہی میرے ساتھ)

کہا دودھ کیوں نہیں پیا؟ خطیب آل محمدؐ کا جملہ ہے۔

اظہر حسن زیدی مرحوم اللہ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ فرماتے تھے جب رسول نے کہا:

''دودھ کیوں نہیں پیا۔ مسکرا کر علی نے کہا''

''یا رسولؐ اللہ! آپ کمال کرتے ہیں۔ گواہ بن کر آیا ہوں آپ کی نبوت کا! خرچہ گھر سے کروں''

سبحان اللہ۔ خرچہ گھر سے کروں؟

(اب میرا فقرہ شروع ہوتا ہے) یہ کہنا تھا۔ یا زبان رسالتؐ (قبلہ یہ جملہ سنا) زبان رسالت دہن نبوت سے علوم الٰہی، علوم نبوت، علوم لوح محفوظ کی امین بن کے حلق نبوت سے زبان رسالت طلوع ہوئی۔ علیؑ کے حلق میں غروب ہوتی چلی گئی۔

علیؑ کے حلق میں غروب ہوتی گئی۔ دنیا کا پہلا اور آخری بچہ (توجہ) دنیا کا پہلا اور آخری بچہ اللہ کے گھر میں پیدا ہوا۔ دنیا کا پہلا اور آخری بچہ جس نے ماں کا چہرہ دیکھنے سے پہلے نبیؐ کا چہرہ دیکھا۔ دنیا کا پہلا اور آخری بچہ، دنیا کا پہلا اور آخری بچہ (اب فقرہ میرا ہے۔ میں داد اور دعا آپ سے لوں گا۔ قیمت علیؑ سے لوں گا)

دنیا کا پہلا اور آخری بچہ جس نے قبلہ! زندگی میں پہلی بار پہلی بار علوم الٰہیہ، علوم لوح محفوظ، تمام کتابوں اور صحیفوں کے علم، علوم نبوت، علوم امامت، علوم دینیہ، علوم کائنات، علم الرجال، علم منطق، علم فلسفہ، علم تقویم، علم ایام، علم اجساد، علم ارماھا، علم حیات، علم الممات، کائنات کے تمام علوم زبانِ رسالت سے ایک ایک علم ماں کے دودھ کی دھار کی طرح اپنی رگوں میں انڈیل کر علیؑ سیراب ہوا۔ ذرا سا مسکرایا۔ رسولؐ نے کہا:

''ہو گئے سیراب'' اس وقت علیؑ نے کہا:

یا رسولؐ اللہ! یا رسولؐ اللہ! یاد رکھنا آپ نے اللہ کے گھر میں زبان دی ہے۔

(آہا، آہا، آہا)

آپؐ نے اللہ کے گھر میں چار دن کا علیؑ، ملاتے آؤ علیؑ کی فضیلت دیکھتے آؤ کہاں تک چلتے ہو آدمی پاگل ہو جاتا ہے۔ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ہم در علوم کے دیوانے آدمی (بہت ذہین قوم کے افراد ہو تم۔ بے عقل قوم کے افراد نہیں۔)۔

ہم ہیں درِ علوم کے دیوانے آدمی
جلدی سے کس طرح ہمیں پہچانے آدمی

(آہا، آہا، آہا) نعرۂ حیدری .... یا علیؑ۔

ہم ہیں درِ علوم کے دیوانے آدمی
جلدی سے کس طرح ہمیں پہچانے آدمی

چار دن کا علیؑ ہوا، فضیلت دیکھیں۔ چار دن کا علیؑ ہوا۔ کوئی دنیا میں پیدا ہونے والا اپنا بھی بتا۔ جو کعبے سے 30 تیس میل کہیں دور پیدا ہوا ہو۔ (واہ، واہ، واہ)

شاباش! ہم تو خوش ہیں کہ علیؑ کی ولادت بتاتے ہیں کہ اس سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ اس سے محمدؐ خوش ہوتا ہے۔ تو شہادتیں منانے پہ بہت زور لگاتا ہے۔ عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ کسی ایک کی ولادت بھی مناؤ نا پتہ چلے کون کہاں؟ کیسے کب پیدا ہوا تھا؟

پہلا اور آخری بچہ تین دن کعبے میں چوتھے دن ابو طالبؑ کے گھر میں جہاں نبوت کو امانت کے طور پر رکھا جاتا تھا۔ ھائے اس گھر میں چار دن کا علیؑ (علیؑ کا واسطہ اب دیکھو میری طرف)

چار دن کا علیؑ سویا ہوا جھولے میں۔ ماں موجود نہیں (کسی کو لطف آ رہا ہے یا نہیں آ رہا۔ سبحان اللہ جہاں کہو گے ختم) چار دن کا علیؑ۔ ماں موجود نہیں۔ سویا ہوا جھولے میں۔ (یوں نہیں) غلاف ردائے فاطمہ بنت اسدؑ میں لپٹا ہوا امامت کا موصوف قرآن۔

(آہا، آہا، آہا) (ذرا جاگو نا!، ذرا جاگو)

میں علامہ نہیں، لیکن علیؑ کے دروازے پہ پلنے والے وہ قلندران انسانیت جن کی دہلیز پہ مرنے کے بعد بادشاہتیں جھکتی ہیں اور خود کو کہتے ہیں:۔

کہ حیدریم، قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

اللہ کے شیر کی گلی کا کتا ہو

مجھے نفرت سے نہ دیکھو
سر گر وہ تمام رندا نم
کہ سگ کوئے شیر پرہ دانم

کوثر پینے والوں کا سلطان ہوں۔ ان قلندروں کے دروازے چومے ہوئے ہیں میں نے۔ اس لیے میں نہ گھبراتا ہوں نہ کسی علامہ سے ڈرتا ہوں۔ علامہ ہو کوئی فہامہ ہو، ہے تو دروازۂ علیؑ سے نا، اسی کے صدقے میں ہے۔ اس کی مرضی جسے جو دے دے

یہ میخانہ ہے بزمِ جم نہیں ہے
یہاں کوئی کسی سے کم نہیں ہے

(آہا، آہا، آہا) نعرۂ حیدری .... یا علیؑ

چار دن کا علیؑ (لطف آئے تو نعرہ مار دینا نہ لطف آئے تو کوئی نعرہ نہیں)

چار دن کا علیؑ غلاف ردائے فاطمہ بنتؓ اسد میں لپٹا ہوا۔

سلطنت امامت کا معصوم حکمران۔ اپنی چھوٹی سی حکومت، جھولے میں کائنات کے نظام سے بے نیاز ہو کر اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کو جس سے شخصیت کی پہچان کا وسیلہ بتایا جاتا ہے۔ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کو منہ میں لے کہ لعاب دہن چوس رہا ہے۔ شہ رگ سے لے کر کائنات کے نظام میں سرایت کرنے والا علیؑ سویا ہوا۔ آ گیا اژدر نجس عین۔ ماں موجود نہیں۔ ماں موجود نہیں۔ اکیلا علیؑ سویا ہوا ہے۔ اس نجس عین نے نجس عین نے، علیؑ کی چھوٹی سی حکومت جھولے کی پہلی سرحد (لکڑی) کو عبور کرنے کی ناپاک جسارت کی، ناپاک جسارت کی۔ بیدار ضمیر علیؑ نے انگڑائی لی۔ غلاف تار، تار ہوا۔ کلۂ اژدر کو انگوٹھے سے چیرا۔ اژدر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جب زمین پہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر کچھ پھینک رہا تھا۔ کچھ پھینک رہا تھا۔ اس وقت علیؑ نے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اپنے جھولے کی لکڑی پہ رکھ کہ اپنے پہلے شکار کو دیکھ کر چار دن کے معصوم علیؑ نے کہا:

خبردار ادھر پھر نہ آنا۔ خبردار پھر ادھر نہ آنا۔ یہ میری ماں کا جھولا ہے۔ تیرے باپ کا غار نہیں۔ (آہا، آہا آہا، آہا، آہا، آہا)

میری ماں کا جھولا ہے دس سال کا علیؑ ہوا (لطف آرہا ہے یا نہیں آرہا) (ختم کررہا ہوں بات)

دس سال کا علیؑ ہوا۔ نبوت کی گواہی دی۔ بیس 20 سال کا علیؑ ہوا خیبر فتح کیا۔ (ھائے، ھائے، یا علیؑ تیرے کیا کہنے کون تجھ جیسا ہو)

تیری محبت میں ساری دنیا مل کر ہمیں کافر کہہ دے۔ ٹھکرا دیں گے وہ جنت ہم لوگ جس میں تجھے نہ ماننے والے چلے گئے۔

(آہا، آہا، آہا، آہا)

ٹھکرا دیں گے وہ جنت ہم لوگ جس میں تجھے نہ ماننے والے چلے گئے۔ یا علیؑ

• ہم تو منکر و نکیر جیسے فرشتوں کے ناموں پہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہم مومن ہیں قبر میں جائیں حساب لیں ''منکر'' (آہا، آہا، آہا) نعرۂ حیدری.............. یا علیؑ

جن کی رگوں میں علیؑ گونجتا ہے۔ نعرۂ حیدری.............. یا علیؑ

علیؑ کی عزت کی قسم!

نہ موت سے ڈرتے ہیں...... اس لیے کہ موت سے وہ ڈرے جو موت آنے پر مر جائے۔ ہم نہیں ڈرتے۔

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب بہ صدقِ دل
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نعرۂ حیدری.............. یا علیؑ

ہاں قبلہ!

نہ ہمیں سوال و جواب سے کوئی خوف ہے، علیؑ جانتا ہے، جس کو ہوگا، اسے ہو گا، ہمیں نہیں ہے۔

فشارِ قبر کو ایسا نڈھال کر دوں گا
میں مشکلوں کی طبیعت بحال کر دوں گا
علیؑ کے نام نے جرأت وہ دی کہ زیرِ لحد
میں خود فرشتوں پہ کوئی سوال کر دوں گا

(آہا، آہا، آہا۔ ھائے، ھائے، ھائے)

یا علیؑ تیرے کیا کہنے، دس سال کی عمر میں ......(اگلے سال مجھے کچھ وقت دینا۔ ذاکر سے پہلے مجھے پڑھانا۔ شاہ صاحب اجازت ہے ماشاءاللہ۔

فشارِ قبر کو ایسا نڈھال کر دوں گا

(جاگتے آؤ میرے ساتھ۔ علیؑ کا ذکر ہے۔ جسے اچھا نہیں لگتا نہ سنے) ہم تو علیؑ علیؑ کرتے ہیں۔ علیؑ کی عزت کی قسم!

پتہ نہیں کافر کسے کہتے ہیں؟ ہمیں نہیں پتہ (آہا، آہا، آہا)
اگر علیؑ کی محبت کفر ہے تو خدا کے لیے ہمیں کافر کہو۔

اگر علیؑ کی محبت کفر ہے۔ بس سند یہی محبت علیؑ کی ہے۔ ہمیں اور کچھ نہیں پتہ کیا ہے کیا نہیں؟ ہم تو علیؑ کی تعریف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ محمدؐ کا علیؑ ہے اور جس نبیؐ کا علیؑ ایسا ہو۔ اس علیؑ کا نبیؐ کتنا بلند ہوگا۔؟ نہ ہمارا تم سے کوئی مقابلہ ہے۔ ہمارا نبیؐ اور طرح کا تمہارا نبیؐ اور طرح کا۔ تم اپنے نبیؐ کو اپنے جیسا نبیؐ کہتے ہو اس کی توہین نہ کرو۔ (نہیں سنا نہیں سنا آپ نے۔ اگر وقت ہوتا تو بتاتا) تم اپنے نبیؐ کو بڑا بھائی کہہ دیتے ہو۔ اس کی توہین نہ کرو۔ تم اپنے نبیؐ کے لئے سفارش کر کے اللہ سے روزانہ کہتے ہو اسے

مقامِ محمود پہ پہنچا۔ چونکہ تم نے وعدہ کیا ہوا ہے اس سے۔تم کہتے ہوتو ہین نہ کرو۔تم اپنے نبیؐ کو اُمّی کہتے ہو، اَن پڑھ کہتے ہو، پھر کہتے ہوتو ہین نہ کرو۔تم اپنے نبیؐ کے سینے کا آپریشن کراتے ہو، کہتے ہوتو ہین نہ کرو۔تم اپنے نبیؐ کے علم پر شک کرتے ہو پھر کہتے ہو تو ہین نہ کرو۔تمہارا نبیؐ اور ہے ہمارا نبیؐ اور ہے۔ ہمارا نبیؐ وہ ہے جس کا غلام علیؑ ہے۔

ہمارا نبیؐ وہ نبیؐ ہے جس کی بیٹی بتولؑ ہے ہمارا نبیؐ وہ نبیؐ ہے جس کی آغوش میں بیٹھنے سے حسنینؑ آسمان کی طرف دیکھتے تھے تو صحابی پوچھتے کیا دیکھ رہے ہیں؟ رسولؐ کہتا تھا: آغوش میری ہے، بیٹے میرے ہیں۔ میری آغوش میں بیٹھ کر ابھی نظریں آسمان کی طرف گئیں۔ سارے ملائکہ کو حکم ہوا کہ بچے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں، آغوش محمدؐ کی ہے۔ بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ یہ کہیں آسمان کی طرف دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ اوپر کچھ نہیں۔لوحِ محفوظ لے جاؤ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ (آہا، آہا، آہا)

''یہ ہمارا نبیؐ ہے۔''

تمہارا نبیؐ چودہ سو سال بعد بھی مقام محمود پہ نہیں پہنچا۔ ہمارا نبیؐ چودہ سو سال پہلے اس کی جوتی بھی وہاں سے ہو کر واپس آ گئی۔

ہم اور ہیں تم اور ہو، ہمارا مزاج اور ہے تمہارا مزاج اور ہے، علیؑ سمجھنے کی کوشش مت کرو۔

ایک مصرع پڑھتا ہوں اللہ کرے وہ مصرع ضائع نہ ہو جائے۔ مجھے دلی طور پر دکھ ہوگا اگر مصرع ضائع ہو گیا)

علم و عمل کا نیک قبیلہ ہے مرتضیٰ

مصرع میرا ضائع نہ کرنا، علیؑ کا واسطہ، کیونکہ اگر کوئی علیؑ کی تعریف کر رہا ہو، اور کوئی دوسرا چپ بیٹھا ہو تو اس کی جہالت پہ شک ہی نہیں ہوتا۔

علم و عمل کا نیک قبیلہ ہے مرتضیٰ

یعنی حصولِ خلد کا حیلہ ہے مرتضٰیؑ
علم و عمل کا نیک قبیلہ ہے مرتضٰیؑ
یعنی حصولِ خلد کا ہے مرتضٰیؑ
تو منکرِ امیرؑ ہے تیری بساط کیا؟
محشر میں انبیاء کا وسیلہ ہے مرتضٰیؑ

انبیاء کا وسیلہ ہے مرتضٰیؑ۔ چھین لو اگر تمام فضائل علیؑ سے، ایک حصہ سیمنٹ ہوتا ہے، چودہ سو حصے ریت ہوتی ہے، علیؑ کی ایک فضیلت چھین کے، اپنے کسی بت پر پلستر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر اس کے کردار کی بارش اسے دھو دیتی ہے۔

اس کے اپنے کردار کی بارش دھو دیتی ہے قبلہ! ایک حصہ ریت، ایک حصہ سیمنٹ چودہ سو حصے سقیفہ سے آئی ہوئی ریت ملا کر علیؑ کی فضیلت اتار کے اس کے منہ پہ مَل کے کہیں بھیجے مگر اس کے اپنے کردار کی بارش اسے دھو دیتی ہے۔ لے جاؤ ساری فضیلتیں، بھول جاؤ، تمام آیات، جو علیؑ کے حق میں اتری ہیں۔ ختم کر دو تمام حدیثیں، جو علیؑ کے حق میں آئیں۔ دریا برد کر دو وہ کتابیں جو علیؑ کے حق میں لکھی گئیں۔ لیکن ایک فضیلت ایسی ہے۔ جو تمہارا باپ بھی نہیں چھین سکتا۔ کون سی فضیلت قبلہ! ؎

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ

(واہ، واہ، ۔ جاگتے آنا تہجد کی نماز تک لطف اگر باقی رہے تو مجھے دعا دینا، نہیں تو کوئی نعرہ نہ لگانا، اور اگر پسند آئے تو پانچ نعروں کی سلامی علیؑ کو دینا۔ علیؑ کے نام............

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ
احساسِ کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ
لے جاؤ ساری فضیلتیں ایک فضیلت تمہارا باپ بھی نہیں چھین سکتا ؎

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ
احساسِ کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ

لے جاؤ ہر فضیلت لیکن ۔

اب کیا کہوں علیؑ کی فضیلت کے باب میں
کچھ بھی نہ ہو بتولؑ کا شوہر تو ہے علیؑ

(واہ، واہ، واہ   نعرۂ حیدری .... یاعلیؑ)

پانچ نعرے پورے ہو جائیں ۔

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ
احساس کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ
اب کیا کہوں علیؑ کی فضیلت کے باب میں

کچھ بھی نہ ہو وقت ہوتا تو بتاتا بتولؑ کسے کہتے ہیں؟ ۔

کچھ بھی نہ ہو بتولؑ کا شوہر تو ہے علیؑ

اکیس سال کی عمر میں بدر فتح کیا۔ بائیس سال کی عمر میں احد فتح کیا۔ (جوش رضا جعفری صاحب مولا آپ کو سلامت رکھے) علیؑ اکیلا اُحد میں باقی سارے چھوڑ گئے ۔ (آگے ایک فقرہ کہتا ہوں پتہ نہیں کسی کو پسند آئے یا نہ آئے) سارے تھے، سارے احد میں، (ایسا ہے کہ نہیں ٹھیک) سارے چھوڑ گئے ۔ بالکل ایک فقرہ کیوں سارے سواری کر گئے، سارے سواری کر گئے، ایک علیؑ بچ گیا، چار ہزار دشمنوں میں نبیؐ گھر گیا۔ یاد آیا وحدت کی یونیورسٹی میں نبیوں کو جو سبق ملتا ہے، اس میں کہا جاتا ہے، جب مشکل میں گھر جاؤ کوئی اپنا باقی نہ رہ جائے ۔ اس وقت فلاں کو بلانا ۔ اس وقت دونوں ہاتھ بلند کر کے کہا اللہ کی قیمتی ترین امانتوں کی حفاظت کرنے والے علیؑ جلدی آ ۔ بائیس سال کا کڑیل جوان علیؑ کہتا ہے لبیک یا رسولؐ اللہ! یہ کہہ کر علیؑ نے وار کیا قبلہ!

تلوار ٹوٹ گئی۔ نبیؐ نے کہا: جلدی آ ...... چار ہزار دشمن، ابو طالبؑ کی شرافت کا پیکر علیؑ'' نبیؐ کے بستر پہ بچپن میں سونے کا عادی علیؑ اپنی زندگی کو نبیؐ کے نام پہ وقف کرنے والا علیؑ تلوار ٹوٹی دشمن کی تلوار چھینی، دشمن کو فی النار کیا، پھر تلوار ٹوٹی، تلوار ٹوٹتی ہے، پھر دشمن کی تلوار چھینتا ہے، پھر دشمن کو فی النار کرتا ہے۔ (علیؑ کا واسطہ، ماشاء اللہ)

ذوالفقار نازل ہوئی۔ اتنی جلدی آیتیں محمدؐ پہ نازل نہیں ہوتی تھیں۔ جیسے ذوالفقار نازل ہوئی، ذوالفقار کے جذبے کی گرمی علیؑ کی ہتھیلی کی نرمی کو محسوس ہوئی۔

علیؑ کہتے ہیں تو کون ہے؟

ذوالفقار کہتی ہے تیری کنیز ہوں۔

علیؑ کہتے ہیں کہاں سے آئی؟

تلوار کہتی ہے جہاں سے تیری کنیزیں آتی ہیں، عرش سے۔

علیؑ کہتے ہیں ٹوٹے گی تو نہیں، چھوٹے گی تو نہیں۔

کہا۔ یا علیؑ تیری شجاعت کی قسم!

تو اشارہ کرتا جا۔ میرے جوہر دیکھتا جا۔ (بس آخری لفظ ہے میرا، شعر نہیں پڑھ رہا، نظم نہیں پڑھ رہا) اسی پہ تجھ سے نعرے سن کے میں ایک لفظ مصائب کا پڑھ کے چھوڑتا ہوں چونکہ کچھ نمازی ادھر ادھر جا رہے ہیں نا! لیکن یہ میں اتنی بڑی نماز پڑھ رہا ہوں علیؑ کی عزت کی قسم!

سیدزادہ! جس وقت تلوار چلی، کہا ٹوٹے گی تو نہیں؟ تلوار کہتی ہے تیرے ابرو کے اشارے کی دیر ہے، مشرق کو مغرب ...... مغرب کو مشرق ...... پھر مشرق کو مغرب، پھر مغرب کو مشرق ...... دو مشرقیں، دو مغربین، مشرقین، مغربین، فرما کے، بنا کے، اللہ سے سند دلواؤں گی تو امیر المومنین بھی ہے، ابوالحسنینؑ بھی ہے، امام المشرقین والمغربین بھی ہے۔ (جاگ رہے ہو کہ نہیں؟) یا علیؑ! جلد کر، قبلہ! قابل کاری گر کو اس کے معیار کے

ہتھیار مل جائیں تو لطف تو آتا ہے نا!

تلوار کہتی ہے یا علیؑ جلدی کر قبضہ تلوار پہ علیؑ کا قبضہ ہوا۔ علیؑ کا قبضہ مسلط ہوا۔ قبضہ تلوار پہ قبضہ جما کر علیؑ نے اللہ اکبر کہا۔ تین سو سر فضا میں آیا، تلوار کہتی ہے:

مولا سانس نہ لے۔ علیؑ نے پھر چلایا۔ تین سو سر پھر فضا میں۔ تلوار کہتی ہے مولا! رکنا نہیں۔ پھر وار ہوا، پھر تلوار چلی، پھر تین سو سر فضا میں جب نو سو شر کی بارش فضا میں شروع ہوئی۔ اپنے پروں کی طرح کانپتا ہوا، ہانپتا ہوا، موت کا فرشتہ عزرائیلؑ ملک الموت عزرائیلؑ کانپتا ہوا علیؑ کی تلوار کے قریب آ کے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے آہستہ چل۔ آہستہ چل، جی ہاں۔

آواز آئی آہستہ چل، تلوار کہتی ہے تو کون ہے؟

عزرائیل کہتا ہے جس کی تو کنیز ہے اسی کا ملازم ہوں، میرا نام ملک الموت ہے، موت کا فرشتہ ہوں، عزرائیلؑ میرا نام ہے۔

تلوار کہتی ہے آہستہ کیوں چلوں؟

(لفظ سننا) موت کا فرشتہ کہتا ہے: جس کی تو کنیز ہے، میں اسی کا ملازم ہوں۔ شام کو علیؑ کے پاس دونوں کی کارکردگی جائے گی۔ میری سستی ظاہر ہو گی، علیؑ سزا دے گا۔

تلوار کہتی ہے آہستہ کیوں چلوں؟ (بس آخری لفظ ہے) آہستہ کیوں چلوں۔ آہستہ کیوں چلوں؟

عزرائیلؑ کہتا ہے، اتنا اونچا بھی نہ بول، آج تک میرے سامنے اونچا بولا کوئی نہیں، موت کا فرشتہ ہوں۔ جس بستی سے گزر جاؤں۔ صفِ ماتم بچھ جاتی ہے۔

تلوار کہتی ہے آہستہ کیوں چلوں؟

کہتا ہے تو تو زلزلے مچا رہی ہے، تو جو زلزلے برپا کر رہی ہے کائنات میں۔

تلوار علیؑ کی ہتھیلی میں اِترا کے کہتی ہے ۔

کیوں زلزلہ بپا نہ کروں کائنات میں

(اگر کوئی چپ رہ گیا۔ وہ جانے علیؑ جانے)

تلوار کہتی ہے ۔

کیوں زلزلہ بپا نہ کروں کائنات میں
آئی ہوں پہلی بار یداللہ کے ہاتھ میں

(آہا، آہا، آہا،) نعرہ حیدری.............. یا علیؑ

کیوں زلزلہ بپا نہ کروں کائنات میں
آئی ہوں پہلی بار یداللہ کے ہاتھ میں

علیؑ دین کو سرخرو کرتا ہوا۔ قائم اللیل علیؑ ۔ صائم النہار علیؑ دن کو روزہ، رات کو جاگنا۔ آج انیس رمضان ہے، عجیب دن ہے۔ سارے اپنے گھروں میں جاؤ گے، روزے افطار کرو گے۔ یہ جو کل شام گزری ہے نا! ...... اٹھارہ کی، جو گزشتہ شب تھی۔

اٹھارہ رمضان کی صبح علیؑ مسجد کوفہ میں بیٹھ کر تبلیغ فرما رہے تھے۔ (ایک لفظ کہتا ہوں۔ اللہ کرے سمجھ میں آ جائے)

عباسؑ تھا اس وقت گیارہ سال کا، بارہ سال کا، باباؑ کے قریب آ کے آہستہ سے کوئی بات کہی۔ علیؑ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ حسنؑ میرے قریب آ۔ جی باباؑ! آواز آئی زندگی میں پہلی بار میری اس بیٹی نے مجھے پیغام بھیجا ہے جس کی اولاد کوئی نہیں۔ بے اولاد کلثومؑ ہے۔ اس نے کہا باباؑ میں چاہتی ہوں آج شام روزہ میرے حجرے میں افطار کریں۔ (سلامت رہو، سلامت رہو، سلامت رہو) ہر کوئی پڑھتا ہے، میرے لفظوں کا اپنا انداز۔ عباسؑ کہتا ہے: باباؑ میری آقا زادی ام کلثوم چاہتی ہے آج روزہ ان کے ہاں افطار کریں: علیؑ فرماتے ہیں۔ اچھا۔

حسینؑ کو بھی اطلاع دو۔ حسنؑ کو بھی اطلاع دو۔ زینبؑ سے بھی کہو۔ میری ساری بیٹیاں میرے سارے بیٹے آج کلثومؑ کے گھر میں روزہ افطار کریں گے۔ شام ہوئی سارا دن زینبؑ اور کلثومؑ اکٹھے باباؑ کی افطاری میں مصروف۔ (سید زادہ ایک لفظ کہتا ہوں کوئی روئے یا نہ روئے اس کی اپنی مرضی، اپنا درد ہے لیکن میں یہ لفظ پڑھ کے یا سن کے بہت رویا ہوں)

علیؑ تشریف لائے جناب کلثومؑ باہر آئیں حجرے سے۔ علیؑ نے کلثومؑ کو دیکھا آواز آئی:

"کلثومؑ اور زینبؑ حجرے میں واپس چلی جاؤ"

کہا کیوں باباؑ؟

دارالامارہ ہے، اپنا گھر ہے۔

کہا: واپس چلی جاؤ۔

باباؑ! کیوں؟

آواز آئی، میں علیؑ تمہیں آسمان کی چھت کے نیچے اس انداز میں دیکھ کے اللہ جانے کیا محسوس کرتا ہوں؟ میرے سامنے حجرے سے باہر نہ آیا کرو۔ دستر خوان بچھ گیا قبلہ! (دو لفظ کہتا ہوں، کسی کی سمجھ میں آ جائیں تو دو آنسو بہا لے، نہ سمجھ میں آئیں تو اس کی اپنی قسمت)

کلثومؑ کی اولاد کوئی نہیں۔ جناب کلثومؑ کی اولاد کوئی نہیں۔

دسویں کی رات شب عاشور حسینؑ ہر خیمے میں گیا۔ ایک خیمہ ہے کلثومؑ کا جس کے باہر کھڑے ہو کے حسینؑ نے سنا۔ پیشانی زمین پہ رکھ کہ بار بار کہتی تھی:

"بار الہا! مجھے بھی ایک بیٹا عطا کرتا کہ میں کل حسینؑ پہ قربان کرتی"۔

(سلامت رہو، سلامت رہو، ہر آنکھ رو پڑی بھائی!)

مجھے بھی عطا کرتا ایک بیٹا، میں بھی حسینؑ پر نثار کرتی۔

قریب جا کر کہا تھا حسینؑ نے:

''کلثومؑ تو مجھ سے چھوٹی ضرور ہے! کیا اکبرؑ تیرا بیٹا نہیں؟''

نہیں حسینؑ، اکبرؑ تو زینبؑ کا بیٹا ہے، قاسمؑ فروہؑ کا بیٹا ہے۔

اصغرؑ ربابؑ کا بیٹا ہے۔ (شاہ جی جب آدھی رات ڈھل گئی نا دو بچے آئے اس کے خیمے میں، بی بی زینبؑ کے بیٹے ایک عونؑ ایک محمدؑ یہ دونوں بچے کہتے ہیں۔ ساری رات گزر گئی اماں علی اکبرؑ کو سنوارنے میں مصروف ہے۔ ہمیں کوئی سنوارتا نہیں۔ تیری اولاد کوئی نہیں ہماری ماں کوئی نہیں۔ (ھاں۔ شرم کر کے کوئی نہ روئے) تیری اولاد کوئی نہیں ہماری ماں کوئی نہیں۔ ہمیں بیٹا بنا لے کل میدان میں جا کر کہیں گے ہم کلثومؑ کے بیٹے ہیں۔ (شاباش۔ سلامت رہو، بھائی! مقبول ترین مجلس وعدہ کر رہا ہوں مسجد میں ہر سال جو مجلس کیا کرو گے اور ہر سال کرتے ہو۔ جب بھی زندگی رہی آؤں گا۔ پڑھوں گا یہ مجلس لیکن حسینؑ کی غربت کی قسم!

جب کلثومؑ نے دستر خوان بچھایا نا! گیارہ سال کا عباسؑ قریب آیا۔ آواز آئی تم سب بیٹھ جاؤ۔

کلثومؑ کہتی ہے میں میزبان ہوں عباسؑ قریب آ تیرے ہاتھ دھلواؤں (پتہ نہیں میں مصائب پڑھ گیا ہوں۔ آسمان کی طرح مصائب ہے اگر تم نے سمجھ لیا۔)

عباسؑ میرے قریب آ، تیرے ہاتھ دھلواؤں، پتہ نہیں کس انداز میں عباسؑ نے کہا نہ رہیں وہ ہاتھ جنہیں کلثومؑ دھلوائے۔

نہ رہیں وہ ہاتھ جنہیں کلثوم دھلوائے

آقا زادی میں تیری کنیز کا بیٹا ہوں۔ مجھے دے ہاتھ میں دھلواؤں گا۔ عباسؑ نے سب کے ہاتھ دھلوائے۔

جب دستر خوان بچھ گیا۔علیؑ بیٹھے ہیں ،علیؑ کے سامنے حسنؑ حسنؑ کے سامنے حسینؑ ،زینب،کلثومؑ ،رقیہؑ ،علیؑ کی باقی اولاد بیٹھ گئی۔عباسؑ خاموش کھڑا رہا۔

کلثومؑ کہتی ہے،آ عباس! تو افطار کر،آواز آئی:

''آقا زادی میری جرأت نہیں۔زینبؑ اور حسینؑ کے ساتھ بیٹھ کر میں روزہ افطار کروں۔'' (سلامت رہو،سلامت رہو،سلامت رہو،سلامت رہو) الحمد للہ بھائی۔ الحمد للہ) میری کیا جرأت.......... جو حسینؑ بچادے گا اسی میں سے افطار کرلوں گا۔

روزہ افطار ہو گیا بھائی۔ (میں شہادت نہیں پڑھتا بھائی! ساری دنیا شہادت پڑھتی ہے علیؑ بادشاہ کی! لیکن میں سینے میں چھپائے پھرتا ہوں کسی دن شہادت تجھے سناؤں گا اور پتہ چلے گا علیؑ کیسے شہید ہوئے؟

شاہ جی! روزہ افطار ہو چکا، ہر کوئی گھروں کو چلا گیا۔

علیؑ کہتے ہیں: آج کی رات میں کلثومؑ کے گھر میں عبادت کروں گا۔

مصلیٰ بچھایا علیؑ نے صحن، میں زینبؑ اور کلثومؑ حجرے میں کافی رات گزر گئی۔ رونے کی آواز آئی۔زینبؑ نے دیکھا۔علیؑ بادشاہ ہاتھوں پہ عمامہ لے کر آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے: پردیس میں کوئی یتیم بھی نہ ہو۔(سلامت رہو،سلامت رہو)

(آخری لفظ ہیں میرے، میں نے پونے چھ کا کہا تھا۔زیادہ سے زیادہ ایک منٹ میں مجلس ختم کر رہا ہوں۔جس کو رونا آرہا ہے،مولا اس کی آنکھوں کو زیارت نصیب کرے۔دو لفظ قبلہ!)

کوئی پردیس میں یتیم بھی نہ ہو،کلثومؑ کو اٹھایا۔دیکھ کلثومؑ بابا کیا کہہ رہا ہے؟ دونوں ہاتھوں میں عمامہ تھام کر علیؑ بار بار کلثومؑ کے حجرے کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے:

خالق!

''تجھے میری غربت کا واسطہ!'' میری بیٹیوں کے پردے کو سلامت رکھنا۔ کافی دیر علیؑ روتا رہا، کافی دیر روتا رہا۔ بڑا طویل مضمون ہے، یہاں سے چھوڑ دیتا ہوں۔ آیا علیؑ بادشاہ مسجد کوفہ میں، کائنات کا عظیم نمازی، کوفے کی مسجد میں آیا۔ مسجد کے محراب کے قریب عبدالرحمٰن ابن ملجم مسجد کی صف میں اپنے آپ کو لپیٹ کے سویا ہوا۔ کائنات کا امیر المومنینؑ روزہ دار علیؑ، شریف علیؑ جس کی بیٹیاں پردیس میں تھیں۔ علیؑ نے ٹھوکر ماری، اٹھا، آواز آئی۔ تو اپنا کام کر میں اپنا کام کروں۔ نمازی اکٹھے ہوتے گئے۔ (کسی کو اگر پسند آئے۔ تو دعا کر لینا یہ لفظ میرا قبلہ!)۔

علیؑ بادشاہ کے پیچھے نمازی آ گئے سارے۔ علیؑ کے پیچھے حسنؑ، حسنؑ کے ساتھ حسینؑ اور ساتھ عبداللہ ابن عزیز صحابی۔ حسنؑ نے اقامت کہی۔ علیؑ نے نماز شروع کی۔ جیسے ہی سجدے میں علیؑ گیا۔ عبدالرحمان ابن ملجم (شاہ جی ایک شعر مجھے یاد آ گیا۔ اگر اجازت ہو تو سنا دوں میں۔ اور اسی شعر پر ہی مجلس ختم ہو جائے گی۔

دو بار نماز شہید ہوئی اک مسجد میں اک مقتل میں

(ہائے ہائے شرم کر کے نہ رویا کر میں مجلس ختم کر رہا ہوں)

دو بار نماز شہید ہوئی اک مسجد میں اک مقتل میں

قرآن لہو میں تر دیکھا اک کوفہ میں اک کربل میں

قرآن لہو میں تر دیکھا اک کوفہ میں اک کربل میں

(اگر رو رہے ہو تو اگلا شعر سنا دوں۔ اگلا شعر سنا دوں قبلہ!)

اک بار یتیم ہوئی زینبؑ اک بار ردا کو آگ لگی

اک بار یتیم ہوئی زینبؑ اک بار ردا کو آگ لگی

(شاہ جی پھر پڑھتا ہوں)

اک بار یتیم ہوئی زینبؑ اک بار ردا کو آگ لگی

دو بار نبیؐ کا گھر اجڑا اک بستی میں اک جنگل میں

(ہائے، ہائے، ہائے)

اک بار یتیم ہوئی قبلہ!

اک بار یتیم ہوئی زینب اک بار ردا کو آگ لگی

دو بار نبیؐ کا گھر اجڑا اک بستی میں اک جنگل میں

ضرب ماری اس نے سجدے میں علیؑ کا عمامہ کٹا سر شگافتہ ہوا۔ خون کی ندی بہی، کافی دیر علیؑ نے سر نہیں اٹھایا۔ جبرائیلؑ نے آواز دی **قد قتل امیر المومنینؑ** ۔حسنؑ نے سجدے سے سر اٹھایا باباؑ کا سر جھولی میں رکھا۔ (اللہ جانے سمجھ سکو یا نہ سمجھ سکو۔ اگلے سال کی اس مجلس تک محسن نقوی کا یہ فقرہ یاد کرتے رہنا کیونکہ وقت ہو گیا ہے افطار کا دو لفظ میں کہتا ہوں قبلہ! ختم کرتا ہوں بات ختم کر رہا ہوں بات)

انیس رمضان ہے حسنؑ نے آغوش میں سر لیا۔ حسینؑ نے اپنا عمامہ کھولا، باباؑ کا عمامہ اتارا، اپنا عمامہ کھول کے باباؑ کے زخمی سر پر باندھنا شروع کیا۔ ادھر علیؑ کی آنکھ کھلی۔ دونوں ہاتھ بڑھا کر حسینؑ کا سر چوم کر کہتے ہیں حسینؑ مجھے تو نے عمامہ باندھ دیا۔ اللہ جانے تجھے کوئی باندھے یا .... (سلامت رہو، سلامت رہو، سلامت رہو، الحمد للہ، الحمد للہ)

مجھے تو عمامہ باندھ دیا۔ اللہ جانے تجھے کوئی عمامہ باندھے یا نہ باندھے۔

(سید زادو! آخری لفظ۔ مجلس ختم ہے، آخری لفظ ہے۔ محسن نقوی کو سن رہے ہو ایک میرا لفظ یاد رکھنا سید جوشن رضا صاحب! سید اختر جمیل کاظمی صاحب! جو جی شاہ جی! کلیم حیدر شاہ جی! میری ایک بات سن لو)

قبلہ! ابھی سامنے چادر بچھائی۔ کوئی علیؑ کی پیشانی چومتا ہے، کوئی علیؑ کے ہاتھ چومتا ہے، کوئی علیؑ کی داڑھی چومتا ہے، کوئی صحابی علیؑ کے گرد چکر لگا کر منہ پر ماتم کر کے

کہتا ہے: ابھی علیؑ سویا ہے۔ سویا ہوا ہے چادر میں۔ یا گیارہ سال کا عباسؑ اپنے گھر سے دوڑتا ہوا آیا۔

ہجوم کو چیر کر باباؑ کے کان میں کوئی بات کہی۔

علیؑ نے کہا جلدی کرو مجھے............

مجلس چہارم

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ پڑھیں!..........

مزاج عالی کی نفاستوں پر ناگوار نہ گزرے تو تکلیف کریں۔

صلواۃ بلند آواز سے پڑھیں۔ایک صلواۃ اتنی بلند پڑھیں جتنا آپ کے نزدیک آل محمد حق رکھتے ہیں۔

بڑی نوازش، بہت شکریہ۔

لاہور جیسے شہر کی سب سے بڑی مجلس، عزاداران مظلوم کربلاؑ کا بہت عظیم اجتماع، برادرِگرامی کامران ظفر صاحب کواللہ تعالیٰ اس مجلس کے انعقاد کے صلہ میں ہر قسم کی آفات سماوی اور بلیات ارضی سے محفوظ رکھے۔آپ حضرات مومنین اور مومنات جو اس مجلس میں شریک ہوئے ہیں۔ذکر حسینؑ کا اجر دینے والا اللہ آپ کو اس مجلس کے سننے کا اجر اپنے معیار کے مطابق عطا کرے۔میں زیادہ دیر تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ایک صلواۃ اتنی بلند پڑھو جتنی بلند پڑھ سکتے ہو۔

پہلا لفظ میری آج کی گفتگو کا، انشاء اللہ اگر آپ نے ادھر ادھر نہ دیکھا، علیؑ کو اصول دین میں شامل سمجھا، اور اس کے ذکر کو عبادت سمجھا۔ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے آپ نے میرا لفظ سن لیا تو آئندہ سال کی اس مجلس تک یہ لفظ ضائع نہیں جائے گا۔ جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے، میرا پہلا لفظ قابلِ توجہ بھی ہے۔اگر پسند آجائے تو مجھے داد

اور دعا بھی دے دینا۔ اور پہلا لفظ یہ ہے قبلہ! پنڈی سے لے کر ملتان تک سے آئے ہوئے مومنین! پہلا لفظ میری آج کی گفتگو کا یہ ہے:

کہ جس انسان کے قدموں سے اڑتی ہوئی دھول کا آخری ذرّہ (پہلا لفظ خدا کرے ضائع نہ ہو، یہ ضائع ہوا مجھے قبر تک دکھ ہوگا، اور ضائع نہ ہوا تو اگلے سال تک یاد رکھو گے۔) کائنات میں جس انسان کے قدموں سے اٹھتی ہوئی دھول کا آخری ذرہ (دیکھو میری طرف ادھر ادھر دیکھیں گے تو بات نہیں بنے گی) ''ساری کائنات میں جس انسان کے قدموں سے اٹھتی ہوئی دھول کا آخری ذرا جبرائیل کی بینائی چھین لے اسے ''علیؑ'' کہتے ہیں۔'' (آہا، آہا، آہا۔ واہ، واہ، واہ) شکر الحمد للہ۔ سلامت رہو

(خوشنودیٔ امامِ زمانہؑ پُر زور نعرۂ صلوٰۃ)

نعرہ حیدری .... یا علیؑ

بھائی مختار حسین۔!

کائنات میں جس انسان کے قدموں سے اٹھتی ہوئی دھول کا آخری ذرہ اپنی روشنی کے لحاظ سے جبرائیل کی بینائی کم کر دے اسے ''علیؑ'' کہتے ہیں۔

جس کے زچہ خانہ کو تعمیر کرنے والے (آسمان تک میری آواز جائے گی، اگر آپ نے میرا ساتھ دیا۔) جس کے زچہ خانے کی ولادت کی جگہ، جس کے زچہ خانے کو تعمیر کرنے والی (بھائی کامران صاحب! شاہ جی! بیٹھ جائیں، آپ قبلہ! ہاں بیٹھ جائیں۔ اگر میرا لفظ ضائع ہوگیا تو مجھے تکلیف ہوگی۔ جگر کے خون سے نکلے ہوئے لفظ ہیں)

کہ جس انسان کے زچہ خانے کو تعمیر کرنے والے معماروں کو خالق کی طرف سے کم سے کم اجرت زچہ خانہ تعمیر کرنے کی...... جن معماروں کو جس انسان کا زچہ خانہ تعمیر کرنے والے معماروں کو خالق کی طرف سے کم سے کم مزدوری نبوت ملے اسے ''علیؑ'' کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے ہر فرقے کی مسجد، جس کے زچہ خانہ کی کنیز کہلائے وہ ''علیؑ'' ہے۔ (آہا، آہا۔ لفظ ضائع نہ کرنا) جس کے دستخط کے چھینٹوں کے لئے ...... (لفظ میرا سننا)

جس کے دستخط کے چھینٹوں کے لئے انبیاء قیامت کے دن ترستے رہیں جنت جانے کے لئے اسے ''علیؑ'' کہتے ہیں۔

علیؑ اسے کہتے ہیں، جو وحشی کو انسان بنانے کا گر جانتا ہو۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو انسان کو مسلمان بنانے کا سلیقہ جانتا ہو۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، مسلمان کو سلیمانؑ بنانا جس کے لیے ادنیٰ سا مسئلہ ہو۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو سلیمانؑ کو فخر سلیمانؑ بنانا جانتا ہو۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو بے پر و پرواز کو شہباز بنا دے۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو اپنے در کے گداگر کو قلندر بنائے۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو مجبور کو مختار بنائے
(توجہ ہے تو جاگ رہا ہے یا نہیں، تو میرے ساتھ جاگ)
علیؑ اسے کہتے ہیں، قبلہ! جو مجبور کو مختار بنائے۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو ذرّے کو شمس بنائے۔
علیؑ اسے کہتے ہیں، جو ذرّے کو شمس بنائے
اور پھر شمس کو اپنی محبت سے لبریز کر کے شمس تبریز بنائے۔
جی سرکار! علیؑ اسے کہتے ہیں جو ذرے کو شمس بنائے۔

(جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ، بیدار مجمع ہے غدیر خم کی یاد آ رہی ہے جو علیؑ والا ہے میرے ساتھ جاگ جائے)

جو ذرّے کو شمس بنائے اور شمس کو اپنی محبت سے لبریز کر کے شمس تبریز بنائے۔

علیؑ اسے کہتے ہیں، جو مجبور کو مختار بنائے۔

علیؑ اسے (توجہ،توجہ،توجہ)

علیؑ اسے کہتے ہیں،علیؑ اسے کہتے ہیں جو مجبور کو مختار بنائے۔

علیؑ اسے کہتے ہیں جو مجبور کو مختار بنائے۔

اور علیؑ اسے کہتے ہیں جو مٹی سے بہلنے والے کو بہلول بنائے۔(آہا،آہا،آہا)

نعرہ حیدری .... یا علیؑ

(یوں نہیں لاہور میں اس قسم کا نعرہ ذکر علیؑ میں زندگی میں کبھی میں نے سنا ہی نہیں۔(نعرہ حیدری .... یا علیؑ)

(علیؑ ،علیؑ ،علیؑ ، جو علیؑ کو اچھا سمجھتا ہے، پیارا سمجھتا ہے، جو علیؑ کی مودّت اپنی رگوں میں انڈیلتا پھرتا ہے، اسے نعرہ لگاتے ہوئے شرم کیسی؟)

علیؑ اسے کہتے ہیں، لاہور کے انٹیلجنٹ شعبہ سے تعلق رکھنے والے دوستو۔علیؑ اسے کہتے ہیں لاہور کے جینیس دوستو۔

علیؑ اسے کہتے ہیں' لاہور کے پڑھے لکھے دوستو! علیؑ اسے کہتے ہیں۔لفظوں کے قدر دانو! علیؑ اسے کہتے ہیں جو لفظ ....

علیؑ اسے کہتے ہیں' لفظوں کے سیراب دوستو!

علیؑ اسے کہتے ہیں جو ہر دور میں، ہر دور میں، ہر دور میں اپنے دشمن کا انجام ہر انسان کو گھر بیٹھے بٹھائے دکھائے۔

(کوئی نہ سمجھے میرا ذمہ کوئی نہیں' کوئی نہ سمجھے میرا ذمہ کوئی نہیں

علیؑ اسے کہتے ہیں' جو اپنے دشمن کا انجام

(اب جیسے جیسے میرے لفظ سنائی دے رہے ہیں دونوں ہاتھ بلند کر کے نعرۂ حیدری .... یا علیؑ)

(پوری توجہ۔ چوہدری محمد حسین! پوری توجہ' سرکار پوری توجہ۔ حضور پوری توجہ)

علیؑ اسے کہتے ہیں کہ ہر دور میں اپنے دشمن کا انجام ہر انسان کو گھر بیٹھے ہوئے دکھائے۔

علیؑ اسے کہتے ہیں کہ جس کے دشمن کو نہ آسمان پناہ دے نہ زمین جگہ دے (جاگتے آؤ، جاگتے آؤ، جاگتے آؤ)

علیؑ اسے کہتے ہیں کہ جس کے دشمن کو نہ آسمان جگہ دے نہ زمین پناہ دے۔

(تھکو نہیں میں رباعی پڑھ رہا ہوں) ؎

خالی تابوت جس کا اٹھایا جائے

(ہائے اعتراض شیعوں پہ' خالی تابوت اٹھاتے ہیں' آؤ ہمارے تابوت میں قرآن تو ہوتا ہے۔ جاگتے ہو یا تھکے ہوئے ہو یا میرے لفظ نہیں سمجھ رہے اگر نہیں تھکے ہوئے تو میرے ساتھ بولتے آؤ۔ بولتے آؤ مجلس معراج پہ چھوڑ کر میں پھر جاؤں گا)

علیؑ اسے کہتے ہیں قبلہ! تابوت ہم بھی اٹھاتے ہیں' چودہ سو سال سے بھائی صاحب۔ ہم پہ اعتراض ہو رہا ہے۔ تابوت اٹھائے ہوئے ہیں۔ آؤ ہمارا تابوت کسی معصومؑ سے منسوب تو ہوتا ہے۔ (واہ، واہ، واہ) ہمارا تابوت کسی معصومؑ سے کسی مظلوم سے منسوب تو ہوتا ہے۔ ہمارے تابوت میں قرآن تو ہوتا ہے۔ آغا صاحب ہمارے تابوت میں قرآن تو ہوتا ہے۔ ہمارے تابوت میں قرآن تو ہوتا ہے۔ کسی امریکی یہودی کی ٹانگ تو نہیں ہوتی۔ کیوں تھکتے ہو۔

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی

(واہ، واہ، نہ، نہ دس پرسنٹ واہ، واہ کہیں' رباعی پڑھنے کا لطف کیا آیا؟ ساٹھ پرسنٹ اگر واہ، واہ نہ کریں اور ہر آدمی کے منہ سے واہ، واہ نہ نکلے تو دروازہ بنت شاہ

نجفؑ سے میں نے بھیک ہی کوئی نہیں مانگی۔ شامیانوں سے دس ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر تیرا نعرہ نہ گیا تو میں نے بھیک نہ مانگی، چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں۔ قبلہ! علیؑ کے دروازے سے دی ہوئی تاثیر پہ ناز کرتے ہوئے میرا چیلنج ہے۔

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی

(امیر مختار سے لے کر آقا خمینیؒ تک آہا، آہا، آہا، جاگو نہ میرے ساتھ۔ میں نے پہلے کہا ہے سارے دن کی مجلس ایک طرف محسن نقوی جیسے غریب آدمی کے دو چار لفظ سن لو۔

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی
اسی باعث منافق کی پریشانی نہیں جاتی

زمانے میں (جو اگر رباعی سننی ہے تو مجلس سنو۔ ادھر ادھر دیکھنا ہے تو ظاہر ہے میرے بعد پڑھنے والی کوئی ہستی، کوئی شخصیت، کوئی عالم، کوئی ذاکر یقیناً آ رہا ہو گا۔ ٹھیک ہے وہ ابھی تھوڑی دیر میں سامنے آ جائیں گے، آپ بھی سامنا کر لیں گے، میں بھی سامنا کر لوں گا۔ لیکن اتنی دیر میں کیا کروں؟

(ہاں قبلہ! یہ میں محسن صاحب دے بزرگاں نوں سلام مومناں نوں کرنا واں۔ یا علیؑ مدد۔ مینوں بخارا اے پڑھن دا ٹائم اپناں نوں دے دیو) اندازہ لگاؤ جسے تاج الدین حیدری صاحب اپنا ٹائم دے دیں اس کا ٹائم کتنا ہو جائے گا؟ ٹائم ختم تو نہیں ہوا نا! رباعی سن لو پھر تمہاری مرضی اور کچھ سنو نہ سنو۔

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی

(تھک کے نہیں۔ بیدار ہو کے علیؑ کی عزت کی قسم، اگلے سال تک رباعی کا خمار اتر گیا، رباعی لکھنا چھوڑ دوں گا۔ اور اگر خمار نہ اترا تو نعرہ اتنا بڑا لگانا...... جب رباعی پڑھ لوں اتنا بڑا نعرہ اگر پسند آئے، اتنا بڑا نعرہ کہ آج تک ایسا نعرہ نہ لگا ہو۔

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی

اسی باعث منافق کی پریشانی نہیں جاتی

(اسی آخری آدمی تک)

اسی باعث منافق کی پریشانی نہیں جاتی

علیؑ کے دشمنوں کی عاقبت پہچان لو محسن

علیؑ کے دشمنوں کی عاقبت پہچان لو محسن

وہ مرتے ہیں تو ان کی شکل پہچانی نہیں جاتی

زمانے میں علیؑ والوں کی سلطانی نہیں جاتی

اسی باعث منافق کی پریشانی نہیں جاتی

علیؑ کے دشمنوں کی عاقبت پہچان لو محسن

وہ مرتے ہیں تو ان کی شکل پہچانی نہیں جاتی

(جس کی سمجھ میں نہیں آئی میری بات پھر سمجھاتا ہوں' سمجھاتا ہوں قبلہ!)

ایک جھوٹے مرد مومن کو ارباب کرم نے دیکھ لیا

(آہا، آہا، آہا، آہا، آہا، آہا، اب نعرہ میرا حق بنتا ہے یا نہیں بنتا)

ایک جھوٹے مرد مومن کو

(گیارہ سال ہم نے سنا۔ مرد مومن، مرد حق، مرد مومن، مرد حق۔ اصل مومن چپ رہ گئے۔ غریب، مرد مومن، مرد حق پتہ نہیں کہاں، کہاں سنا، کیسے کیسے سنا، کس کس کے منہ سے سنا؟)

ایک جھوٹے مرد مومن کو ارباب کرم نے دیکھ لیا

ایک جھوٹے مرد مومن کو ارباب کرم نے دیکھ لیا

حیدرؑ کے بغض کا خمیازہ سب اہل ستم نے دیکھ لیا

حیدرؓ کے بغض کا (کیسے، کیسے، کیسے؟)

حیدرؓ کے بغض کا خمیازہ سب اہل ستم نے دیکھ لیا

حیدرؓ کے بغض کا خمیازہ سب اہل ستم نے دیکھ لیا

(کیسے؟)

کچھ دھول اڑی کچھ گرد چھٹی کچھ آگ جلی سب راکھ ہوا

(آہا، آہا، آہا، واہ، واہ جاگو تو سہی نا میرے ساتھ ساتھ)

ایک جھوٹے مرد مومن کو ارباب کرم نے دیکھ لیا

حیدرؓ کے بغض کا خمیازہ سب اہل ستم نے دیکھ لیا

(کیسے؟)

کچھ دھول اڑی کچھ گرد چھٹی کچھ آگ جلی سب راکھ ہوا

انجام علیؑ کے دشمن کا اس دور میں ہم نے دیکھ لیا

(جسے اب بھی سمجھ نہیں آیا اسے پھر سمجھاتا ہوں۔ یار دونوں ہاتھ بلند کر کے غدیرخم کا میدان سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو سلیمانؓ، قنبرؓ، مقداد، مختار کا ہم درس اور ہم جماعت سمجھتے ہوئے اتنا بلند نعرہ لگاؤ کہ اگر جبرائیل آسمان پر ہے تو مجلس کے درمیان میں آ کر مجھ سے علیؑ مولا کی مدحت سننے پر مجبور ہو جائے) نعرہ حیدری............ یا علیؑ

ایک جھوٹے (یہ رباعی پھر پڑھوں ہائے)

ایک جھوٹے مرد مومن کو ارباب کرم نے دیکھ لیا

حیدرؓ کے بغض کا خمیازہ سب اہل ستم نے دیکھ لیا

کیا؟

کچھ دھول اڑی کچھ گرد چھٹی کچھ آگ جلی سب راکھ ہو گئے

انجام علیؑ کے دشمن کا اس دور میں ہم نے دیکھ لیا

(اب بھی ایک بزرگ سو رہا ہے اسے پھر سمجھا تا ہوں)۔

ظلم و ستم کا دیکھ جنازہ نکل گیا

(آہا، آہا، آہا، کیا بات ہے۔ واہ، واہ و سبحان اللہ)

ظلم و ستم کا دیکھ

ظلم و ستم کا دیکھ جنازہ نکل گیا

سورج منافقت کا بھی آخر کو ڈھل گیا

(واہ تھک گئے ہو، نہ جی، نہ، نہ جی نہ تھکنا، بالکل نہیں۔ لطف آئے گا اب آپ کو)

ظلم و ستم کا دیکھ جنازہ نکل گیا

سورج منافقت کا بھی آخر کو ڈھل گیا

سورج منافقت کا بھی آخر کو ڈھل گیا

سورج منافقت کا بھی آخر کو ڈھل گیا

جب مل سکی نہ ارض و سما میں کہیں جگہ

دشمن علیؑ ولی کا فضاؤں میں جل گیا

(اب نعرہ ایسا سنا جتنا بلند علیؑ ہو سکتا ہے نعرۂ حیدری یا علیؑ)

(بانیٔ مجلس کا فرمان ہے، مکرر پڑھو، تم چاہتے ہو؟ جو نہیں چاہتا صلوٰۃ پڑھ لے۔ یہی، یہی ہمیں پتہ ہے یہی ہے پورے پنجاب میں یہی ہو رہا ہے۔)

سورج منافقت کا بھی آخر کو ڈھل گیا

جب مل سکی نہ ارض و سماء میں کہیں جگہ

دشمن علیؑ ولی کا

کتنا بلند ہے علیؑ؟ کتنا اونچا ہے علیؑ؟ کتنی مظلوم ہے علیؑ کی اولاد؟ (او بابا دیکھ

میری طرف میرا نوجوان میری طرف دیکھ) کتنی مظلوم ہے علیؑ کی اولاد؟ نبیوں کی امداد کرنے والا علیؑ'

(اگر تجھے موقع ملے' کبھی مدینے جائے' جنت البقیع ضرور جانا۔ میں پچھلے سال اسی مجلس میں اسی دن میں مدینے میں تھا۔ میں نے وہاں سے بھی ٹیلی فون کیا کہ کامران بھائی کی مجلس ہو رہی ہے۔ دعا مانگی بہت رویا میں اس دن، جنت البقیع میں بہت رویا۔ پوچھو محسن نقوی کیوں روئے؟ لفظ کہتا ہوں اس لیے رویا قبلہ!)

آباد ہو ہماری دنیا برباد ہے قبر زہراؑ

(سلامت رہو۔ میرے بھائی علامہ عرفان حیدری عابدی کو آج خطاب کرنا تھا۔ لیکن ایک ہفتہ پہلے مجلس پڑھتے ہوئے انہیں دل کی تکلیف ہوئی۔ ہارٹ ٹربل ہوئی۔ ہسپتال میں ہیں دعا کرو بیمارِ کربلا کے صدقے میں میرے حقیقی بھائی علامہ عرفان حیدر عابدی کو اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ میں پرسوں انہیں مل کر آیا ہوں۔ کراچی سے مجھے رو کر کہنے لگے: محسن بھائی! کامران صاحب کی مجلس میں میری طرف سے دعا مانگنا۔ شاید کسی مومن کی دعا قبول ہو جائے۔ مولا اس کو شفائے کاملہ عطا کریں۔ میں نے پانچ مجالس میں عرفان صاحب کی شفایابی کے لئے منت کے طور پر عہد کیا ہے کہ میں اور عرفان صاحب اکھٹے پڑھیں گے پانچ مجلسیں اپنی طرف سے۔ اجازت ہو ایک علیؑ کا تذکرہ میں کر چکا۔ دوسرے علیؑ کا ذکر سناتا ہوں) ''جسے علی اکبرؑ کہتے ہیں''۔

کسی شہید کی میت پر حسینؑ نے کچھ نہیں کہا۔ چپ رہا ایک یہ اکبرؑ تھا جس کی لاش خیمے میں لے آیا' بی بی زینبؑ دیکھ کر کہتی ہیں: حسینؑ ہمارا کوئی نہیں رہ گیا۔ جو اس جوان کی موت کا بدلہ لے۔

حسینؑ مولا کہتے ہیں: ''ایک ہے لیکن زندان میں ہے۔''

بی بی کہتی ہے ''کون؟''

آواز آئی ''مختار۔''

اس وقت بی بی زینبؑ نے کہا: ''شبیرؑ تو دعا مانگ، میں آمین کہتی ہوں۔''

حسینؑ نے دعا مانگی۔

اللھم ....

''بارالہا! میرے ثقفی غلام کو آزاد کر۔''

بی بی زینبؑ نے ماں زہراؑ کی چادر سر سے ہٹا کر آمین کہی۔

''بارالہا! میرے اس جوان کے قاتل کا انجام مجھے دکھا۔''

(اگر اجازت ہو تو میں دو لفظ علیؑ اکبر کی جوانی کے تجھے سناتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے دو باتیں میری غور سے سن لو۔ میری مائیں بہنیں میرے نوجوان میرے بزرگ میرے پڑھے لکھے دوست جتنے بھائی بیٹھے ہیں ایک بات میری سن لو)

پہلا فرمان ہے میرے پانچویں معصوم کا (میں فضائل پڑھتا تو ایک گھنٹہ پڑھ لیتا۔ لیکن میں نے فضائل اس لیے کم پڑھا کہ مجھے حکم ہے دو چار بزرگوں کا کہ محسن نقوی عرصہ ہوا آج مصائب سناؤ میرا جی چاہتا ہے میں بھی روؤں تو بھی رو)

پانچویں معصوم کا فرمان ہے۔

(غور سے سن یہ بات میری، میری مائیں بہنیں آپ بھی ......)

میرا پانچواں معصومؑ ارشاد فرماتا ہے: ''اگر کسی مومن یا مومنہ کی کوئی دعا...... اگر کسی مومن یا مومنہ کی کوئی دعا کسی عبادت سے قبول نہ ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں مجلس کروائے اور ذاکر کو فرمائش کرے کہ تو علی اکبرؑ کی شہادت پڑھ۔ (نہ شرم کر کے رو۔ نہ شرم کر کے رو)

امام باقرؑ فرماتے ہیں: جس مجلس میں ذاکر علی اکبرؑ کی شہادت پڑھے (او بابا دیکھ میری طرف کیا دیکھتا ہے ادھر شبیہ ذوالجناح ہے میں اکبرؑ کا ذکر شروع کر رہا ہوں۔

اس کی چیخ سنتے رہنا تم ۔ میرا ایمان ہے اکبرؑ کی شہادت میں پڑھوں یا کوئی پڑھے پرندے بھی روتے ہیں، درخت بھی روتے ہیں تو تو نرم دل شیعہ ہے)

باقرؑ فرماتے ہیں کسی مومن یا مومنہ کی کوئی دعا کامران صاحب منت کے طور پر خاص طور پر...... (شاباش، شاباش) پانچویں معصوم کا ارشاد ہے (بڑی مقبول مجلس ہے۔ مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! ہم اتنا روئیں گے جتنا بی بی زینبؑ چاہے گی)

پانچواں معصومؑ کہتا ہے:

اگر کسی عبادت سے تیری دعا قبول نہ ہوتی ہو تو اپنے گھر میں چھوٹی سی مجلس بپا کر کے اس میں ذاکر سے فرمائش کرو کہ علی اکبرؑ کی شہادت پڑھے۔ باقرؑ فرماتے ہیں جس گھر میں علیؑ اکبر کی شہادت پڑھی جائے، وہاں کوئی اور آئے نہ آئے چار ضرور آتے ہیں۔ بعد میں فرماتے ہیں پہلا کون آتا ہے؟ میرا بیمار بابا سجادؑ .... (اگلا لفظ سن کر تو نہ روئے تو تیری آنکھ پتھر کی ہو جائے (پڑھوں اگلا لفظ)

باقرؑ کہتے ہیں مجلس میں آ کر میرا بیمار باباؑ بیٹھتا کہاں ہے؟ (مجھے موت آ جائے یہ لفظ پڑھتے ہوئے۔ سیدوں سے اجازت لے کر) باقرؑ کہتا ہے جس مجلس میں اکبرؑ کی شہادت پڑھی جائے، میرا بیمار بابا سجادؑ اپنی عبادت چھوڑ کے اس مجلس میں پہنچتا ہے بیٹھتا کہاں ہے؟ جہاں مومن جوتے اتارتے ہیں۔ (ہائے او غربت سجادؑ کی، شرم کر کے نہ رو۔ ہاں ہاں)

باقرؑ کہتا ہے جب ذاکر پڑھتا ہے نا اکبرؑ کی شہادت، کوئی مومن چیخ مار کے روتا ہے، میرا بیمار باباؑ وہاں سے اٹھتا ہے۔ آہستہ، آہستہ، اٹھتے، اٹھتے، اٹھتے اس مومن کے قریب آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ سر سے عمامہ اتار کر مجلس کی مٹی اپنی زلفوں میں ملا کر آسمان کی طرف منہ کر کے میرا باباؑ کہتا ہے۔

بار الہا! بار الہا! میں تو اجڑ گیا تجھے واسطہ ہو میرے اکبرؑ بھائی کی ادھوری

جوانی کا، اس مومن کی جو خواہش ہے پوری فرما۔

جب امام سجادؑ دعا مانگتے ہیں۔ باقرؑ کہتے ہیں۔ مستورات میں بیٹھی ہوئی میری چار سال کی معصوم پھوپھی سکینہؑ کھڑی ہو جاتی ہے۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کر کے کہتی ہے:

بارالہا! یہ میرے بیمار بھائی کی دعا ہے اسے قبول کر۔ اس مومن یا اس مومنہ کو اور کسی غم میں نہ رلا۔ (اگر تیرے دل میں کوئی خواہش ہے کوئی مراد ہے کوئی آرزو ہے کوئی مقصد ہے وہ دل میں رکھ میں پڑھتا ہوں اکبرؑ کی شہادت جب چیخ نکل جائے۔ شرم نہ کرنا۔ ادھر ادھر کون بیٹھا ہے۔ ادھر کون بیٹھا ہے اللہ جانے تیرے پہلو میں سجادؑ بیٹھا ہوا ہو۔ اس وقت کہہ دینا بی بی زینبؑ میں اکبرؑ کو رو رہا ہوں۔ میری فلاں خواہش ہے اکبرؑ کی جوانی کا واسطہ وہ خواہش پوری کرا گلے سال کی میں سید ہو کر ضمانت دیتا ہوں کہ اگلے سال کی اس مجلس سے پہلے اگر تیرا مقصد پورا نہ ہوا، اکبرؑ کی شہادت کسی کام کی نہیں۔ میرا آزمودہ تجربہ۔ بی بی زینبؑ کا فرمان۔ بی بی زینبؑ کا حکم ہے: ''ذاکر کو چاہیے مجلس میں میرے بیٹے اکبرؑ کی شہادت زیادہ نہ پڑھے۔'' ذاکر کو چاہیے مجلس میں میرے بیٹے اکبرؑ کی شہادت زیادہ نہ پڑھے۔ پوچھا گیا ''بی بی کیوں؟''

بی بیؑ زینبؑ کہتی ہیں اس لیے کہ اگر ذاکر اکبرؑ کی شہادت پڑھے اور کوئی مومن یا مومنہ نہ روئے مجھ زینبؑ کا دل دکھتا ہے، مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ (سلامت رہو۔ سلامت رہو)

کیوں؟ کہا بی بی زینبؑ نے 36 شہر' 72 بازار' 44 گلیاں' 288 موڑ ہر موڑ پہ دو دو لاکھ کے ہجوم میں بی بی زینبؑ دیکھتی گئی کوئی تو کہے گا تیرے اکبرؑ کا افسوس ہے۔ کسی نے نہیں کہا۔ نانا کے روضے پر آ کر ٹکر مار کر بی بی زینبؑ نے کہا: ''نانا ہر ظلم بھول جاؤں گی۔ ایک ظلم قبر کی دیواروں تک نہیں بھولوں گی۔''

رسولؐ نے پوچھا ''کون ساظلم؟''

بی بی کہتی ہے: ''نانا! 36 شہروں میں بھرے بازاروں کی رونق میں دن میں نونو دفعہ علیؑ اکبر کا قاتل میرے سامنے آ کر مسکراتا تھا'' (شرم کر کے نہ رونا میں مصائب کو اس معیار پر لانا چاہتا ہوں جس معیار پر تو سننا چاہتا ہے۔ دوسری بات (سلامت رہو بھائی، سلامت رہو۔ ہر ماں، ہر بہن، ہر بھائی، کی آنکھ چھلک پڑی ۔ دوسری بات ،تیسری بات، آج سے بہت پہلے پتہ نہیں کوئی قافلہ گیا حسینؑ مولا کی قبر پہ۔ قافلے نے کہا: شیخ ''مہدی مجلس سنا'' حسینؑ کی قبر پر ہاتھ رکھ کر شیخ مہدی نے علی اکبر کی شہادت پڑھی۔ مومن غش کر گئے۔ شیخ مہدی غش کر گیا۔ غش سے آفاقہ ہوا مومن گھروں کو چلے گئے۔ رات ہوئی۔ جب شیخ مہدی سویا خواب میں دیکھتا ہے۔ زمانے کا رسولؐ ہے عمامے کے پیچ گردن میں ہیں۔ نعلین پاؤں میں نہیں۔ پیچھے ایک مستور ہے سیاہ برقعہ ہے ایک ہاتھ پہلو پہ، پاؤں میں نعلین نہیں، کبھی زمانے کا رسولؐ سر پر ماتم کرتا ہے۔ کبھی منہ پہ آواز آتی ہے۔

''وَابُنَیَّ ۔ وَابُنَیَّ''

شیخ مہدی سمجھ گیا۔ یہ رسولؐ ہے۔ وہ بتولؑ ہے۔ آگے بڑھ کر رسولؐ کے قدموں پر ہاتھ رکھا۔ حضورؐ نے پاؤں کھینچ لیے۔

شیخ مہدی کہتا ہے! سرکار حکم کریں؟

آواز آئی: شیخ مہدی ضرور پڑھنا تھی اکبرؑ کی شہادت

ضرور پڑھنا تھی اکبرؑ کی شہادت۔

شیخ مہدی ہاتھ جوڑ کہ کہتا ہے: ''مولا! اگر غلط پڑھی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔''

رسولؐ فرماتے ہیں: میں رسولؐ ہو کر کہتا ہوں جو کچھ پڑھا ہے صحیح پڑھا ہے۔

ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے مولاؐ پھر کیوں نہ پڑھوں؟

منہ پر ماتم کر کے رسولؐ فرماتا ہے: شیخ مہدی !(جب سے تو نے اکبرؑ کی شہادت پڑھی ہے کبھی میںؑ اور زہراؑ شام جاتے ہیں۔ کبھی میںؑ اور زہراؑ کربلا آتے ہیں۔'' کبھی شام میں زینبؑ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ کبھی کربلا میں حسینؑ

(سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ (ماتم بھی کرتے آؤ۔ ماتم بھی کرتے آؤ۔ دو لفظ غریب کے سن لو میں مجلس چھوڑوں قبلہ! جی، جی، جی، سلامت رہو جی، ہے اجازت رکھ لیں دعائیں دل میں گھڑیاں دیکھ لو مجھے پڑھتے ہوئے 35 منٹ ہوئے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ اور آل محمدؐ کے صدقے میں تیری دعا بھی قبول ہو گی۔ تو اٹھ کے ماتم بھی کرے گا۔ مجھے بھی آل محمدؐ نے چاہا تو دعا کرو تو اکبرؑ کی شہادت پڑھتے ہوئے ہی موت آ جائے۔ بابا تو بانی مجلس سید کامران ظفر صاحب تجھ سے، کاظمی سادات سے امتی بیٹھے ہو آپ سے، صاحب آپ سے، سیدو! آپ سے، میں ہاتھ جوڑ کر معافی چاہتے ہوئے۔ اتنی اجازت مانگتا ہوں۔ دو لفظ پڑھنے کی اجازت دو مجھے۔ رو یا نہ رو تمہاری مرضی)

ڈھل گئی دسویں کی رات (کیوں شرم کر کے رویا ہے تو مجلس میری یہیں ختم ہو جاتی ہے) ڈھل گئی دسویں کی رات (نہ، نہ ایسے نہ ایسے نہ) ہو گئی دسویں کی صبح' سید زادو! نہ ہوتی دسویں کی صبح' نہ سیدوں کا بھرا گھر اجڑتا۔ نہ بہنوں کے بھائی شہید ہوتے، نہ بچے یتیم ہوتے۔ دسویں کی صبح ہوئی ہے نا میری ماؤں بہنو! (کوئی روئے یا نہ روئے تم ضرور رونا' اس لیے کہ لیلیٰؑ کو پرسہ دینا ہے' ماتم کرتی رہنا۔ یہ روئیں یا نہ روئیں ان کی مرضی۔ اللہ جانے کس مستور کے پہلو میں آ کر لیلیٰؑ بیٹھی ہو پرسہ لینے کے لئے' بہت بڑی مجلس ہے ماتم کرتے آؤ' روتے آؤ)

ڈھل گئی دسویں کی رات، ہو گئی سیدو! دسویں کی صبح، 57 سال کا ضعیف حسینؑ کمر پہ ہاتھ رکھ کر اٹھا۔ آواز آئی۔

اکبرؑ بیٹا میرے قریب آ۔ اکبرؑ قریب آیا۔ حسینؑ کہتا ہے:

اکبرؑ آخری صبح ہے تیری آواز نانے محمدؐ سے ملتی ہے۔ آج نا نا محمدؐ کے لہجے میں آخری اذان دے۔ ہوسکتا ہے تیری اذان سن کے مسلمان ہم پر رحم کر دیں۔ (او میری اولاد قربان ہو جائے۔ اتنی غربت تھی سادات پر)

جب حسینؑ نے کہا اذان دے۔ اکبرؑ نے کربلا کی گرم ریت پر تیمم کیا۔ تیمم کر کے اکبرؑ کے دونوں ہاتھ رخساروں پر آئے۔ خشک حلق سے آواز آئی۔ ''اللہ اکبر'' اللہ اکبر کی آواز قبلہ خیمے میں پہنچی۔ حسینؑ کی بہنیں قرآن اٹھا کے کھڑی ہوگئیں۔ بی بی زینبؑ کہتی ہے اماں فضہؓ! میرے قریب آ۔ فضہؓ قریب آئی: ''آواز آئی۔ اماں فضہؓ دوڑ کے حسینؑ کے پاس جا، کہہ تیری بہنیں کہتی ہیں کہ اکبرؑ کی آخری اذان ہے اللہ جانے پھر سنیں یا نہ سنیں۔ اکبرؑ سے کہہ اذان بلند آواز میں دے۔ فضہؓ حسینؑ کے قریب آئی۔ آواز آئی حسینؑ مولا تیری بہنیں اکبرؑ کی اذان سن رہی ہیں۔ تیری بہنیں کہتی ہیں آخری اذان ہے اکبرؑ سے کہہ بلند آواز سے اذان دے۔ حسینؑ کہتا ہے اکبرؑ بیٹا۔ (جگر سنبھال بھائی)

اکبرؑ بیٹا۔

جی باباؑ۔

اذان بلند آواز میں دے۔

کیوں باباؑ؟

میری بہنین تیری اذان سن رہی ہیں۔

جب حسینؑ نے کہا نا ''میری بہنیں'' تیری اذان سن رہی ہیں۔ (تو نہ روئے۔ کیسے نہ روئے؟) میری بہنیں تیری اذان سن رہی ہیں۔

اکبرؑ کہتا ہے: ''باباؑ! کون سن رہا ہے؟''

(شرم کر کے نہ رو۔ میں نے پہلے وعدہ کیا ہے)

''آواز آئی: ''میری بہنیں'' اکبرؑ رو کے کہتا ہے: ''بابا کون سن رہی ہیں۔''

آواز آئی: ''میری بہنیں، تیری اذان سن رہی ہیں۔''
آؤ منہ پہ ماتم کر کرے اکبرؑ کہتا ہے باباؑ ظلم نہیں۔
تیری بہنیں میری اذان سنیں اور میری بہن......!

(پتہ نہیں کیوں شرم کر کے روتا ہے بھائی! پتہ نہیں کس انداز میں روئے گا تو؟ ماتم کرتا آ' کرتا آ ماتم' جس انداز میں ماتم کرنے کا حق ہے' یہاں سے وہاں تک ثانی زہراؑ کا احسان ہے۔ ہر ہر مومن رو رہا ہے۔ ہر مومن)

باباؑ تیری بہنیں میری اذان سنیں، اور میری بہن۔
باباؑ تو امام ہے معجزہ دکھا، میں اذان دوں، مدینے میں صغریٰ سنے۔
حسینؑ کہتا ہے: ''میں وعدہ کرتا ہوں تو اذان دے، صغریٰ سنے گی۔''

اور رخساروں پہ ہاتھ رکھ کر اکبرؑ نے بلند آواز میں کہا: ''اللہ اکبرؑ'' اکبر کی ''ر'' ختم نہیں ہوئی۔ ادھر زہراؑ کی حویلی میں اکبرؑ کے نقش قدم پر رخسار رکھ کر سوئی ہوئی چھ سال کی بیمار صغریٰ کروٹ بدل کر اٹھی عصا ٹیکتی ہوئی دوڑ کر آئی۔ نانی ام سلمہؓ کے پاس چلا کے کہتی ہے:

نانی! جاگ میرا اکبرؑ آ گیا۔ نانی! جاگ میرا........... (سلامت رہو، سلامت رہو، سلامت رہو، اب مانگتے آؤ نا دعا۔ آہا، آہا، سلامت رہو۔ اب آگے جگر سنبھال کے سننا۔ میں علی اکبرؑ کی شہادت بڑے عرصے بعد پڑھ رہا ہوں۔ کوشش کروں گا شہادت تک پہنچ جاؤں۔ کامران بھائی کتنی مقبول مجلس ہے۔)

نانی جاگ میرا اکبرؑ آ گیا۔ صغریٰ تو نے خواب دیکھا ہوگا۔ نہیں نانی میں حسینؑ کی بیٹی ہوں میں نے خواب کوئی نہیں دیکھا۔ یہ وہ صغریٰ ہے قبلہ! جب اٹھائیس رجب کی

رات کو اکبرؑ گیا صغریٰ کے خیمے میں، آواز آئی صغریٰ : ''میں جا رہا ہوں۔''
کہاں؟''سفر پہ''، مجھے کیوں نہیں لے جاتا، آواز آئی!''تو بیمار ہے۔''

صغریٰ کہتی ہے مجھے پلنگ سے اتار، (او میری ماؤں بہنو!!) بھائی نے بہن کو پلنگ سے اتارا، صغریٰ کہتی ہے اکبرؑ مجھے جام پانی کا دے۔اکبرؑ نے جام پانی کا دیا۔دونوں ہاتھوں میں لے کر صغریٰ نے پیا نہیں۔منہ صاف کر کے اکبرؑ کی عبا سے، منہ صاف کر کے صغریٰ سیدھی کھڑی ہوگئی۔دیکھ کر کہتی ہے: ''اکبرؑ! تیری جوانی کی قسم اب میں بیمار نہیں۔''جہاں جی چاہے مجھے لے چل۔جہاں میں کہوں میں بیمار ہوں مجھے وہیں چھوڑ دینا۔(سلامت رہو بھائی! سلامت رہو۔بس آخری لفظ آخری لفظ میرا حصہ مجھے مل گیا! آخری لفظ اور دعا قبلہ!)

اکبرؑ نے اذان دی حسینؑ نے نماز پڑھائی۔(آہا، آہا، آہا، یہ ہے مجلس۔میں نے کہا اکبرؑ نے اذان دی۔ادھر اذان شروع ہوگئی۔یہ ہے متبولیت مجلس کی۔اکبرؑ نے اذان دی، دعائیں دل میں رکھ۔دعا چیخ کر نکلے اور تو دعا مانگے) اکبرؑ نے اذان دی۔حسینؑ نے نماز پڑھائی۔ادھر حسینؑ نے نماز پڑھائی، بنی ہاشم نے نماز پڑھی، نماز ختم ہوئی۔بنی ہاشم چلے گئے۔حسنؑ کہتا ہے: اکبرؑ میری کیا عمر ہے؟

آواز آئی باباؑ: تو ضعیف۔اکبرؑ تیری کیا عمر ہے؟

''باباؑ میں جوان ہوں''۔

حسینؑ کہتے ہیں ''انجام''

(تو نہ روئے میرا ذمہ کوئی نہیں' یاد رکھ اذان کو۔زہراؑ کی بیٹی نے ایک موڑ پر کھڑے ہو کر پندرہ اذانیں سنی تھیں۔جہاں سنا کر اذان روتا رہا کر، جب اذان ہو روتا رہا کر، ترستی گئی ہے بتولؑ چھوڑ دوں یہیں، یا آگے پڑھوں؟ جیو، جیو، جیو، آؤ میرے نوجوانوں میری بی بی زینبؑ کہتی ہیں میرے اکبرؑ کو ایسے رویا کرو جیسے 64 مستورات

گیارہویں کی رات سر کے بال کھول کر میرے اکبرؑ کو روتی ہیں۔ہاں آخر لفظ اور دعا قبلہ! ہوگئی مجلس ہاں اذان صغریٰ نے سنی۔کوئی نہیں، میں گھبراتا نہیں۔میرے بعد حیدری صاحب ہیں۔زیادہ دیر نہیں پڑھتا، جتنا رو چکے ہیں بہت ہے ایک لفظ مجھے کہنے دو)

حسینؑ کہتا ہے: ''اکبرؑ نتیجہ۔'' اکبرؑ کہتا ہے: ''بابا سمجھ گیا' تو اجازت دے میں موت کی طرف جاتا ہوں۔'' (توجہ میری جانب اتنا روؤ گے جتنا رونے کا حق)

اکبرؑ کہتا ہے بابا اجازت دے، حسینؑ کہتے ہیں: ''پہلے تیری ماں سے اجازت لے لیں۔'' ماں کا نام آیا، اکبرؑ کہتا ہے: ''بابا ایک ماں سے رات اجازت لے آیا ہوں۔'' (نہیں سمجھا تو) ایک ماں سے رات اجازت لے آیا' آواز آئی۔

''کون ماں؟'' تیری ماں تو زینبؑ ہے۔نہیں بابا! میری ماں لیلیٰ ہے۔اکبرؑ کس نے بتلایا؟

اکبرؑ کہتا ہے بابا آدھی رات کے وقت تیرے خیمے کے گرد میں اور چچا عباسؑ پہرا دے رہے تھے۔چچا عباسؑ خیمے میں گیا، ایک کرسی یا مسند لے آیا، مجھے مسند پہ بٹھا کر چچا عباسؑ کہتا ہے اکبرؑ چہرے سے نقاب ہٹا۔میں نے چہرے سے نقاب ہٹائی۔بابا!

چچا عباسؑ اتنا رویا، اتنا رویا۔اتنا رویا کہ عباسؑ کی چیخ نکل گئی۔ایک خیمے کی طرف دیکھ کر چچا عباسؑ کی آواز آئی۔ ''اکبرؑ وہ تو مر جائے گی' میں نے کہا چچا کون؟ آواز آئی: ''جو اٹھارہ سال سے تجھے بیٹا کہنے کے لئے ترس گئی ہے' میں نے کہا چچا میری ماں تو زینبؑ ہے۔آواز آئی زینبؑ نے تجھے پالا ہے۔تیری اصل ماں لیلیٰ ہے۔

میں نے کہا چچا مجھے میری ماں سے ملا۔میرا چچا عباسؑ گیا اماں لیلیٰ کے خیمے کے قریب۔ میرے چچا نے خیمے کا پردہ ہٹایا۔بابا مجھے چچا نے اشارہ کیا۔میں ماں کے خیمے کے قریب گیا' میں نے دیکھا۔(او میری ماؤں بہنو!) میں نے دیکھا خیمے کے آخری

کونے میں ریت پر میری ماں لیلیٰ بیٹھی ہوئی۔ دونوں ہاتھوں کو سفید سر پر رکھ کے مٹی پہ بیٹھی ہوئی۔ کبھی کبھی آسمان کی طرف منہ کر کے میری ماں کی چیخ نکلتی آواز آئی۔ ''کیا ہوا اس نے پالا ہے' ہے تو میرا'' ''کیا ہوا اس نے پالا ہے' ہے تو میرا۔''

میں نے کہا چچاؑ کیا کروں؟ مجھے چچا کہتا ہے سلام کر۔ میں نے کہا: ''اماں میرا سلام۔'' جب میں نے پہلا سلام کیا، میری ماں نے مڑ کے دیکھا۔ میں نے دوسرا سلام کیا، میری ماں نے ضعیف ہتھیلیاں چہرے سے ہٹائیں، میں نے تیسرا سلام کیا، میری ماں اٹھی۔ میں نے چوتھا سلام کیا، میری ماں کمر جھکا کے آہستہ آہستہ چلتی آئی۔ میں نے پانچواں سلام کیا، میری ماں میرے چہرے کو دیکھتی رہی۔ جب میں نے چھٹی دفعہ کہا: اماں! میرا سلام۔ باباؑ میری ماں کے خشک لب ہلے آہستہ سے آواز آئی۔

''جوان سلام مجھے کیا ہے یا خیمہ بھول گیا ہے؟'' (آئے ہائے پتہ نہیں کس انداز میں روتے ہو)

''جوان سلام مجھے کیا ہے یا خیمہ بھول گیا ہے؟''

میں نے کہا اماں ،تو میری ماں ہے، میں تیرا بیٹا ہوں۔ میری ماں کہتی ہے کس نے بتلایا؟ میں نے کہا اماں مجھے چچاؑ نے بتلایا۔ چچا عباسؑ نے بتلایا۔ باباؑ میری ماں نے میلی چادر ہٹائی، اپنے دونوں ہاتھوں پہ رکھی۔ آواز آئی اکبرؑ میں دعا مانگتی ہوں، تو آمین کہہ، میں نے کہا اماں مانگ دعا، میری ماں نے کہا۔

بارالہا! تجھے واسطہ ہے حسینؑ اور زینبؑ کی غربت کا! عباسؑ کے فضل کی زندگی دراز کر اس نے میرا بیٹا ملایا۔ ''اس نے میرا بیٹا مجھ سے ملایا ہے''

باباؑ میں نے کہا اماں کوئی حکم؟ (چونکہ سارے رو پڑے ہو' میرا ایمان ہے جناب سجادؑ بھی مجلس میں ہیں' بی بی زینبؑ بھی مجلس میں ہے' آؤ مل کے زینبؑ کو پرسہ دیں۔ دو لفظ سن، مجلس میں ختم کروں' آخری لفظ ہیں قبلہ میرے، بڑی مقبول مجلس ہے' ہر

ماں' ہر بہن' ہر بھائی رو رہا ہے۔ دعا مانگنے کے لئے دو لفظ مجھ غریب سے سن لو)

بابا! میں نے کہا اماں کوئی حکم؟

بابا! میری ماں مٹی پہ بیٹھ گئی۔ میری ماں کہتی ہے اکبرؑ میری آغوش میں سر رکھ کے سو جا۔

میں نے کہا: اماں! تو ضعیف ہے میں جوان ہوں، کبھی جوان بیٹے بھی ضعیف ماؤں کی گود میں سوئے ہیں؟

میری ماں کہتی ہے' اکبرؑ! جوان ہو گا زینبؑ کے لئے، میرے لیے تو آج پیدا ہوا ہے۔

آ میری آغوش میں سر رکھ کے سو جا۔ بابا! میں نے سر رکھا' میری ماں میری بھیگتی ہوئی مسیں چومتی رہی۔ کافی دیر سویا رہا۔ میں اٹھا' میری ماں کہتی ہے اکبرؑ! جا حوالے اللہ کے۔ میں جانے لگا میری ماں نے دامن پکڑا، آواز آئی اکبرؑ! ایک لمحے کے لئے رک جا۔

(کامران صاحب قبلہ! اب پتھر میرے سامنے رکھ، میں پڑھ رہا ہوں علیؑ اکبر کی شہادت کے دو لفظ، اگر پتھر سے پانی نہ نکلے اکبرؑ کی شہادت کسی کام کی نہیں۔ تو تو نرم دل شیعہ ہے۔ اب سنبھل کے سن)

میری ماں کہتی ہے، عباسؑ وہ صندوق اٹھا، عباسؑ صندوق اٹھا کے لایا۔ میری ماں کہتی ہے صندوق کھول۔ عباسؑ نے صندوق کھولا۔ میری ماں نے کچھ کپڑے نکالے، بابا! کوئی چار سال کے بچے کے' کوئی چھ سال کے بچے کے' کوئی آٹھ سال کے بچے کے' کوئی دس سال کے بچے کے۔

میں نے کہا: ''اماں کس کے کپڑے ہیں؟''

آواز آئی اکبرؑ جب سے تو پیدا ہوا ہے تیری ہر عمر کا لباس سی کے رکھتی آئی

ہوں۔اکبرؑ کی شادی ہوگی۔آج سن بیٹھی ہوں، آج اکبرؑ تو برباد ہورہا ہے۔آج میں برباد ہورہی ہوں۔میری آخری خواہش ہے۔ہرلباس کوتن سے مس کرکے رکھتا جا۔شام غریباں ہوگی،لوٹنے والے آئیں گے،کہہ دوں گی اکبرؑ کا صدقہ ہے لے جاؤ۔باباؑ ہر لباس میں نے مس کیا' میری ماں نے اجازت دی۔(توجہ بھائی رولیا جتنا رونا تھا۔دعا کے لیے آخری لفظ)

حسینؑ کہتے ہیں: آ زینبؑ کے پاس چلیں۔

(بس یہی لفظ پڑھ کرچھوڑتا ہوں) بی بی زینب کے پاس آئے۔(ہوگیا میرا وقت ختم' زیادہ سے زیادہ تین منٹ رہ گئے۔سنبھل کے بھائی' سنبھل کے۔میں نے شہادت میں بندوں کومرتے دیکھا ہے'ہاں مرتے دیکھا ہے'سنبھلتا آ' سنتا آ)

اکبرؑ آ' زینبؑ کے پاس چلیں۔

آئے بی بی زینبؑ کے پاس زینبؑ اکبرؑ کواجازت دے۔آواز آئی اسے اجازت نہیں دیتی۔اٹھارہ سال پالا ہےاسے بنا سنوار کے اجازت دوں گی۔اماں فضہؓ ہر خیمے میں جا' ہرمستور کو بلا۔بلا کے کہہ میں نے اکبرؑ کومحمدؐ بنایا ہے' آؤ دیکھ لو۔جس نے زیارت کرنی ہے 64 مستورحسینؑ کے خیمے میں اکٹھی ہوئیں۔درمیان میں زینبؑ ہے' ساتھ حسینؑ ہے ایک ایک نبیؐ کا تبرک لے کرتبرکات اکبرؑ کو پہنا چکی زینبؑ آ گئی عمامے کی باری۔(اب کوئی روئے یا نہ روئے) عمامہ لے کے زینب باندھنے لگی...... زینبؑ !نہ زینبؑ تو عمامہ نہیں باندھے گی۔میں ضعیف باپؑ ضرور ہوں لیکن عمامہ میں باندھوں گا۔

بی بی زینبؑ نے حسینؑ کوعمامہ دیا۔حسینؑ کے ہاتھوں پرعمامہ آیا۔سیدزادہ اگر ٹکریں مار کرنہ روئے تو میرا نام بدل دینا کہ محسن نقوی مصائب اکبرؑ کانہیں پڑھ سکتا۔ علامہ مجلسیؒ لکھتے ہیں جب حسینؑ جیسے صابر کے ہاتھ پرعمامہ آیا نا! اکبرؑ کو دیکھ کرتین منٹ

تک حسینؑ کے ہاتھ کانپتے رہے۔ (تو شرم کر کے نہ رو) حسینؑ کے ہاتھ کانپتے رہے۔ تین منٹ کے بعد حسینؑ کہتا ہے اکبرؑ ! سر جھکا' اکبرؑ نے سر جھکایا۔ (اب دیکھتا ہوں کون بچ سکتا ہے' کون مرتا ہے؟ دعا کرو مجھے موت آ جائے) حسینؑ نے اکبرؑ کو عمامہ باندھنا شروع کیا بھائی!

(دعا مانگ لو اب) اکبرؑ کو عمامہ باندھا۔ عمامہ باندھ چکا۔ حسینؑ نے اکبرؑ کو دیکھا، زینب کو دیکھا، ربابؑ کو دیکھا، کلثومؑ کو دیکھا، ہر مستور کو دیکھا، تیموں کو دیکھا، آسمان کی طرف دیکھ کر حسینؑ کی آواز آئی:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا .... (ماتم کرنا)

"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"

حوالے اللہ کے اکبرؑ، اکبرؑ کو عمامہ باندھ چکا۔

"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" ادھر حسینؑ نے عمامہ باندھا قبلہ! (آخری لفظ اور دعا) ادھر اکبرؑ کو سوار کیا۔ اکبرؑ باہر آیا۔ حمید کہتا ہے دس دفعہ اکبرؑ باہر آتا ہے یا بیبیاں خیمے کے دروازے پر آ کے کہتی ہیں اکبرؑ پھر واپس آ۔ (کوئی مر جائے) دسویں دفعہ حمید کہتا ہے چار سال کی ایک معصومہ ہے دوڑ کے آئی۔ آواز آئی: "اکبرؑ بھائی میرا قد چھوٹا ہے تیری رکابوں تک ہاتھ نہیں پہنچتے۔ مجھے قدم چوم لینے دے۔" اکبرؑ زین سے اترا، زمین پر بیٹھا۔ سکینہؑ کہتی ہے: مجھے اجازت دے ایک منّت پوری کرلوں۔ اکبرؑ کہتا ہے منّت پوری کر۔ سکینہؑ نے اکبرؑ کے عبا کے بٹن کھولنے شروع کئے۔ چار سال کی معصومہ اکبرؑ کے سینے پر بوسہ دے کر چیخ مار کر سکینہؑ کہتی ہے صغریٰ کے حصے کا بوسہ۔ صغریٰ کے حصے کا بوسہ۔ (کرتا آ ماتم) صغریٰ کے حصے کا بوسہ۔ اکبرؑ اٹھ کے جانے لگا۔ جاتے ہوئے محسوس ہوا میرے دامن کو کوئی پکڑے ہوئے ہے۔

اب جو اکبرؑ نے دیکھا قبلہ! چار سال کی معصومہ اپنے دامن سے اکبرؑ کا دامن

باندھ رہی ہے۔ اکبرؑ کہتا ہے کیا کر رہی ہے؟

آواز آئی صغریٰ نے کہا تھا اکبرؑ کی شادی ہو گی میری طرف سے اکبرؑ کا پلّو باندھنا۔ (ماتم کرنا!) میری طرف سے اکبرؑ کا پلو باندھ لینا، کہہ دینا اکبرؑ صغریٰ سلام کہتی ہے۔ اکبرؑ صغریٰ کی مَنّت تھی ادا ہو گئی۔

❁ ❁ ❁ ❁

مجلس پنجم

دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ پڑھیں!

مزاج عالی پہ ناگوار نہ گزرے تو تکلیف کریں صلواۃ بلند آواز سے۔ ہم میں سے ہر انسان، ہم میں سے ہر انسان، کسی نہ کسی رنگ میں، کسی نہ کسی ترنگ میں، ہم میں سے ہر انسان کسی نہ کسی آسانی میں، کسی نہ کسی مشکل میں، ہم میں سے ہر انسان صبح ضیاء سے ہٹی ہوئی اس کائنات کے کسی نہ کسی موڑ پر، ہم میں سے ہر انسان کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں، ہم میں سے ہر انسان کسی نہ کسی گھڑی میں، کسی نہ کسی پل میں، ہم میں سے ہر انسان کسی نہ کسی ساعت میں، کبھی نہ کبھی، کہیں نہ کہیں، مقروض ہے، آل محمدؑ کے احسانات کا۔ (ذرا جاگتے آؤ)

جس جس انسان کی لوح ضمیر پر آل محمدؑ کے احسانات کا کوئی نقش محفوظ ہو، وہ قرض سمجھ کر نہیں فرض سمجھ کے اور احسان سمجھ کے نہیں ایمان سمجھ کر بلند ترین آواز میں صلواۃ پڑھے...... ایک صلواۃ اتنی بلند پڑھیں جتنا آل محمدؑ ذہنی طور پر بلند ہو سکتے ہیں۔

ہماری یہ مجالس ذریعہ ہیں ہمارے لئے عاقبت کا، ہماری یہ مجالس عاقبت سنوارنے کا ذریعہ ہے اور آج کی یہ خصوصی مجلس عزاء مرحوم و مغفور سید مظفر علی شاہ صاحب کے ایصال ثواب کی مجلس ہے۔ اتنے مومن اور مومنات اور مومنین یہاں جمع ہیں ایک دفعہ سورہ حمد اور تین مرتبہ سورہ قل ھواللہ احد پڑھ کر سید مظفر علی شاہ کی روح کو بخش دیں اور جملہ

مومنین اور مومنات جو وفات پاچکے ہیں ان کی روح کو بخش دیں۔ (قائم آل محمدؑ پر بلند تر صلواۃ، مومنین کی صحت وسلامتی کے لئے بلند صلواۃ)

تقریباً سولہ سال سے زیادہ ہو گئے میں اس مجلس میں متواتر حاضری دیتا ہوں بانی مجلس میرے بھائی کامران ظفر صاحب فرماتے ہیں، انیس برس، انیس سال مجھے ہو گئے اس مجلس میں مسلسل حاضری دیتے ہوئے۔ جب تک زندگی ہے انشاء اللہ جب تک سانس کی ڈوری نہیں ٹوٹتی، جب تک کائنات کے اولی الامر کا امر ہے۔ جب تک پوری کائنات کے ریموٹ کنٹرول کا مالک چاہتا ہے اس وقت تک نوکری دیتا ہے اور یہ واحد مجلس ہے اگر اس میں مجلس سن لیں۔ پتہ چونکہ ہوتا کوئی نہیں کہ کس وقت پڑھنا ہے (کوئی ذاکر نہ آئے یا کچھ ہو جاتا ہے نا مسئلہ)

میں صبح سے شام تک اس دن کوئی مجلس نہیں پڑھتا، اپنے بھائی کے لئے۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس کے اجر کے طور پر جناب کامران ظفر صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں بہت زیادہ کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔ ان کے دشمنوں کو اور سازشیوں کو نیست ونابود کرے، یہ مجلس بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اپنے لئے دعا مانگنے کا۔ اس لئے کہ بڑے جید عزادار مجھے نظر آ رہے ہیں۔ ہم مجلس میں اس لئے دعا مانگتے ہیں کہ واحد عبادت ہے مجلس عزاء جس کے بارے میں فرمان ہے کہ حسینؑ کی ماں تشریف لاتی ہے ورنہ کسی عبادت میں، میں نے آج تک پڑھا ہے نہ سنا ہے کہ نماز پڑھو تو حسینؑ کی ماں آتی ہے۔ روزہ رکھو تو حسینؑ کی ماں ...... نہ جہاں مجلس ہو، کائنات کی عظیم ترین مملکت عصمت کی ملکہ، گیارہ اماموں کی ماں، اول امام کی زوجہ، کائنات کے سلطان نبی کی بیٹی، جس کا نام فاطمہؑ لقب بتولؑ، صلواۃ (تھک کر صلواۃ نہ پڑھو) (میں واسطہ دیتا ہوں کہ جب صلواۃ پڑھا کرو خندہ پیشانی کے ساتھ دعاؤں کی قبولیت کے لئے جلدی جلدی) اس مخدرہ کا لقب ہے بتولؑ۔ اب جو نوجوان ادھر ادھر دیکھنے کے عادی ہیں ان سے میری گزارش ہے کہ میں کبھی نہ تھکنے والا نہ

ناراض ہونے والا، نہ چڑ چڑا پن مجھ میں۔کوئی آئے کوئی جائے لیکن ایک گزارش ہے عشق کی ایک تار ہوتی ہے۔جب مجلس میں بیٹھو نا! تو آل محمدؐ سے عشق کی ایک تار ہوتی ہے اسے نہ توڑا کرو بس۔چونکہ حسینؑ اصول دین ہے، نماز فروع دین ہے۔نماز میں بھی ادھر ادھر دیکھو تو نماز قائم نہیں رہتی حسینؑ تو پھر اصول دین ہے قبلہ! اس لئے میری طرف دیکھتے آؤ کوئی آئے، یہ بہت بڑا دربار ہے اس میں ساری دنیا آتی ہے۔میں نے عرض کیا اس بی بی کا لقب ہے بتولؑ، بتولؑ اس مخدومہ کو کہتے ہیں۔(لاہور ہے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی عرصہ ہو گیا تقریباً پچیس سال یہاں لاہور میں نوکری دیتے ہوئے، سولہ سال کربلا گامے شاہ میں عشرہ پڑھتے ہوئے ہو گئے۔بائیس سال لاہور میں عشرہ پڑھتے ہوئے ہو گئے آپ میری طبیعت سے واقف ہیں۔میں آپ کے مزاج سے واقف سمجھانے کی ضرورت نہیں قبلہ۔)

بتولؑ اس مستور کو کہتے ہیں (کاظمی صاحب) کہ چادر تطہیر کے سائے میں چادرِ تطہیر کے سایے میں پنجتن کے پہلے خصوصی اجلاس کی جو بی بی صدارت کرے اسے بتولؑ کہتے ہیں۔

(تھک کر نہیں، تھک کر نہیں، میں نے وعدہ کیا ہے کہ لطف آئے گا آپ کو)

چادرِ تطہیر کے سائے میں پنجتن کا جو پہلا خصوصی اجلاس ہوا اس میں محمدؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی موجودگی میں جو بی بی صدارت کرے اسے بتولؑ کہتے ہیں۔

اور آسمانوں پہ اللہ کہے کہ پہچانو یہ کون ہے اور فرشتے کہیں کہ جب یہ اکٹھے بیٹھے ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، تو تعارف کرا، تو اللہ کہے:

هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا

''وہ فاطمہؑ ہے، وہ محمدؐ ہے وہ اس کا بابا ہے، وہ علیؑ ہیں وہ اس کا شوہر ہے۔وہ حسنؑ اور حسینؑ اس کے بیٹے ہیں۔''

اس کا مطلب یہ ہے۔ (کائنات کی قیمت کا فقرہ میں پڑھ رہا ہوں) اس میں بھی آپ چپ رہے تو میرا دل ٹوٹ جائے گا) اس کا مطلب یہ ہے حدیث کساء سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آسمانوں پر یہ خاندان، خاندان بتولؑ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

آسمانوں پر یہ خاندان، خاندان بتولؑ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس خاندان کا ہر فرد محمدؐ، پہلا بھی محمدؐ، درمیانہ بھی محمدؐ، آخری بھی محمدؐ، اس خاندان کی ہر بات قرآن، اس خاندان کی پہچان آلِ عمرانؑ۔ یہ خاندان پھیلے تو آل عمران بنتا ہے۔ سمٹے تو قرآن بنتا ہے۔ اس خاندان سے محبت کو ایمان کہتے ہیں۔ اللہ جانے اس خاندان کا ایک فرد ایسا ہو جسے حسینؑ کہتے ہیں (تھکی ہوئی صواۃ مجھے نہیں چاہئے اگر صلواۃ پڑھ سکتے ہو تو بلند آواز سے پڑھو صلواۃ)

میرا بہت بڑی مجلس پڑھنے کا ارادہ ہے اگر میرے ساتھ ساتھ آپ لوگ چلتے آئے تو بڑا لطف آئے گا اور دعائیں بھی قبول ہوں گی اور بھیک بھی مانگیں گے (لیکن ذرا ذرا میرا ساتھ دیتے آؤ) اگر ذہنی طور پر منتشر ہے کوئی آدمی تو بے شک آرام سے بیٹھا رہے لیکن جب کوئی لفظ اچھا لگے میرے ساتھ بولتے آؤ تا کہ مجھے پتہ چلے کہ تم کافی توجہ سے مجلس سن رہے ہو آج۔ مجلس کی جو معراج ہے وہاں پہنچا کر پھر آگے بڑھوں گا۔ حسینؑ کائنات میں تھکی ہوئی انسانیت کا حقیقی قائداعظم (دیکھو نا کتنا بڑا لفظ تھا۔) آپ چپ ہو گئے میں کیا کروں؟

''تھکی ہوئی انسانیت کا حقیقی قائداعظم حسینؑ۔''

حسینؑ اسے کہتے ہیں جس کا حُسن فانی نہ ہو جس کا حُسن فانی نہ ہو اسے حسینؑ کہتے ہیں۔

''حسن زیارت کو ترسے اسے حسینؑ کہتے ہیں۔''

انسانیت کی ہتھیلی پر قسمت کی لکیر کا نام ہے حسینؑ۔ (میں ہاتھ جوڑ کے کہتا

ہوں آج بہت ذہین لوگ اس مجمع میں مجھے نظر آ رہے ہیں۔ ان سے داد اور دعا لینے کے لئے میں چند فقرے کہوں گا، جو آج تک میں نے نہیں کہے۔

''انسانیت کی ہتھیلی پر مقدر کی لکیر کا نام ہے حسینؑ''

قبلہ! ایک ایک فقرہ میرا جس سے سینکڑوں بن سکتے ہیں۔

جس کو آنا ہو جلدی آ جائے کیونکہ پھر سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے، ربط ٹوٹ جاتا ہے۔

''انسانیت کی ہتھیلی پر مقدر کی لکیر کا نام ہے حسینؑ''

''ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں نے خواب دیکھا، خواب کی تعبیر کا نام ہے حسینؑ

''ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں نے عبادت کی، عبادت میں دعا مانگی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی مشترکہ دعا کی تاثیر کا نام ہے حسینؑ

''ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی دعاؤں کی تاثیر کا نام حسینؑ۔''

محمدؐ بولتا ہوا قرآن ہے، محمدؐ، محمدؐ بولتا ہوا قرآن ہے۔ اس قرآن کی تفسیر کا نام ہے حسینؑ۔

''دین اگر مسجد نبویؐ میں ہو تو محمدؐ بنتا ہے'' (اللہ کرے سمجھ میں آ جائے جملہ) اللہ کرے میں سمجھا سکوں)

O دین اگر مسجد نبویؐ میں ہو تو محمدؐ بنتا ہے۔ O دین اگر منبر کوفہ پہ ہو تو علیؑ بنتا ہے۔ O دین اگر محمدؐ کی حویلی میں ہو تو زہراؑ کہلاتا ہے۔ O دین اگر اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنے دشمن کو سلطنت بخش دے تو حسنؑ بنتا ہے۔ O کھوئی ہوئی سلطنت واپس لے لے اور قیامت تک دھڑکتے ہوئے دلوں کی سلطنت میں، سکہ رائج الوقت کی طرح رگوں میں رواں دواں ہو جائے تو حسینؑ بنتا ہے۔

حسینؑ مخلوق، اللہ خالق۔ (ذرا جاگتے آؤ قبلہ، علیؑ آپ کو سلامت رکھے میں نے کبھی یہ باتیں اس لئے نہیں کیں کہ آج حسینؑ کے عاشق موجود ہیں۔ (کیسٹ میں بند

ہو رہی ہیں)

شاہ صاحب اس قسم کی باتیں جو آپ کو لطف دیں گی سارا سال۔ اللہ خالق ہے، حسینؑ مخلوق ہے۔ اللہ رازق ہے، حسینؑ مرزوق ہے۔ حسینؑ عبد ہے، اللہ معبود ہے۔ حسینؑ ساجد ہے۔ اللہ مسجود ہے۔ خالق ہونے کی حیثیت سے۔ آسمانی خالق ہونے کی حیثیت سے.........

(اللہ کرے میں سمجھا سکوں، اللہ کرے تم سن سکو۔ شاہ جی ادھر دیکھنا!)

خالق ہونے کی حیثیت میں، خالق ہونے کی حیثیت میں۔ خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ کا کوئی ثانی نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں، اللہ کی کوئی مثال نہیں، اللہ جیسا کوئی نہیں، اللہ کا کوئی مشیر نہیں، خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ وحدہ لاشریک ہے، اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ کا کوئی ثانی نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت سے کوئی دوسرا اللہ نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت سے اللہ کا کوئی ثانی نہیں، پورے اٹھارہ ہزار عالمین میں، مخلوق میں جیسے خالق ہونے کے ناطے اللہ اکیلا ہے ایسے مخلوق میں حسینؑ بھی ایک ہے۔ (جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ)

حسینؑ ایک ہے قبلہ! آدمؑ سے لے کر محمدؐ تک سارے نبیوں کے نام لئے جاؤ۔

آدمؑ ہے، شیثؑ ہے، شعبانؑ ہے، مخلسؑ ہے، محلوق ہے، امیشؑ ہے، جافسؑ ہے، برا ہے، ھلینا ہے، عمرانؑ ہے، ابراہیمؑ ہے، اسماعیلؑ ہے، اسحاق ہے، یعقوبؑ ہے، یوسفؑ ہے، کبریاؑ ہے، زکریاؑ ہے، ہودؑ ہے، موسیٰؑ ہے، عیسیٰؑ ہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نام گن جاؤ ان میں حسینؑ کوئی نہیں۔ (تھک گئے ہو) ان میں حسینؑ کوئی نہیں، اب آ جاؤ چودہ میں۔

پہلا محمدؐ! چودہ میں محمدؐ کتنے ہیں قبلہ! پہلا محمدؐ خود۔ دوسرا محمد باقرؑ، تیسرا محمد تقیؑ، چوتھا محمد مہدیؑ۔ چار ہیں محمدؐ

لینا میرا فرض بنتا ہے۔

نماز کا شوق ہے تو پہلے

(جی چاہے تو بولنا، جی نہ چاہے تو نہ بولنا)۔

نماز کا شوق ہے تو پہلے حسینؑ سیکھو، حسینؑ سوچو

نعرۂ حیدری.................. یا علیؑ

نماز کا شوق ہے

علیؑ (جیو) کتنا بڑا ہے علیؑ۔ کسی کے نعرے کو کھینچو اپنی سانس ٹوٹ جاتی ہے۔ علیؑ کے نام کو جتنا بلند کرو گے زندگی بڑھتی ہے۔ شعر میں ایسا پڑھ رہا ہوں قبلہ! کامران صاحب سے میں نے داد اور دعا اور پتہ نہیں کیا کچھ لینا ہے۔ (ہاں سیدھی سی بات کہہ رہا ہوں) میری اپنی جو مجلس ہے۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

ہر اک زبان سے، ہر ایک زباں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

نماز کا شوق ہے تو پہلے (اللہ کرے عبدالقادر آزاد تک میری آواز جائے)

یہ پہلا عبد ہے عبد کہتے ہیں غلام اور پابند کو۔ عبدالقادر قادر کا غلام۔ آگے کہتا ہے آزاد۔ (ذرا جاگتے آؤ میرے، ساتھ مل کر نعرۂ حیدری .... یا علیؑ ان کے نام ہوتے ہیں ایسے۔

عبدالقادر آزاد۔ یہ اللہ کو چڑانے والی بات ہے کہ میں تیرا پابند نہیں، میں تو آزاد ہوں۔ منافقت سے بھرے جہاں میں (داتا دربار کی مسجد میرے ساتھ ہے۔ اس کے خطیب کو خاص محبت ہے مجھ سے عشرہ محرم کی راتوں میں، جب میں ادھر اَعوذُ بِاللّٰہ کرتا ہوں اس کا کوئی وقت ہو نہ ہو وہ ضرور شروع ہو جاتا ہے۔ الصلواۃ وسلام علیک

نماز کا شوق ہے تو پہلے حسینؑ سیکھو حسینؑ سوچو

ہو رہی ہیں)

شاہ صاحب اس قسم کی باتیں جو آپ کو لطف دیں گی سارا سال۔ اللہ خالق ہے، حسینؑ مخلوق ہے۔ اللہ رازق ہے، حسینؑ مرزوق ہے۔ حسینؑ عبد ہے، اللہ معبود ہے۔ حسینؑ ساجد ہے۔ اللہ مسجود ہے۔ خالق ہونے کی حیثیت سے۔ آسمانی خالق ہونے کی حیثیت سے..........

(اللہ کرے میں سمجھا سکوں، اللہ کرے تم سن سکو۔ شاہ جی ادھر دیکھنا!)

خالق ہونے کی حیثیت میں، خالق ہونے کی حیثیت میں۔ خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ کا کوئی ثانی نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں، اللہ کی کوئی مثال نہیں، اللہ جیسا کوئی نہیں، اللہ کا کوئی مشیر نہیں، خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ وحدہ لاشریک ہے، اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ کا کوئی ثانی نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت سے کوئی دوسرا اللہ نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت سے اللہ کا کوئی ثانی نہیں، پورے اٹھارہ ہزار عالمین میں، مخلوق میں جیسے خالق ہونے کے ناطے اللہ اکیلا ہے ایسے مخلوق میں حسینؑ بھی ایک ہے۔ (جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ)

حسینؑ ایک ہے قبلہ! آدمؑ سے لے کر محمدؐ تک سارے نبیوں کے نام لئے جاؤ۔

آدمؑ ہے، شیثؑ ہے، شعبانؑ ہے، مخلسؑ ہے، مخلوق ہے، امیشؑ ہے، جافسؑ ہے، براہے، حنیفاؑ ہے، عمرانؑ ہے، ابراہیمؑ ہے، اسماعیلؑ ہے، اسحاقؑ ہے، یعقوبؑ ہے، یوسفؑ ہے، کبریاؑ ہے، زکریاؑ ہے، ہودؑ ہے، موسیٰؑ ہے، عیسیٰؑ ہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نام گن جاؤ ان میں حسینؑ کوئی نہیں۔ (تھک گئے ہو) ان میں حسینؑ کوئی نہیں، اب آجاؤ چودہ میں۔

پہلا محمدؐ! چودہ میں محمدؐ کتنے ہیں قبلہ! پہلا محمدؐ خود۔ دوسرا محمد باقرؑ، تیسرا محمد تقیؑ، چوتھا محمد مہدیؑ۔ چار ہیں محمدؐ

دوسرا علی، علیؑ کتنے ہیں؟

پہلا علیؑ خود۔ دوسرا علی ابن حسینؑ علی زین العابدینؑ، تیسرا علیؑ رضاؑ اور چوتھا علی نقیؑ!

تیسرا حسنؑ۔

پہلا حسنؑ خود۔ دوسرا حسن عسکریؑ۔

لیکن مہدیؑ تک چلے جاؤ۔ حسینؑ ایک ہے۔(پتہ نہیں بیٹھے ہو یا نہیں بیٹھے) حسینؑ ایک ہے۔ مقدر سنوارنا چاہتے ہو تو حسینؑ کو رگوں میں بساؤ۔ محرم سے پہلے کہہ رہا ہوں۔ ملی یک جہتی کونسل والوں سے کہہ رہا ہوں۔ کہ اگر لا الٰہ کو بچانا ہے تو اس کی بنیاد کے سائے کے نیچے آؤ، (نہیں سمجھے، نہیں سمجھے، نہیں سمجھے)

بنیاد ہے دین کی لا الہ الا اللہ۔

اور اس میں یہ حق کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

رباعی پڑھتا ہوں دیکھتا ہوں اگر اس پہلے مصرعے پر چپ ہو گئے۔ تو رباعی نہیں پڑھتا۔ قبلہ توجہ! (بھائی صاحب دیکھیں میری طرف، بھائی صاحب دیکھیں میری طرف) ایک مشورہ دیتا ہوں۔ پوری دنیا سے ملی یک جہتی کونسل کو پاکستان کے مسلمانوں کو، دنیا کے مسلمانوں کو، دنیا کے انسانوں کو ایک مشورہ دیتا ہوں، علیؑ کا واسطہ دیکھنا میری طرف۔ میں علیؑ کا واسطہ اللہ کو بھی دوں وہ بھی نہیں ٹھکراتا تم میں سے ہر مومن کو علیؑ کا واسطہ دے رہا ہوں۔ (مصرع سمجھ میں آئے، آپ کے دل کی آواز ہو۔ پھر میرے ساتھ بولنا) مشورہ کیا دے رہا ہوں۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو، حسینؑ بولو

(جاگو، جاگو میرے ساتھ، سلامت رہو) (جیو جی، سلامت رہو)۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو...... جس کے دل کی آواز ہو وہ میرے ساتھ بولے) توجہ قبلہ! اپنے اور میرے عشق کی تار نہ توڑو (وہ بھی مجنوں ہے دیوانہ

ہے حسینؑ کا جب آئے گا میں بلالوں گا، جب میں بلاؤں اس وقت آنا)۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو
ہر ایک زبان سے، ہر ایک زبان سے حسینؑ لکھو.........

(سارے تھکے ہوئے ہو، سارے تھکے ہوئے ہو) (اگلے سال تک اگر شعر یاد نہ رہا تو محسن نقوی نے بھیک کیا مانگی؟)۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

(پورے مجمع کے ہر ایک فرد پر میری نگاہ ہے، ہر کوئی میری طرف دیکھ رہا ہے اور ہر آنکھ میں حسینؑ رواں دواں ہے۔)۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو
ہر اک زباں سے، ہر اک زباں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو
ہر امتحان میں (پوری توجہ)، ہر امتحان میں وقت بکراں کی نوید ثابت نہ ہو تو کہنا۔

نوید کہتے ہیں خوشخبری کو۔ اس مصرعے کا حضور اردو ترجمہ یہ ہے کہ ہر امتحان (آؤ بیٹھ جاؤ، یہ الیکشن میں کھڑا ہو تو بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ صرف کامران صاحب کے حق میں بیٹھتا ہے۔)۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو
ہر ایک زباں سے، ہر ایک زباں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو
صاحب ہر امتحان فتح بکراں کی نوید ثابت نہ ہو تو کہنا
یہ شرط ہے اپنے امتحاں میں حسینؑ لکھو (سارے کہو نا) حسینؑ لکھو۔ حسین بولو۔ (سارے کہو) حسینؑ لکھو، حسینؑ بولو۔

ایک مصرع پڑھ رہا ہوں اس کی قیمت حسینؑ سے لوں گا۔ داد اور دعا آپ سے

لینا میرا فرض بنتا ہے۔

نماز کا شوق ہے تو پہلے

(جی چاہے تو بولنا، جی نہ چاہے تو نہ بولنا)۔

نماز کا شوق ہے تو پہلے حسینؑ سیکھو، حسینؑ سوچو

نعرۂ حیدری............یاعلیؑ

نماز کا شوق ہے

علیؑ (جیو) کتنا بڑا ہے علیؑ۔ کسی کے نعرے کو کھینچو اپنی سانس ٹوٹ جاتی ہے۔ علیؑ کے نام کو جتنا بلند کرو گے زندگی بڑھتی ہے۔ شعر میں ایسا پڑھ رہا ہوں قبلہ! کامران صاحب سے میں نے داد اور دعا اور پتہ نہیں کیا کچھ لینا ہے۔ (ہاں سیدھی سی بات کہہ رہا ہوں) میری اپنی جو مجلس ہے۔

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

ہر اک زبان سے، ہر ایک زباں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

نماز کا شوق ہے تو پہلے (اللہ کرے عبدالقادر آزاد تک میری آواز جائے)

یہ پہلا عبد ہے عبد کہتے ہیں غلام اور پابند کو۔ عبدالقادر قادر کا غلام۔ آگے کہتا ہے آزاد۔ (ذرا جاگتے آؤ میرے، ساتھ مل کر نعرۂ حیدری .... یاعلیؑ ان کے نام ہوتے ہیں ایسے۔

عبدالقادر آزاد۔ یہ اللہ کو چڑانے والی بات ہے کہ میں تیرا پابند نہیں، میں تو آزاد ہوں۔ منافقت سے بھرے جہاں میں (داتا دربار کی مسجد میرے ساتھ ہے۔ اس کے خطیب کو خاص محبت ہے مجھ سے عشرہ محرم کی راتوں میں، جب میں ادھر اَعوُذُ بِاللّٰہ کرتا ہوں اس کا کوئی وقت ہو نہ ہو وہ ضرور شروع ہو جاتا ہے۔ الصلواۃ وسلام علیک

نماز کا شوق ہے تو پہلے حسینؑ سیکھو حسینؑ سوچو

(میرے سامنے بیٹھی ہوئی خاموش تصویر وتھوڑا بول پڑو)

چالیس ذاکر صبح سے تمہیں پتھر بنتے بنتے دیکھ گئے ہیں اللہ کرے اللہ تمہیں قــم باذنی کہہ کر کوئی، ہوتو آخر انسان نہ بھائی! ہمیں ایسے دیکھتے ہو جیسے اس کے بعد ملاقات ہی نہیں ہونی۔ اور اپنی طرف نہیں دیکھتے کہ ٹھیک ہے کہ تم ایلفی لگا کر بیٹھو، ہونٹوں پہ، لیکن حسینؑ عظیم ہے بولو گے۔ نماز کا شوق ہے تو پہلے حسینؑ سیکھو، حسینؑ سوچو۔ قبولیت کے لئے اذاں میں حسینؑ لکھو، حسینؑ بولو۔

کائنات کا عظیم حسینؑ اس لئے کہ حسینؑ کے علاوہ ہے ہی کچھ نہیں ہمارے پاس (بے شک، بے شک) اسلام کی تہہ (پوری توجہ اگر میں نے دعویٰ کیا ہے تو دلیل دیتا ہوں) شبیرؑ کے سجدے کو الگ کر کے تو سوچو برائے خوشنودی قائم آل محمدؐ بلند تر صلواۃ۔

شبیرؑ کے سجدے کو الگ کر کے تو سوچو

(پھر پڑھتا ہوں مصرع جیسے گرمی لگی ہوئی ہے میری طرف دیکھے)

شبیرؑ کے سجدے کو الگ کر کے تو سوچو

دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے

(اب میرے ساتھ بولنے والا ہے)۔

شبیرؑ کے سجدے کو الگ کر کے تو سوچو

دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے

(مرجاؤں تو کون سنائے گا تمہیں ایسی باتیں چیلنج ہے محسن نقوی کا) یہاں سے لے کر وہاں تک ہر مومن کا چیلنج ہے، ہر اس کو جو حسینؑ کے خلاف بکتا بھی ہے، بکتا بھی ہے، اسے کہہ رہا ہوں اور جب حسینیت وار کرتی ہے کبھی کماد میں چھپ جاتا ہے۔ بولتا آ میرے ساتھ۔ بولتا آ

شکاریوں کے خوف سے کماد کے کھیت میں چھپ جانا اپنے شجرے کی صحت کی

دلیل ہے۔

شبیرؑ کے سجدے کو الگ کرکے تو سوچو
دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے

(مجمع میرے مزاج کا بن گیا ہے۔جیو سلامت رہو)۔

شبیرؑ کے سجدے کو الگ کرکے تو سوچو
دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے
دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے
دامن میں شریعت کے نہ کانٹا نہ کلی ہے
اسلام کی تاریخ پلٹ کر کبھی دیکھو
اسلام تو مقروضِ حسینؑ ابن علیؑ ہے

(پھر پڑھتا ہوں قبلہ۔پھر پڑھتا ہوں۔پھر پڑھتا ہوں)

اچھا علیؑ نے جتنی آواز دی ہے آج صرف کرکے، جیسے غدیر خم کے میدان میں علیؑ کی تاج پوشی ہو رہی ہے۔تم بھی سلمان، ابوذر، قنبر، میثم، مقداد کی طرح، تم ساتھ ساتھ کہیں بیٹھے ہوئے ہو۔ علیؑ کو مبارک باد دینا چاہتے ہو۔اجر لینا چاہتے ہو علیؑ سے۔پھر کتنا بڑا نعرہ لگاؤ گے۔نعرۂ حیدری............یا علیؑ

اسلام کی تاریخ پلٹ کر کبھی دیکھو
اسلام تو مقروضِ حسینؑ ابن علیؑ کا ہے

کامران بھائی اسلام اور حسینؑ اکٹھے پیدا ہوئے۔بے شک قبلہ! اسلام اور حسینؑ کا تقریباً ایک ہی سن ہے دونوں اکٹھے پیدا ہوئے۔ایک ہی گھر میں پیدا ہوئے۔ایک ہی جگہ پیدا ہوئے۔(ذرا جا گو یار! علیؑ کا واسطہ) اسلام اور حسینؑ اکٹھے پیدا ہوئے۔ایک ہی گھر پیدا ہوئے، ایک ہی جگہ پیدا ہوئے۔ایک ہی جگہ پر پلے بڑھے۔فرق یہ تھا کہ رسولؐ کے منہ

سے جو لفظ نکلتے تھے وہ اسلام کی خوراک بنتے تھے۔ جو لعاب نکلتا تھا وہ حسین کی خوراک بنتا تھا۔

شام ہوتی اسلام حسینؑ کے سینے میں، کچھ اسلام رسولؐ کے سینے میں سو جاتا۔ حسینؑ رسولؐ کے سینے پر پل رہا تھا۔ شام ہوتی..........(علیؑ کا واسطہ توجہ) شام ہوتی بتولؑ کا دستر خوان سجتا۔ ادھر اسلام، ادھر حسینؑ جس اسلام پر تجھے بہت ناز ہے۔ وہ اسلام تو میرے حسینؑ کی ماں کے دستر خوان کا ریزہ چین ہے۔ رات ہوتی اسلام اور حسینؑ اکٹھے سو جاتے۔ ایک دن اسلام نے کہا حسینؑ!

"یہ چادر مجھے دے دے۔"

حسینؑ کہتا ہے :

"یہ چادر میری ماں کی ہے۔"

اسلام کہتا ہے۔

"میں اسلام ہوں۔"

حسینؑ کہتا ہے :

"میں حسین ہوں۔"

اسلام کہتا ہے:

آدمؑ سے لے کر تیرے نانا محمدؐ تک میرے مقروض ہیں۔

حسینؑ کہتا ہے :

آدمؑ سے محمدؐ تک سارے میری بات کے محتاج ہیں۔۔

اسلام کہتا ہے:

"میں بڑا ہوں"

حسینؑ کہتا ہے :

''تول لیتے ہیں اپنے آپ کو''

اسلام کہتا ہے: ''کہاں''؟

حسینؑ کہتا ہے :

میزان تیری، وزن میرا

میزان تیری، وزن میرا

عدالت تیری، وزن میرا

مقرر کر جگہ اور وقت، اسلام کہتا ہے تیرے ناناؐ سے بڑا عادل کوئی نہیں۔

حسینؑ کہتا ہے : ''منظور ہے''

وقت مقرر کر تلنے کا۔

اسلام کہتا ہے: صبح نماز کے بعد رسولؐ سے پوچھ لیتے ہیں۔

حسینؑ کہتا ہے ''ٹھیک ہے۔''

اسلام سو گیا۔

حسینؑ نہ سویا۔!

(اللہ جانے کہاں بیٹھے ہو) اسلام سو گیا قبلہ! حسینؑ نہیں سویا۔ صبح ہوئی' اذان ہوئی۔ حسینؑ نے اسلام کو جگایا۔ یہ حسینؑ کی بچپن کی عادت تھی۔ ہر دور میں اسلام کو جگایا حسینؑ نے (یار کہاں بیٹھے ہو) میرے ساتھ ساتھ بولتے آؤ۔ ہر دور میں اسلام کو جگایا حسینؑ نے

اسلام تیرے میرے تلنے کا وقت آ گیا۔

تو مسجد میں چل میں آتا ہوں۔

اسلام گیا مسجد میں۔

حسینؑ آیا ''ماں'' کے حجرے میں

اماں سلام!

وعلیک السلام یاقرۃ عینی وثمرۃ فوادی

حسینؑ کہتا ہے :

اماں دعا کرنا!

کیا بات ہے حسینؑ!

اماں! وہ جو اسلام ہے نا ہمارے گھر میں پل رہا۔

(پتہ نہیں کہاں بیٹھے ہو۔ مجلس اب آئی ہے پورے عروج پہ)

وہ جو اسلام ہے نہ ہمارے گھر میں پل رہا۔ رات اس نے کہا، کہ میں بڑا ہوں

اماں میں نے کہا: دونوں اپنا وزن کر لیتے ہیں۔

تو ناناؐ کے ذہن کی میزان میں اپنا وزن کرنے کے لئے اسلام پہنچ گیا۔

''میں دعا لینے آیا ہوں۔''

اجازت ہو تو میں چلا جاؤں۔

جا حسینؑ (توجہ!) (مر جاؤں گا فقرہ یاد کرو گے)

حسینؑ کہتا ہے

اماں دعا کرنا پہلا مباہلہ ہے،

(پتہ نہیں بیٹھے ہو یا نہیں)

اسلام: حسینؑ چلا دروازہ مسجد نبویؐ پہ آیا۔

اسلام نے سلام کیا۔

حسینؑ کہتا ہے،

میرا نانا کہاں ہے؟

تیرے ناناؐ نے صبح کی نماز کی نیت کر لی ہے۔

حسینؑ کہتا ہے :

''نمازِ صبح کی ہے۔''

آواز آئی!

''ہاں''

کون پڑھا رہا ہے؟

''تیرا نانا''

کائنات کا سب سے بڑا نمازی، کائنات کی سب سے بڑی مسجد، کائنات کی سب سے بڑی نماز، صبح کی نماز۔ (توجہ! لطف آ رہا ہے یا نہیں آ رہا)

تیرے نانا نے نیت کر لی

حسینؑ کہتا ہے : ''الحمدللہ''

قیام میں ہے۔

حسینؑ کہتا ہے : ''بسم اللہ''

رکوع میں ہے۔

حسینؑ کہتا ہے : ''سبحان اللہ''

اب سجدے میں چلا گیا۔

جب اسلام نے کہا:

''سجدے میں چلا گیا۔''

حسینؑ نے اسلام کو چھوڑا۔ قریب آیا۔

''ناناؐ سجدے میں ہے۔''

(اب لفظ کہتا ہوں کوئی حسینؑ والا سمجھے گا۔ عاشق سمجھیں گے)

جب ناناؐ سجدے میں تھا اپنی حقیقی مسند حسینؑ کو نظر آئی۔

سجدے کی حالت میں

اپنی حقیقی مسند حسینؑ کو نظر آئی۔ پشت نبوت پہ سوار ہوا۔ (اب بلاؤ علماء کو)
واجب نماز کے سجدے میں سوال ہے میرا، نماز واجب ہو، اس کے سجدے میں کتنا بڑا انسان کیوں نہ ہو؟ کتنی دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کی تسبیح پڑھ سکتا ہے؟ ایک دفعہ کہنا واجب۔ دو مرتبہ سنت، تین مرتبہ مستحب! بڑے سے بڑا نمازی واجب نماز کے سجدے میں سات مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ پڑھ سکتا ہے۔ حسینؑ سوار ہے۔ اسلام سامنے ہے۔ اللہ نے ملائکہ سے کہا۔ عرش چھوڑ دو۔ (شاباش، جیو، جیو، جیو)

کچھ ہو رہا ہے۔ ساکنان ساوات نے تسبیح چھوڑی، آسمان نے جھک کر دیکھنا شروع کیا۔ کچھ ہو رہا ہے، ہوا نے اڑ اڑ کر پیغام دیا، کچھ ہو رہا ہے۔

شاخوں نے آپس میں گردن میں بانہیں ڈالیں۔ کچھ ہو رہا ہے۔ ریزہ ریزہ اڑنے لگا۔ کچھ ہو رہا ہے۔ تاروں نے بکھر بکھر کر کہا۔ کچھ ہو رہا ہے۔ کائنات پہ سکتہ طاری ہوا۔ کچھ ہو رہا ہے۔ عالمین ہمہ تن گوش ہوئے، کچھ ہونے والا ہے، کچھ ہونے والا ہے۔ کچھ ہونے والا ہے۔ سبیل نے دیکھنے کی سبیل نکالی، کچھ ہونے والا ہے۔ سبیل نے دیکھنے کی سبیل نکالی کچھ ہونے والا ہے۔ قبلہ! کوثر کے منہ میں پانی بھر آیا

رسولؐ نے پہلی مرتبہ پڑھا سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ، نماز رسولؐ کی ہے عبدالقادر کی نہیں۔ خیال ہوا کوئی بیٹھا ہے۔ جو کہتے ہیں غیر اللہ کا خیال آئے نماز نہیں رہتی۔ رسول کو خیال آیا کوئی بیٹھا ہے؟ دوسری مرتبہ پڑھا۔ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ سوچا شاید اتر جائے۔ تیسری مرتبہ سوچا، خوشبو آئی، ''یہ تو حسینؑ ہے۔'' چوتھی مرتبہ سوچا، پانچویں مرتبہ پڑھا، چھٹی مرتبہ رسولؐ نے پڑھا سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ اب صبح کی نماز تک ہر نماز میں مجھے دعا دیتے رہنا، اگر لطف آئے نماز میں تو چھ مرتبہ رسولؐ پڑھ چکے۔ اب سوچا چاہے کوئی ہو، کوئی ہو، سر اٹھاؤں گا۔ نبیؐ کی سوچ رہا

ہے۔نبوت نے حسینؑ کے سامنے سر اٹھانے کی (سمجھو، سمجھو، سمجھو) نبوت نے سر اٹھانے کا ارادہ کیا قبلہ! نبوت نے سر اٹھانے کا ارادہ کیا اللہ نے کہا: جبرائیلؑ۔جی رب جلیل جلدی جا، حسینؑ ہے یوسفؑ نہیں۔(اب نعرہ میرا حق بنتا ہے) نعرۂ حیدری............ یا علیؑ

حسینؑ ہے یوسفؑ نہیں۔جبرائیلؑ نازل ہوا۔یارسول اللہ! اللہ سلام کے بعد کہتا ہے:

''اسلام بھی میرا، دین بھی میرا، مسجد بھی میری، تو بھی میرا، حسینؑ بھی میرا، زندگی میں پہلی بار حسینؑ نے اپنا آپ منوانے کی کوشش کی ہے۔''

............میں اللہ کہتا ہوں:

''جب تک حسینؑ اپنی مرضی سے نہ اترے نماز جانے، میں جانوں، حسینؑ جانے۔''

ستر مرتبہ رسولؐ نے پڑھا۔سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ

اسلام کہتا ہے:

حسینؑ میں مان گیا، تو بڑا......اپنی مرضی سے اترا حسینؑ کسی کو نہیں دیکھا۔

جب بیٹھا تھا نبیؐ کی پشت پہ۔کئی مرتبہ صحابیوں نے سر اٹھایا (لفظ کہتا ہوں علیؑ کا واسطہ) نماز کس کی؟ اللہ کی............سر اٹھاتے تھے سامنے کون؟ (یوں نہیں تمہیں سمجھاؤں نہ تو لطف نہیں آتا)

نماز اللہ کی، زیارت حسینؑ کی۔واپس آئے حسینؑ۔ماںؑ سجدے میں ہے۔اماں مبارک ہو۔ناناؐ نے ستر مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ پڑھا۔

بتولؑ کہتی ہے: حسینؑ نہ جایا کر

تیرا ناناؐ نفیس مزاج کا مالک ہے تھک جائے گا۔ماںؑ کی گردن میں باہیں تھیں چھوڑ دیں دور کھڑا ہو گیا۔

آواز آئی اماںؑ:

''میں حسینؑ'' میں کسی کا مقروض نہیں رہتا۔''

(ہائے، ہائے، ہائے۔شاباش)

اتنی دیر لگتی ہے قبلہ!

(اگر دعائیں قبول کرانی ہیں تو میرا ایمان ہے اندھیرا ہو رہا ہے۔شام ہو رہی ہے۔زینبؑ کو شام پسند ہے۔اگر سننا چاہتے ہو تو دو لفظ مصائب کے۔

''اماں میں حسینؑ ہوں ناناؐ نے ستر مرتبہ پڑھا اگر اسلام پہ بن گئی۔''

قرض واپس کرنا پڑا۔ستر کے بہتر نہ دوں (ہائے، ہائے، ہائے) تو حسینؑ نہ کہنا، ہوتی رہی بات۔پلٹا رہا حسینؑ اور اسلام،

پڑ گئی اسلام کو ضرورت (ابھی میرا بھائی پڑھ کر گیا ہے تیاری) (شبیہ ذوالجناح برآمد ہوئی ہے۔میں قربان جاؤں) (شبیہ ذوالجناح برآمد ہوئی ہے۔اندھیرا ہو رہا ہے، اگر لائیٹ کا انتظام ہو بھی تو لائیٹ نہ کرنا) چونکہ جب ذوالجناح آیا تھا، زینبؑ کے دروازے پر اس وقت روشنی نہیں تھی۔میں چاہتا ہوں اسی انداز میں ذوالجناح برآمد کراؤں جس انداز میں زینبؑ کے خیمے کے دروازے پر آیا تھا۔(میری ماؤں، میری بہنو! میرے بھائیو! بچوں کا خیال چھوڑ دو۔ہوسکتا ہے کسی ماں کے پیچھے رباب بیٹھی ہو' (میرے بھائیو اگر رونا چاہتے ہو، دیکھو میری طرف، کوشش کرو آنکھیں سیراب ہو جائیں ہوسکتا ہے کسی کے پیچھے بیمار بیٹھا ہو۔تمہیں میں (محسن نقوی) سید ہو کر کربلا گاے شاہ میں یکم محرم سے لے کر دس محرم تک اور پھر شام غریباں تک روزانہ مجھے رات کو نو بجے یہاں پڑھنا ہے۔مجلس میں آپ آئیں گے جی بھر کے مصائب ہوں گے لیکن آج جو میں مجلس پڑھ رہا ہوں شاید محرم میں بھی نہ پڑھوں۔

قبلہ! تھک گیا ظلم، نہیں تھکا حسینؑ (سلامت رہو' مولا تمہیں سلامت رکھے) تھک گیا ظلم نہیں تھکا حسینؑ۔بجھ گیا سورج نہیں بجھا حسینؑ، (ایمان سے مجھے بتاؤ

جنہیں رونے کی عادت نہ ہو یا رونا نہ آتا ہو میں سید دو لفظ کہتا ہوں اگر دو لفظ سن کر تیری آنکھیں بادل کی طرح برسیں تو شرم نہ کرنا۔ خصوصاً میرے نوجوانو! اس وقت گرمی کا موسم ہے، عشرہ آئے گا، ماؤں کی آغوش میں چھ ماہ کے، سات ماہ کے، آٹھ ماہ کے، دس مہینے کے، سال کے بچے ہوں گے ایمان سے بتاؤ پہلے جو دس مہینے کا بچہ ہوتا ہے تو وہ ماں آتی نہیں مجلس میں، اگر آ بھی جائے تو پانی ساتھ لاتی ہے۔ پتہ نہیں کس وقت میرے بیٹے کو پانی کی ضرورت پڑ جائے۔

رباب کہتی ہے، رباب کہتی ہے قبلہ! جس ماں کی جھولی خالی ہو اور اسے بیٹا نہ ہوا ہو، اسے چاہئے دس محرم کی صبح اپنے گھر میں تھوڑا سا دودھ، دودھ نہ ہو، شربت، شربت بھی (اگر غریب ہو ماں) ٹھنڈا پانی لے کر ایک برتن یا بالٹی میں رکھ لے، گھر کے دروازے پہ آ کے کھڑی ہو جائے، چار، چار، تین، تین سال کے جو بچے گزریں انہیں بلا لے۔ پانی کے گرد بٹھا لے۔ کربلا کی طرف منہ کر کے کہے۔ رباب اصغر ملا یا نہیں ملایا (سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ سبحان اللہ)

رباب کہتی ہے "جب تو پانی پلائے گی میں عرش کا پایا پکڑ کر کہتی ہوں خالق اس نے میرے اصغر کو مرتے نہیں دیکھا"۔ اس نے تیر لگتے نہیں دیکھا۔ (آج میرا جی چاہتا ہے، بھائی کامران ظفر! میں ایسی مجلس پڑھوں تو بانی مجلس ہے۔ گھر تک اگر تیرے آنسو رک گئے مجھے حسین کی غربت کی قسم)

تین دن کا پیاسا، نو دن کا روزہ دار، 57 سال کی عمر کا نصف، 84 یتیم، 122 مستور، 18 بنی ہاشم، 48 ضعیف ساتھ لے کر کربلا کے میدان میں صبح آٹھ بجے بیٹھا ہے۔ ایک ایک سے کہتا ہے جاؤ۔ ایک ایک جاتا ہے۔ اکہتر لاش 57 سال کے حسین نے .... قبلہ! ہے اجازت، جو سید بیٹھے ہو، قبلہ! اجازت ہے، جو سید کھڑے ہو، قبلہ ہے اجازت، نرم دل سیدو! مجھے اجازت دو میں دو لفظ پڑھوں اور شبیہ برآمد کراؤں۔

اللہ جانے کس وقت نماز ہو، کس وقت اذان ہو جائے؟ (شاہ صاحب) سب سے پہلا شہید ہے اکبرؑ میں نے پڑھ دیا تو نے سن لیا۔ اوہ، پانچ یا چھ ہزار کا مجمع اور میری ماؤں! دعا کرو مجھے موت آ جائے۔ علامہ صدرالدین ''ریاض القدس'' میں لکھتے ہیں۔

''اکبرؑ وہ جوان ہے، اکبرؑ وہ جوان ہے او میری ماں اکبرؑ وہ نو جوان ہے اور میرے بھائی اکبرؑ وہ جوان ہے۔ قبلہ! کامران صاحب اکبرؑ وہ جوان ہے جس کی لاش پہ آتے ہوئے حسینؑ جیسا صابر تین دفعہ راستہ بھول گیا۔ (کس انداز سے ماتم کرتے ہو تم، میں وعدہ کرتا ہوں، ہر شخص گھر تک روتا ہوا جائے گا) اکبرؑ وہ جوان ہے۔ (شرم کر کے نہ رو دَ، علیؑ کا واسطہ شرم کر کے نہ......)

اکبرؑ وہ جوان ہے، او میری ماں! او میرا بھائی! جس کی لاش پہ آتے ہوئے حسینؑ جیسا صابر تین دفعہ راستہ بھول گیا۔ قریب آیا......... اکبرؑ! مجھے نظر کچھ نہیں آتا..........

یا ولدی علی الدنیا بعدک العفاء

''اکبر تیرے بعد دنیا میں اندھیرا ہے''

اکبرؑ کہتا ہے: بابا! تیرے قدموں میں سویا ہوا ہوں۔ (شاہ صاحب کوئی جوان اگر مر رہا ہو، اس کی لاش پہ باپ بیٹھا ہو، سارے محلے والے جوان کو نہیں پوچھتے اس کے باپ کو لاش سے ہٹاتے ہیں، یہ مر نہ جائے) حسینؑ کی غربت کی قسم! اکیلا حسینؑ اٹھائیس ہزار دشمنوں میں 18 سال کے جوان کے سینے پہ اپنا زانو رکھ کر برچھی نکالتا رہا۔ اللہ نے کہا: حسینؑ! بس کر........... میرا عرش گر پڑے گا حسینؑ!

اکبرؑ کی لاش لے آیا۔ (کامران صاحب! اگر کہیں تو ایک منٹ میں مجلس ختم کر دوں اگر کہیں تو تین منٹ میں مجلس ختم کر دوں) یہ تو سارے دیوانے بیٹھے ہیں، اٹھ کر ماتم کرو گے، حسینؑ کی غربت کی قسم! چلو اکبرؑ خوش نصیب تھا کہ لاش سالم خیمے تو آئی۔ لیکن شاہ صاحب قسمت فروہؑ کی........... قاسمؑ ہے تیرہ سال کا (شرم کر کے نہ رو، سر پہ ماتم کرتا آ)

قسمت ام فروہؑ کی۔ اکبرؑ پورے کا پورا آیا لیکن (ابھی ذوالجناح نہ لانا بھائی! حسینؑ کا واسطہ، میری مجلس کے تیور نہ بگاڑو، اللہ جانے اگلے سال تک پھر میں ایسی مجلس پڑھ سکوں یا نہ، آجائے گا ذوالجناح، جب میں کہوں گا، لے آنا۔ کوئی مومن مر نہیں جاتا۔ سارے گھروں کو جائیں گے .... اگر دو منٹ بعد چلے جائیں چلے جائیں۔ لیکن ایک لفظ سن لو) (ہاں جی قاسمؑ خیمے سے گیا .... قاسمؑ تھا۔ کاظمی صاحب! آپ کے لئے دو لفظ پڑھ رہا ہوں۔ جو حسینؑ کے عاشق بیٹھے ہو۔ تمہیں حسینؑ کی غربت کا واسطہ! (دیکھو میری طرف اگر ماتم کرنا چاہتے ہو غربت کا واسطہ دیا ہے کوئی ادھر ادھر نہ دیکھے)

قاسمؑ خیمے سے گیا .... قاسمؑ تھا، گھوڑے پہ سوار ہوا قاسمؑ تھا، میدان میں گیا قاسمؑ تھا، چھ حملے کئے قاسمؑ تھا، جب یزیدی ملعون نے گرز مارا اور قاسم گرا ہے گھوڑے سے آواز آئی چچا پہنچنا ....

حسینؑ نے دیکھا .... زین پہ قاسمؑ تھا، جب حسینؑ میدان میں آیا تو زمین پہ تقسیم تھا۔ کوئی ٹکڑا کہیں گرا، کوئی ٹکڑا کہیں گرا۔ (اب بھی اگر سمجھ میں نہیں آیا حسینؑ کی غربت کی قسم!) او! میری ماؤں حسینؑ نے اپنا عمامہ بچھایا کوئی ٹکڑا یہاں سے، کوئی ٹکڑا یہاں سے (اب رو یا نہ رو) گٹھڑی باندھ کر تیرہ سال کے شہزادے کو جیسے مزدور لاتے ہیں۔ حسینؑ اپنی خیمہ گاہ میں لایا۔

قاسمؑ کی لاش آ گئی۔ عون و محمدؑ کی لاشیں گر گئیں۔ عباسؑ کے بازو اٹھائے (میں سید زادہ کوئی مر جائے یا زندہ رہے) عباسؑ کی لاش پہ آ گیا، اصغرؑ نے تیر کھالیا، اکیلا بچ گیا حسینؑ (کیا کروں میرا وقت کم تھا۔)

چپ کر کے اکہتر کی لاشیں اٹھائیں۔ لاشوں کی طرف منہ کر کے کہتا ہے ''مجھ جیسا کون غریب ہوگا''۔ سب کی لاشیں میں نے اٹھائیں میری لاش اٹھانے والا کوئی نہیں۔ (روتا آ بھائی۔ روتا آ۔ ماتم کرتا آ)

حسینؑ کی غربت کا واسطہ! (روتا روتا گھر جائے) چپ کر کے زخمی پیشانی شبیرؑ رکھ کر بیٹھا ہے۔

(ہے اجازت قبلہ اور) آخری لفظ ہے میرا اگر کوئی برداشت کر گیا تو پتھر کا جگر ہوگا۔ برداشت نہ کر سکے میں یہیں مجلس چھوڑ دوں گا۔ضروری نہیں میں شہادت پڑھوں۔

یا ثانی زہراؑ پرسہ دے رہا ہوں تجھے۔

حسینؑ کی اماں پرسہ دے رہا ہوں تجھے۔

(چھوڑ دیں شاہ جی اپنے آنسو ضائع نہ کریں۔یہ بہت نازک مقام آ گیا)

چپ کر کے حسینؑ بیٹھا ہے۔سامنے خیمے کے دروازے پہ اٹھاسی سال کی فضہ، فضہ کے پیچھے زینبؑ، زینبؑ کے ساتھ کلثومؑ،کلثوم کے ساتھ رقیہؑ، رقیہؑ کے ساتھ لیلیٰ، لیلیٰؑ کے پیچھے فروہؑ چار سال کی سکینہ فضہ کا دامن پکڑ کر ایڑھیاں اٹھا کر کہتی ہے۔''بابا نظر نہیں آتا''۔عمر ابن سعد نے منادی کرائی اس کا کوئی نہیں رہ گیا۔اب جو جتنا زیادہ ظلم کرے گا اتنا زیادہ انعام دوں گا،شبیرؑ چپ کھڑا ہوا ہے۔

تمہیں حسینؑ کی غربت کا واسطہ! (اگر میں نظر نہیں آ رہا تو ایک لفظ سن لو۔ چھ قاتل حسینؑ کے گرد جمع ہوئے۔ پہلا قاتل گھوڑے سے اترا۔انعام کے لالچ میں اس نے پہلا ظلم کیا۔ (آگے میں نہیں پڑھوں گا) حسینؑ چپ بیٹھا ہے۔اس نے تین دفعہ کہا حسینؑ، حسینؑ، حسینؑ تیرے آقا نے زخمی پیشانی قبضہ تلوار سے اٹھائی۔ابھی حسینؑ پیشانی نہیں اٹھائی تھی کہ مرشب ابن اقدس ملعون نے ایک وزنی پتھر حسینؑ کی زخمی پیشانی پہ اتنی زور سے مارا۔حسینؑ کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف آئے۔چار دفعہ آواز آئی: واغربتاہ.......... واغربتا .... ہائے او میری غربت، ہائے او میری غربت، ہائے او میری غربت ابھی سنبھلا نہیں تھا کہ ایک ظالم نے (میں پہلے وعدہ کر چکا ہوں تو سنبھل نہیں سکتا) شاہ جی کہتے ہیں لے آؤ ذوالجناح' اگر کہتے ہیں لے آؤ۔ایک لفظ سن لو ذوالجناح بعد میں لے آنا

صرف ایک لفظ) ابھی سنبھلا نہیں کہ ایک ظالم سنان بن ارث نے پہلو پر نیزا مارا۔ تیرے آقا نے دایاں ہاتھ دیکھا۔ بائیں ہاتھ سے نیزا نکالا، خون کا فوارا چھوٹا، حسینؑ کی چیخ نکلی ''اماںؑ تیرا ادھار اتر گیا''۔

ابھی سنبھلا نہیں تھا کہ محمد بن اشعث بن قیس نے دائیں ہاتھ سے حسینؑ کے منہ پہ اتنا احسان کیا۔ حسینؑ کی چیخ نکلی۔ چار دفعہ کہا۔

عباسؑ، عباسؑ، عباسؑ، عباسؑ

ماتم حسینؑ.............. یا حسینؑ، یا حسینؑ

❁ ❁ ❁ ❁

مجلس ششم

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل

جس انسان کی روح پر آلِ محمدؐ کے احسانات کا نقش محفوظ ہے وہ قرض سمجھ کر نہیں فرض سمجھ کر بلند آواز سے صلواۃ۔

اب اپنی تمام تر حاجات دل میں رکھ کر محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ کو وسیلہ بنا کر قبولیت دعا کا اجر سمجھ کر اتنی بلند صلواۃ پڑھیں جتنا آلِ محمدؐ ذہنوں میں بلند ہیں۔

بڑی نوازش! بہت شکریہ!

لیکن گردِ کارواں بھی نظر انداز کرنے کے قابل اس لئے نہیں ہوتی کہ اس سے پتہ چلتا ہے کارواں کی منزل کون سی ہے؟ آپ میں سے کوئی تھکا ہوا ہو۔ ذہنی طور پر اس کا خیال ادھر ادھر ہو بے شک آرام سے باہر چلا جائے، نہ مجھے ناراض ہونا آتا ہے، پانچ ،بارہ، چودہ مومن بہت ہیں سننے کے لئے۔

لیکن اتنی گزارش ہے کہ جتنی دیر میں آپ کی ساعتوں کے تاج محل کے مقفل دروازوں پر دستک دیتا رہوں توجہ میری جانب میں محسوس کر رہا ہوں۔ میں پڑھتا جاؤں گا اور اگر لطف آئے تو بولنا ضرور بس اتنی گزارش ہے کہ آلِ محمدؐ کی مودّت میں جسے لطف آتا جائے' میرے ساتھ بولتا آئے۔ اور یہ دور جس میں ہم سانس لے رہے ہیں' اس دور میں شیعیوں کو ضرورت ہے اونچا بولنے کی۔ ہم اونچا نہیں بولیں گے تو اگلے سمجھیں گے یہ مردہ قوم ہے۔ سمجھ گئے نا۔ بات جو میں کر رہا ہوں میرا خیال ہے ذہن میں

آ گئی۔ میں پہلا لفظ آپ کی سماعتوں کی نذر کر کے اندازہ لگا لوں گا کہ پانچ منٹ سننا ہے یا پانچ گھنٹے سننا ہے۔ پانچ گھنٹے سے مراد یہ ہے کہ پانچ منٹ بھی اس انداز میں مجلس پڑھی جا سکتی ہے۔ میرے بعد شاید عاشق بی اے صاحب ہیں۔ عرفان بھائی ہیں۔ ہم سارے ایک ہی طرح کے' ایک دوسرے سے بہرحال ملتے جلتے ہیں، نہ میں ان کا ٹائم لینا چاہتا ہوں، نہ اپنا ٹائم انہیں دینا چاہتا ہوں۔ یہ بات ذہن میں رکھ لیں۔

اسٹیج سیکرٹری صاحب سارا دن یہاں بیٹھے رہے، اگر پہلا لفظ پسند آئے تو بولنا اتنا ہے کہ مجھے لطف آ جائے، پسند نہ آئے تو بے شک نہ بولنا۔

ساری کائنات میں (پہلا لفظ (جملہ) ہے میرا پوری توجہ حضور!) ساری کائنات میں جو انسان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے قرض (ذرا سمجھ کر اگر لفظ میرا سمجھ میں آئے تو بولنا ہے نہ سمجھ میں آئے تو تیری قسمت) ساری کائنات میں جو انسان، جو انسان، جو انسان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے مشترکہ قرضے، مشترکہ قرضے ایک مختصر ترین سجدے کی مہلت میں ادا کر کے اپنی باقی عبادت سے توحید کو اپنا مقروض بنا دے''اسے حسینؑ کہتے ہیں''۔

(اب بھی اگر کوئی نہ بولے تو اس کی اپنی مرضی) نعرۂ حیدری .... یا علیؑ

جو انسان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے مشترکہ قرضے ایک مختصر ترین سجدے کی مہلت میں ادا کرے، اپنی باقی عبادت سے توحید، نبوت شریعت اور انسانیت کو قائم کر کے (بولو ذرا) اپنا ذاتی مقروض کر دے۔

اسے حسینؑ کہتے ہیں

جو انسان ہر دور کے یزید سے ٹکرا کر اسے اکیلا ملیا میٹ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

اسے حسینؑ کہتے ہیں

(ذرا جاگ کے، ذرا جاگتے آؤ، میرے ساتھ ساتھ)جیو

سقیفہ کی گندی نالی کا کیڑا اور بنی امیہ کے حرام دودھ پر پلنے والا شاتم امام زمانہ کیا جانے؟ حسینؑ کون ہے۔ (آہا، آہا، آہا، آہا، آہا)

اگر علیؑ ذہنوں میں ہے تو نعرہ حیدری .... یا علیؑ

ہاں سارے مل کے۔مل کے۔

یہ زندگی عزیزو کچھ پتہ نہیں کب ختم ہونی ہے۔کوئی معلوم نہیں، کچھ نہیں معلوم ہر نماز کے بعد ابرار کاظمی صاحب ہم زیارت پڑھتے ہیں، اور کہتے ہیں:

میں ہوتا، کاش میں ہوتا۔آپؑ کے ساتھ شہید ہو کر قربان ہو جاتا، شہید ہو جاتا، رتبہ پا جاتا۔

آج کوئی مختلف دور ہے۔

''حسینؑ وہی ہے۔'' یزید بدلتا آرہا ہے۔

''حسینؑ وہی ہے'' قبلہ! یزید کا روپ بدلتا آرہا ہے۔کل معاویہ کے بیٹے کا نام یزید تھا۔آج نامعلوم نامولود شجرہ نسب رکھنے والے۔ شناختی کارڈ میں ولدیت کے خانے کو جان بوجھ کر خالی رکھنے والا آج وہ یزید ہے۔حسینؑ کا واسطہ مجھے گولی لگ جائے مجھے قتل کردے کوئی۔حسینؑ جانتا ہے کچھ نہیں پتہ اگلے لمحے کو کیا ہو جائے لیکن اس مجلس کو آخری مجلس سمجھ کہ ایک پیغام دے رہا ہوں۔تمہیں جو ذاکر بھی آئے اس سے کہا کرو کہ ایک منٹ نہیں دو منٹ نہیں پانچ منٹ نہیں۔اپنی قوم کو جگائے (بے شک، بے شک) حسینؑ جانتا ہے۔اتنے ہزار کا مجمع میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے، اگر میں آکر ایک رباعی پڑھوں آپ تو آسمان پہ چلے جائیں گے۔

دو لفظ پڑھوں مصائب کے آپ رو پڑیں گے میں چلا جاؤں گا۔میرا فرض پورا نہیں ہوتا۔مجھ پہ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اس دور میں سقیفائی مون

سون ہواؤں میں پلنے والے گندے کیڑے اس دور میں، اس دور میں گندے کیڑے کوئی ضیاء الرحمان فاروقی بن گیا۔ کوئی شاتم رسول بن گیا۔ اب وہ سعودی امداد میں ٹل ٹل کہ تمہارے خلاف ہیں۔

کل تک مجھے کافر کہتے تھے' میں خوش تھا۔ مجھے خوشی ہوتی تھی مجھے کافر کہہ رہے ہیں۔ میں خوش ہوتا تھا'۔ چلو چودہ سو سال بعد ہی تاریخ کی سپریم کورٹ نے کوئی فیصلہ تو دیا۔ مجھے بھی انہوں نے کافر کہا'۔ چودہ سو سال بعد سہی۔ معلوم تو ہوا۔ چودہ سو سال بعد تو کھلا۔ چودہ سو سال بعد سہی، اصل چہرہ تو سامنے آیا۔ چودہ سو سال بعد سہی، پتہ تو چلا کہ چودہ سو سال پہلے۔ چودہ سو سال پہلے چودہ سو سال پہلے جن کے باپ اور دادا نے علیؑ کے باپ کو کافر کہا تھا۔ ان کی ناجائز اولاد آج ہمیں کافر کہہ رہی ہے۔ (واہ، واہ، واہ)

خوش ہوتا تھا میں، خوش ہوتا تھا قبلہ! لیکن علیؑ کی عزت کی قسم! (ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ) اب مجھ سے معاملہ بڑھ گیا، تجھ سے معاملہ بڑھ گیا۔ ''سگِ دہن دریدہ'' لفظ میں نے کہہ دیا اس کا ترجمہ کسی سے پوچھ لینا۔ ''سگ ھائے دہن دریدہ'' پھر کہتا ہوں یہ لفظ تاکہ ٹیپوں میں آجائے

''سگ ھائے دہن دریدہ'' سگ دہن دریدہ

اب ہمارے معصوم آئمہ کی طرف اپنے منہ کا رخ کر رہے ہیں۔ اور اب بھی شیعیو ہم چپ رہیں' ۔ تو پھر اس سے بہتر ہے کہ مر جائیں۔ اور بیماری سے بھی مرنا دشمن کی گولی سے بھی مرنا۔ بیماری سے مرنے والے کو تو پوچھتا کوئی نہیں۔ یہ موت اچھی ہے یا وہ موت اچھی ہے۔ ادھر یزید کے لشکر سے بچے ہوئے کسی حرام زادے کی گولی ہمارے سینے کے پار ہو۔ آنکھیں بند ہوں۔ ادھر زہراؑ کہے بسم اللہ۔ (آہا، آہا، آہا) یہ موت ہے۔ اس موت کو چاہتے ہیں۔

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل

(نہ۔ نہ۔ نہ۔ اس انداز میں علیؑ جانتا ہے نہ مجھے رباعی پڑھنی آتی ہے۔ نہ میں رباعی پڑھتا ہوں' جو کہ داد دیتے ہیں۔ میرے بعد دو مقررین اور ذاکرین اور علمائے کرام یعنی بھائی علامہ عرفان حیدری عابدی موجود ہیں اور عاشق بی اے صاحب بھی ہیں اس لیے ان کا وقت نہ لوں۔ کہنا مجھے بہت کچھ تھا۔ اور جی بھی چاہ رہا ہے کچھ کہنے کو۔ لیکن حسینؑ جانتا ہے کہ میں ان کا وقت نہیں لینا چاہ رہا بہت ہے کچھ کہنے کو لیکن حسینؑ جانتا ہے کہ میں ان کا وقت نہیں لینا چاہتا۔ یہ رباعی تیری سمجھ میں آ جائے' تمہاری طرف' تمہاری طرف سے کہہ رہا ہوں ۔

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل

(نہیں سمجھ میں آئی بات یا میری رباعی کا مصرع نیچے رہ گیا۔ آپ عرش پہ چلے گئے کوئی بات ہے ضرور۔) ۔

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی

(آخری آدمی تک دیکھتا ہوں کون سمجھتا ہے)

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کُھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
ورنہ یہ کلی کُھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
ورنہ یہ کلی کُھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
ورنہ یہ کلی کُھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں، نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

(آہا، آہا، آہا، واہ، واہ، واہ)

مہربانی جناب! (آہستہ آہستہ چل رہا ہے کہ اگلے ماشاء اللہ واہ، واہ، کہہ رہے ہیں۔ پچھلے اِنَّ لِلّٰہ پڑھ رہے ہیں۔) سارے مل کر نعرۂ حیدری ....

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کُل کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں، نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
(واہ، واہ، واہ، شکر ہے یا حسینؑ۔ شکر ہے میرے مولاؑ بول پڑا ہے مجمع)
انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
کوئی، کوئی فالتو لفظ ہی نہیں کہنا۔ اب شاعری اگر سننا چاہتے ہو تو سنتے چلے جاؤ)

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

(واہ، واہ، واہ)

جب تجھے آواز علیؑ نے دی ہے۔ پوری توانائی صرف کر کے

نعرہ حیدری .... یا علیؑ

چیخ، چیخ، کر مر گیا مولوی، حسینؑ نے قرض دیا (شاہ جی نوشہرہ، گلبرگ سے آئے ہوئے) اللہ جنت دے گا۔

کیا ہے تیری جنت؟ میرے حسینؑ کے مقابلے میں۔ حسینؑ کا قرض تو دیکھ۔ تیرا روسٹ ہو کر بھی آسمان سے گرے وہ بھی جنت میں جائے؟ (یار کہاں جیتے ہو خدا کے لیے) اور حسینؑ کو بھی قرض کے بدلے میں جنت ملے۔

(نہیں، نہیں، نہیں، محسن نقوی کا عقیدہ اور ہے۔) ۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

(یار اتنا بڑا جملہ اور تم کیا کر رہے ہو) ۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں

(آہا، آہا، آہا، کوئی تو جاگے، کوئی تو جاگے) ۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

قدرت کو، قدرت کو، قدرت کو، پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں۔ (تو کہتا ہے جنت ملے گی۔ میں کہتا ہوں:) ۔

قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

(آہا، آہا، آہا، اب تو نعرہ میرا حق بنتا ہے نا!)

نعرۂ حیدری .... یا علیؑ

(پھر پڑھوں یہ رباعی سارے چاہتے ہو۔ چلو اس سے اگلی پڑھ دیتا ہوں
''مشکل ہے'' تو پھر نعرہ بھی یہی لگے)

نعرۂ حیدری.......... یاعلیؑ

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

(جو حسینؑ والے ہو دیکھو میری طرف کیا ہے؟

جنت؟ قبلہ میں بتاتا ہوں جنت ہے کیا؟ جنت ہے کیا؟)

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی

(آہا، آہا، ذرا تو جاگو یار)

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی کبھی حُر نے خریدی ہے
خداوند تری جنت بڑی سستی نظر آئی

(واہ، واہ، واہ، آہا، آہا، آہا، اب تو جاگو نا اب تو جاگو مہربانی سر)

نعرۂ حیدری .... یاعلیؑ

(آخری آدمی تک جن کی رگوں میں علیؑ کی محبت ہے دونوں ہاتھ بلند کر کے، دونوں ہاتھ بلند کر کے، آسمان تک اگر آواز نہیں گئی تو لطف نہیں آیا۔ نعرۂ حیدری .... یاعلیؑ

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے

(واہ، واہ، واہ۔ سلامت رہو)

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے

(ذرا جاگو، ذرا جاگو، رات کسی وقت یا صبح کسی وقت میں علیؑ کا واسطہ اللہ کو دوں تو وہ بھی نہیں ٹھکراتا تم میں سے ہر مومن کو علیؑ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں جاگ کے سننا، دور تک آواز جائے کہ علیؑ والے موجود ہیں۔)

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے۔

بنی امیہ کے حرام دودھ پر پلنے والے حشرات الارض سے کہہ رہا ہوں۔ واہ، واہ، واہ)

تجھ کو حسینیت سے حسد پر غرور ہے

(نہ، نہ، نہ یوں نہیں چوتھا مصرع سن کر بولنا ہے پوری توجہ۔ سرکار پوری توجہ، حضور پوری توجہ۔ مصرع اگلے سال تک ذہن میں نہ رہے تو لطف کیا آیا)

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے
تجھ کو حسینیت سے حسد پر غرور ہے

(مولائے کائنات میرا امام زمانہؑ میں آپ کی نذر کر رہا ہوں یہ رباعی اور اس مجمعے کے ساتھ ساتھ ہر شیعہ کی آواز میں پیش کر رہا ہوں، رباعی مولا اس کے اجر کے طور

پر ہمیں اتنی آواز دے کہ تیرے دادا کے نام کا نعرہ آسمانوں تک جائے۔)۔

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے

(ڈائریکٹ شاتم امام سے کہہ رہا ہوں۔ ڈائریکٹ، ڈائریکٹ، ڈائریکٹ، شاتم امام سے کہہ رہا ہوں۔ ڈائریکٹ، ڈائریکٹ، ڈائریکٹ اس اعظم سے کہہ رہا ہوں)

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے
تجھ کو حسینؑ سے حسد پہ غرور ہے
تجھ کو حسینؑ سے حسد پہ غرور ہے
شبیرؑ کے عدو تری سازش سے کھل گیا
شجرے میں کچھ نہ کچھ تو ملاوٹ ضرور ہے

(واہ، واہ، واہ، آہا، آہا، آہا سلامت رہے)

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے
تجھ کو حسینؑ سے حسد پہ غرور ہے
شبیرؑ کے عدو تیری سازش سے کھل گیا
شجرے میں کچھ نہ کچھ تو ملاوٹ ضرور ہے

کیسی ملاوٹ ہے؟۔

دیتا ہے سدا ماتم شبیرؑ پہ فتوے

(آہا۔ آہا۔ آہا۔ پوری توجہ۔ بھائی یہ نفیس الذاکرین عاشق حسین بی اے صاحب جن کی میرے خیال میں دس سال سے رات کے اس وقت میں اور بھائی صاحب ایک ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور دس سال سے جب میں یہ رباعی پڑھتا ہوں مجھے کچھ نہ کچھ انعام ضرور دیتے ہیں اور پیچھے وہ نوید جو بیٹھا ہوا ہے نا! ان کی دستار کا حقیقی

وارث، کہتا ہے: "کدے تے تسی وی دیو انعام" یہ انعام میرے لیے بہت بڑی بات ہے کہ ایک سینئر ذاکر مجھے انعام دے۔ میں انعام کے طور پر انہیں ایک رباعی سنا رہا ہوں ۔

دیتا ہے سدا ماتم شبیرؑ پہ فتوے
پھر اس پہ شفاعت کا طلب گار بھی تو ہے
دیتا ہے سدا ماتم شبیرؑ پہ فتوے
پھر اس پہ شفاعت کا طلب گار بھی تو ہے
پھر اس پہ شفاعت کا طلب گار بھی تو ہے
پھر اس پہ شفاعت کا طلب گار بھی تو ہے
یہ راز تیرے بغض و حسد سے ہوا افشا
شاید تری شہ رگ میں امیہ کا ہو ہے

(آہا، آہا، واہ، واہ، واہ)

نعرۂ حیدری..............یا علیؑ ۔

کل شب کو خواب میں میرے دور پُر فتن

قبلہ! میں نے خواب دیکھا ہے کسی کتاب سے نہیں پڑھ رہا۔ دوستوں کی فرمائش اور حکم کی تعمیل کرتے ہوئے خواب سناتا ہوں۔ اگر خواب کا پہلا شعر سمجھ میں آ گیا۔ تو سمجھوں گا جاگ رہے ہو۔ اور پہلا شعر سمجھ میں نہیں آیا تو پھر اور خواب سناؤں گا۔ تاکہ اور جاگو)۔

کل شب کو خواب میں، بھائی صاحب! خواب ہے، خواب ہے، کسی کتاب سے نہیں پڑھ رہا، کوئی حوالہ نہیں خواب ہے۔

خواب دیکھنے کی پابندی کوئی نہیں۔ خواب دیکھنے کی سزا کوئی نہیں۔

کل شب کو خواب میں اے مرے دور پر فتن

(بہت دور، دور سے آئے ہوئے نوجوان میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ خیبر سے کراچی تک اور سب ساتھی۔ جانے پہچانے ہوئے سب چہرے انہیں سنا رہا ہوں۔ دوسرا مصرع سمجھ میں آ جائے تو بولنا ضرور ہے) ۔

کل شب کو خواب میں اے مرے دورِ پر فتن

(دورِ پرفتن کا مطلب ہے۔ ''فتن کہتے ہیں فتنہ کی جمع کو۔''

جس میں بہت سے فتنے جمع ہو کر، کوئی جلوس نکالے کوئی اپنے آپ کو ''سپاہ'' کا نام دے اسے کہتے ہیں فتن' ایک ہو تو فتنہ بہت سے ہوں تو فتن۔ دورِ پُر فتنہ۔ فتنہ سے پُر دور)

کل شب کو خواب میں (میں بین الاقوامی جلسے سے خطاب کر رہا ہوں' نئی روشنی کے سکول میں نہیں پڑھا رہا کہ ہر لفظ کا ترجمہ کروں) ۔

کل شب کو خواب میں اے میرے دورِ پر فتن

دیکھی یزیدیت کے قبیلے کی ایک دلہن

(آہا۔ آہا۔ اب تو جاگو میرے ساتھ۔ اب تو جاگو اب تو میرا حق بنتا ہے) ۔

کل شب کو خواب میں (پوری توجہ حضور)

کل شب کو خواب میں اے مرے دور پر فتن

دیکھی یزیدیت کے قبیلے کی' (بولو یار' کیسی تھی؟ کیسی تھی؟)

دیکھی یزیدیت کے قبیلے......

کل شب کو خواب میں اے مرے دور پرفتن ۔

دیکھی یزیدیت کے قبیلے کی ایک دلہن (کیسی تھی؟)

آنکھوں میں ظلم و جور کے کاجل کی ڈوریاں

آنکھوں میں ظلم و جور کے کاجل کی ڈوریاں
ماتھا منافقت کی تپش سے شکن شکن
گردن میں طوقِ لعنت پروردگار تھا
گردن میں طوقِ لعنت پروردگار تھا
تن پر جہان بھر کی حقارت کا پیرہن
ہونٹوں پہ منقبت تھی سعود و یہود کی
ہونٹوں پہ منقبت تھی سعود و یہود کی
پاؤں میں ڈالروں کی چھناچھن چھنا چھن
پاؤں میں ڈالروں کی چھناچھن چھنا چھن
نس نس میں دین حق سے بغاوت بھری ہوئی
سانسوں میں گرد راہِ سقیفہ کی تھی گھٹن
لگتی تھی دور سے ابو سفیان کی کزن
(مولا حسینؑ تیرے مومن تھکے جاتے ہیں۔تھوڑا سا جاگو بھائی)
لگتی تھی دور سے ابو سفیان کی کزن
گیا تھا شعلہ نمرود سے بدن
تہمت نبی کے دیں پہ لگانا تھا مشغلہ
اسلام کا مذاق اڑاتا ہوا سخن
گزری جو پاس سے وہ ابو جہل کی بہو
(آخری آدمی تک)
گزری جو پاس سے وہ ابو جہل کی بہو
میں نے کہا یہ کون ہے؟ بدکار و بد چلن

(اب نہ کوئی جاگے میرا قصور نہیں)

گزری جو پاس سے وہ ابو جہل کی بہو
میں نے کہا یہ کون ہے؟ بدکار و بد چلن
آئی صدا کہ اس کے مقابل کرو جہاد
کیوں؟
دیکھو یہ ہے سپاہ صحابہ کی انجمن
وہ خواب تھا مگر وہ فضا اور ڈھل گئی
سوچا کہ اس سے بات کروں آنکھ کھل گئی

(عَلَم ہوتا ہے، علم پہ پنجا ہوتا ہے، آج تک پنجے پہ شعر کسی نے نہیں کہا۔ محسن نقوی پنجے پہ شعر سناتا ہے۔ جو بسم اللہ کہہ رہے ہیں۔ میں انہیں بھی بسم اللہ کہہ رہا ہوں۔ اور علیؑ جانتا ہے اگر یہ شعر پسند آ جائے تو لطف لینا۔ اس کے اسٹکر بنوانا محرم میں میں چاہتا ہوں کہ یہ شعر عام ہو، علم پہ پنجا ہوتا ہے۔ اس پہ میں شعر سناتا ہوں)۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے

(بہت دور سے آئے ہوئے مومن مجھے نظر آ رہے ہیں۔ اور سب کو بولنا سکھا کے پھر اسٹیج سے اترتا ہوں)۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط انا کا غرور ہے

(آہا، آہا، ذرا جاگو علیؑ کا واسطہ، پنجے پہ شعر سنا رہا ہوں شاہ صاحب! کاظمی صاحب پوری توجہ)۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ انا کا غرور ہے

(پھر پڑھتا ہوں، پھر پڑھتا ہوں تاکہ اِدھر اُدھر دیکھ کر عبادت ضائع نہ ہو
دیکھو میری طرف)۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ انا کا غرور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط، ضبط انا کا غرور ہے۔
کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط...... (دیکھو میری طرف)
کوئی تو ہے جو ضبط انا کا غرور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط انا کا غرور ہے
کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط انا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

(صاحب زبان پڑھتا ہے، جتنی مشکل رباعی پڑھ سکتے ہو۔ مشکل رباعی پڑھو بڑا لطف آئے گا۔ اسٹیج سیکرٹری صاحب نے کہا تھا، میں اسی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے رباعی پڑھتا ہوں، لیکن اپنے جیسے ملنگوں اور دیوانوں کو اپنے جیسے کم پڑھے لکھے دوستوں کو سنا رہا ہوں، ان کی سمجھ میں زیادہ آئے گی اور بولیں گے زیادہ)۔

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت گئی ذروں کی سرِ عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی ترے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

(آہا، آہا، آہا، آہا)

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو

(اٹھ کر نعرہ لگاؤ مجھے بھی لطف آئے کہ نعرہ کیا ہوتا ہے جب سارے مل کر نعرہ لگائیں۔ سلامت رہو قبلہ! نعرۂ حیدری........ یا علیؑ آل محمدؐ آپ کی زندگی دراز کریں)

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو

(کوئی تشریح نہیں کرتا)

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو

اس کو خطاب (سانده میں کھڑا ہو کر صاحبان زبان کے سامنے کھڑا ہو کر ''عناد'' کا ترجمہ کروں مجھے شرم آتی ہے۔ عناد حسد کو کہتے ہیں) ؎

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

جب بھی مقابلے میں (اگر اجازت ہو سید ہو ہاں جی دوبارہ پڑھوں) ؎

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علَم کو سلامی دیا کرو

اور رباعی پڑھتا ہوں ؎

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

(آہا، آہا، آہا کوئی تو شام کو جا کر انصاف کرے گا کہ کس نے ہماری روح میں مودتِ عباسؑ جگائی)

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کریں گے

(جس کے دل کی آواز ہو وہ بولے جو نہ بولا سمجھوں گا اس کے دل کی آواز نہیں ہے، کوئی جبر نہیں، کوئی جبر نہیں)

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے

یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے

یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے

اگر شبیرؑ کے ماتم پہ پابندی ہو جنت میں

تو پھر جنت میں بھی جانے سے ہم انکار کریں گے

(جس کی رگوں میں علیؑ۔ علیؑ آباد ہو۔ نعرہ حیدری.......... یا علیؑ)

اے سخی عباسؑ کے پرچم

یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے

اگر شبیرؑ کے ماتم پہ پابندی ہو جنت میں

(آہا، آہا، آہا)

(بڑی جنت لئے پھرتا ہے قبلہ! خواہ مخواہ جنت لئے پھرتا ہے۔ مجھے حسینؑ کی عظمت کی قسم نہ ہم جنت چاہتے ہیں نہ دوزخ کا خوف ہے۔ قیامت کے دن اللہ یہ کہہ

دے۔ ''یہ حسینؑ کے ہیں'' آہا، آہا، آہا۔ تو جہاں بھیج دے وہی جنت ہے۔ وہی جنت ہے۔

قبلہ! ہمیں تو معلوم ہے جنت کیا ہے؟ دوزخ کیا؟ قبلہ! کوثر کیا ہے؟ اور تحت الثریٰ کیا ہے؟ ہم سمجھتے ہیں۔

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ

(آہا، آہا، آہا، جذبہ)

تحت الثریٰ کیا ہے؟

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ

کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے

(نہیں، نہیں یوں نہیں، جس انداز میں مستانہ وار سن رہے ہو اسی میں اور بھی سنتے آؤ)۔

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ

کوثر میری حسینؑ کی (بخشش، بخشش) بخشش، کا نام ہے

جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ

دوزخ بتولِ پاک کی رنجش کا نام ہے

(سیدھی سی بات ہے ہمیں پتہ ہے کہ جنت کیا ہے؟ دوزخ کیا ہے؟ سیدھی سی بات ہے جنت)

(شاہ جی یہ بات یاد رکھو کہ عقیدے کی بات ہے۔ پہلے کہتے ہو۔ شاعری سنا کیا ہے تو اب سنتے آؤ پھر پڑھوں قبلہ!)۔

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ

کوثر میرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے

جنت علیؑ کے سجدہ وافر کی ہے زکوٰۃ

دوزخ کیا ہے؟ بتولؑ پاک کی...... پھر پڑھوں کمال ہےتو زہراؑ کے دروازے پر آگ لے کر آئے اور جنت میں جائے۔ (جی، جی، جی، مجھے علیؑ کی عزت کی قسم!)

جب سے مسلمانوں کے دربار سے واپس آئی' باباؐ کی قبر پر بیٹھ کر کہتی ہے: باباؐ! اتنی مصیبت دیکھی ہے' اتنی تکلیف دی ہے مسلمانوں نے' میں زہراؑ تیری قسم کھا کر کہتی ہوں: داہنے ہاتھ سے تسبیح نہیں پڑھ سکتی، اور جنت میں جائیں۔ (جی، جی، جی، مجھے علیؑ کی عزت کی قسم!)

جب سے مسلمانوں کے دربار سے واپس آئی' باباؐ کی قبر پر بیٹھ کر کہتی ہے باباؐ اتنی مصیبت دیکھی ہے۔ اتنی تکلیف دی ہے مسلمانوں نے' میں زہراؑ تیری قسم کھا کر کہتی ہوں داہنے ہاتھ سے تسبیح نہیں پڑھ سکتی۔ (بانیان مجلس کا اور فرمان ہے لیکن تم رو پڑے ہو تجھے ایک واقعہ سناتا جاؤں تاکہ جی بھر کے روؤ۔ میں حج کر کے آیا ہوں جی پھر بتاؤں۔ ہائے، ہائے۔ اچھا بابا! اچھا تو نے واسطہ دیا ہے اس رقعے میں تیرے حکم کی بھی تعمیل کرتا ہوں۔ بانی مجلس نے بھی واسطہ دیا ہے۔ شاہ صاحب روتے ہم اس لئے ہیں بہت سے حاجی بیٹھے ہوئے ہیں، جو نہیں گئے اللہ انہیں حج نصیب کرے۔ میں ہو کے آیا ہوں۔ ہو کے آیا ہوں قبلہ! جہاں میں مجلس پڑھ رہا ہوں۔ ''یہ ہے جنت البقیع''۔ جہاں سے تم گلی مڑے ہو۔ وہاں ہے مسجد نبویؐ، فاصلہ دیکھ لو، یہ زہراؑ کی قبر ہے قبلہ! اتنے فاصلے پر نبیؐ کی مسجد ہے۔ لوگ کہتے ہیں شیعہ روتے کیوں ہیں؟ حاجی جانتے ہیں، اگر میں غلط پڑھوں زہراؑ میری شفاعت نہ کرے۔ شام ہوتی ہے نبیؐ کی مسجد پہ تیس ہزار بلب روشن ہوتے ہیں۔ زہراؑ کی قبر پر' چراغ جلانے والا کوئی نہیں۔ (اب بھی نہ روئیں، نہ نہ ایسے نہ روؤ، شاہ صاحب! مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں نے زہراؑ کی قبر پر کھڑے ہو کے عرب کی پولیس کے طمانچے کھا کر میں نے زہرا کی مجلس پڑھی ہے۔ جب وہ مجھے گھسیٹ

رہے تھے قبلہ! کہ یہاں مجلس نہ پڑھ، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جنگلہ ہے۔ جنگلے سے ٹکر مار کے پاکستان کی ایک سیّد زادی سفید سر والی بی بی نے ٹکر ماری خون جاری ہوا رو کے کہتی ہے:

''زہراؑ اس سے بہتر تھا کہ پاکستان آ کر مر جاتی' ہم اپنی بیٹیوں کے زیور بیچ کر تیری قبر بنواتے۔'' (شرم کر کے نہ روؤ۔ شرم کر کے نہ روؤ)

ہاں اس سے بہتر تھا پاکستان آ کر (جی، جی، جی)

مر جاتی ہم اپنی بیٹیوں کے۔ (ایک اور بات بتاتا ہوں۔ کوئی شیعہ سنی اس بات پہ مجھے اپنے آنسو سنبھال کے دکھائے۔ کائنات کی مظلومہ بی بی ہے۔ مستور ہے میری ماں بیٹھی ہے سفید سر والی ماں اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں۔ آئندہ بھی روؤ یا نہ روؤ تمہاری مرضی ہے لیکن میرا ایمان ہے اس وقت زہراؑ بھی مجلس میں موجود ہے۔ آؤ اسے پرسہ دیتے ہیں)

شاہ صاحب یہ سامنے جو دیوار ہے اس میں جو دروازہ ہے یہ دروازہ ہے بتولؑ کا' دروازہ جہاں میں کھڑا ہوں' یہاں ہے منبر رسولؐ کا' اتنا فاصلہ ہے آ کے کھڑے ہوئی۔ تین گھنٹے کھڑی رہی، پاؤں پہ ورم آ گئے، کسی بے غیرت کو شرم نہیں آئی کہ کہہ دیتا زہراؑ بیٹھ جا، تین گھنٹے بعد کہا: ''چچا سلیمانؑ میں تھک گئی ہوں۔ (کیوں شرم کر کے روتا ہے) چچا سلیمانؑ میں تھک گئی ہوں یہ سلیمانؑ کہتے ہیں ہے کوئی ہے جو بتولؑ کو بیٹھنے کی اجازت دے۔ (میں زیادہ نہیں پڑھ سکتا۔ علماء کے سر پر قرآن رکھ' اگر میں غلط پڑھوں۔ زہراؑ میری شفاعت نہ کرے۔ اگر صحیح پڑھوں اٹھ کے ماتم کرنا)

جب سلیمانؑ نے کہا میری آقا زادی بتولؑ اتنی دیر کھڑی رہنے کی عادی نہیں' اسے بیٹھنے کی اجازت دو۔ حاکم وقت منبر سے اترا۔ سید زادو۔ منبر سے اتر کے کیا کہا اس نے؟ (سن لو گے؟) بتا دوں وہ کہتا ہے سلیمانؑ! سلیمانؑ! اپنی آقا زادی سے کہہ

اب یہ منبر تیرے باپ کا نہیں۔ (پتہ نہیں کس انداز میں رونے کا عادی ہے تو)

اب یہ منبر تیرے باپؐ کا نہیں۔ بی بیؑ کہتی ہے چچا سلیمانؓ چپ ہو جا اب کوئی سوال نہ کرنا۔قبلہ! اپنی ردا سے فاطمہؑ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ایک کاغذ دیا' کہا میرے باباؐ کی سند ہے۔(آہ مجھے موت آ جائے) ایک گھنٹے تک وہ سند پھیرائی جاتی رہی، پہچانو یہ دستخط محمدؐ کے ہیں یا نہیں؟ ایک گھنٹے بعد حاکم منبر سے اترا۔(اب دعا کرو مجھے موت آ جائے) دیکھ کر کہتا ہے سند کس کی ہے؟ پردے کے اندر سے آواز آئی میرے باباؐ کی میرے بابا محمدؐ کی۔حاکم کہتا ہے کوئی گواہ دے۔ سات سال کا حسینؑ نو سال کا حسنؑ چھوٹے چھوٹے عمامے لے کر کہتے ہیں۔سند نہ مانگ حق نہ دے ہماری ماںؑ کو نہ جھٹلا۔

(کیوں نہیں روتے بھائی، بس قبلہ! ناناؐ کا نام آیا' ہر آنکھ رو پڑی ہے قبلہ!) حاکم نے سند اونچی کی' آواز آئی کیا چاہئے؟ بتولؑ کہتی ہے: مجھے حق دے۔ (پتہ نہیں تیری آنکھ میں منظر ہے یا نہیں؟) دربار پر سناٹا ہے' رسولؐ کی قبر میں زلزلہ ہے۔حاکم نے قبلہ! چار چکر لگائے' چار چکر لگا کر کہتا ہے' کس کی سند ہے بتولؑ؟ یہ محمدؐ کی سند ہے آواز آئی ''ہاں''۔کہتا ہے نہیں مانتا۔(ہائے ہائے اب کوئی شرم کر کے روئے یا مر جائے اس کی اپنی مرضی ہے۔آؤ میری ماؤں' بہنو! یہ کہہ کر حاکم نے سند کے ٹکڑے کر ڈالے)

کوئی سلیمانؓ نے چنا، کوئی حسنؑ نے چنا، کوئی حسینؑ نے چنا، بتولؑ کی آواز آئی: باباؐ! میں غریب ہوگئی۔(حوصلہ۔حوصلہ میرے نوجوانو! شرم کر کے نہ رو، جی، جی، جی، ہاں، ہاں، ہاں، ہوگئی ہے بے ہوش تو کیا ہوا۔مستور ہے اسے معلوم ہے مجمع اپنا ہے کوئی تازیانے نہیں مارے گا)

وہ زینبؑ تھی کربلا سے شام تک جہاں سکینہؑ روتی کہتی نہ رو شمر دیکھ لے

گا۔(ہاں ماتم کرتے آؤ۔(فرمان ہے مجمع کا کہ شہزادی کے درد سنا' تیرا فرمان ہے کہ شہزادہ علیؑ اکبرؑ کی شہادت سنا)

حسینؑ کی غربت کی قسم!(میں آگے پڑھ نہیں سکتا۔ مجھ میں جرأت نہیں' مجھے پڑھتے ہوئے اس وقت چالیس منٹ ہوئے ہیں اگر اجازت ہو تو پانچ منٹ میں اور مصائب پڑھتا ہوں۔اس سے زیادہ میں مصائب نہیں پڑھ سکتا۔تو حق کا کہتا ہے' تو حق کا کہتا ہے کہ سیدزادی کو حق ملا یا نہیں)چوتھا دن تھا علیؑ قرآن جمع کررہا ہے۔زہراؑ چپ کر کے بیٹھی ہے گلی میں شور بلند ہوا فضہؓ جا دیکھ کون ہے؟آواز آئی:زہراؑ اجڑ گئی' تیرے دروازے پہ مسلمان لکڑیاں اکٹھی کر رہے ہیں۔(روتا بھی آ' شرم نہ کر)آواز آئی کیا ہوا؟آواز آئی لوگ کہتے ہیں باہر آئے علیؑ۔ورنہ دروازہ جلا دیں گے۔(اگر میں شرم کر کے پڑھوں تو قاتلوں میں شمار ہوتا ہوں اگر شرم نہ کروں تو ٹکریں مار کر مر جا، یا تھوڑی سی لائیٹ کمزور ہوئی یا جانے لگی،لوڈ شیڈنگ نہیں۔میرا ایمان ہے کوئی نہ کوئی علامت ضرور ہوتی ہے، یا خود آئی ہے، یا لاہور والی بیٹی سے کہا ہوگا جا میرے پردے کو رو رہے ہیں۔ مستورات دیکھ کے آ کون رو رہا ہے؟شرم کر کے نہ روؤ،سیدزادہ اس سے آگے میں پڑھ نہیں سکتا۔اگر اجازت دے تو یہی لفظ پڑھ کے۔میں شہادت بی بیؑ کی نہیں پڑھ سکتا، مجھے حسینؑ کی غربت کی قسم!)فضہؓ کہتی ہے:علیؑ کہتا ہے :میں جاتا ہوں،آواز آئی یا علیؑ! تو بیٹھ۔(شاہ جی سادات بیٹھے ہو میرے سامنے کاظمی سادات بیٹھے ہیں۔بجنور کے سید بیٹھے ہو،اگر اجازت دو مومن اجازت دو تو میں یہ لفظ پڑھ دوں،اگر اجازت نہ ہو تو نہیں پڑھتا۔ہے حوصلہ سن لو گے؟)دروازہ فضہؓ نے بند کیا۔چپ کر کے کھڑی ہے،دیکھ کے کہتی ہے کیوں آئے ہو؟آواز آئی:ہم دروازہ جلانے آئے ہیں۔بی بیؑ کہتی ہے: تمہیں معلوم نہیں یہاں رسولؐ کھڑا رہتا تھا؟اتنا کہنا تھا آواز آئی آگ لگا دو۔جب آگ لگانے کا نام آیا۔(اللہ جانے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں)ادھر آگ لگی ادھر

دروازہ گرا۔ادھر ایک چیخ آئی: ''وَاغُرُبَتَاہ''

''ہائے او میری غربت، ہائے او میری غربت، ہائے او میری غربت''۔(اللہ جانے آگے پڑھ سکوں یا نہیں)

جب علیؑ آئے۔بتولؑ خاموش ہے محسنؑ شہید ہو گیا۔

اس وقت دعا مانگ لے۔میرے بعد کس نے پڑھنا ہے بابا ماتم حسینؑ۔

مجلس ہفتم

علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام

خاندانِ زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ۔

مزاج معلّی کی نفاستوں پہ اگر ناگوار نہ گزرے تو تکلیف کریں..... صلواۃ بلند آواز سے پڑھیں.....

جو جو شخص اپنے آپ کو آلِ محمدؐ کے احسانات کا مقروض سمجھتا ہے وہ قرض سمجھ کے صلواۃ نہ پڑھے، فرض سمجھ کر صلوٰۃ پڑھے۔ (اتنا بڑا مجمع ماشاء اللہ چشم بددور۔ ایک صلوٰۃ اتنی بلند پڑھیں جتنا آلِ محمد حق رکھتے ہیں..... بلند صلواۃ)

(دامن وقت کی غربت میری پیشِ نظر ہے۔ پہلی رباعی چار مصرعے اسی پہ آپ اگر بول پڑے تو دو چار منٹ اور بھی لوں گا۔ نہیں تو وہی رباعی اور سلام، اتنی بلند صلواۃ پڑھیں۔ جتنا آلِ محمدؐ بلند ہو سکتے ہیں۔)۔

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام

(تھک کے نہیں، چار مصرعے مجھے پڑھنے ہیں..... بیدار ہو کے، غدیر خم کا میدان سمجھ کے اپنے آپ کو سلیمانؑ مزاج بنا کے، مختار طبیعت بنا کے، میثمؓ حیثیت بنا کے، مقدادؓ شریعت بنا کے، دونوں ہاتھ بلند کر کے اتنا نام علیؑ بلند کریں کہ اگر جبرائیل آسمان پہ ہے تو مجلس کے درمیان میں رباعی سننے کے لئے آ جائیں۔ (نعرہ حیدری ـــــ یا علیؑ)۔

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام

(جو سو رہے ہیں ان کے لئے پڑھ رہا ہوں جو جاگ رہے ہیں انہیں جگانے کے لئے نہیں، جو سو رہے ہیں انہیں جگانے کے لئے۔ مختصر ترین مجلس میری زندگی کی ......)۔

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام

(جی چاہے اگر تو دوسرے مصرعے پہ بول پڑنا دیکھنا میری طرف، جبر کوئی نہیں ......)۔

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام

(واہ، واہ، واہ)

(بس یہی مجھے چاہیے تھا: اتنی میں بیداری چاہتا تھا' آخری آدمی تک ......۔

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام

(دیکھیں میری طرف، بھائی! میرے نوجوان دیکھئے میری طرف! جس جس کی رگوں میں علیؑ کی محبت اور مودت، ماں کے مقدس دودھ کی طرح خون میں حل ہو کے گردش کر رہی ہے اس سے میرا وعدہ ہے، یہ رباعی اگلے سال کی اس مجلس تک یاد رہے گی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو میری اپنی قسمت ......)۔

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام

سارے کہو......

لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام

سارے کہو......

لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام

سارے کہو......

لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام
ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

(نعرہ حیدری.........یاعلیؑ)

(کئی دفعہ قبلہ......علیؑ کا واسطہ دو چار مجھے ایسے نعرے سنادو میں مجلس ختم کروں۔
نعرہ حیدری......یاعلیؑ)

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

اتنا بڑا مجمع، مجمعے کے مطابق خاموشی اچھی نہیں لگتی۔ ہاں شیعہ قوم کو خاموشی زیب نہیں دیتی۔ مانتے اس حسینؑ کو ہیں ہم جو نوکِ نیزا پہ بھی چپ نہیں رہا۔ ہاں میرے ساتھ ساتھ بولتے آؤ ۔

جو شہر علم کا در ہو شہنشاہ دو عالم ہو

تھکو نہیں...... ۔

جو شہر علم کا در ہو شہنشاہ دو عالم ہو

(دانشور شیعہ ہیں، پڑھے لکھے لوگ ہیں، پاکستان بھر سے آئے ہوئے ہیں، کوئی لفظ میرا ضائع نہیں ہوگا۔ مجھے تشریح کی ضرورت نہیں، چیلنج کر کے ایک رباعی پڑھ رہا ہوں......

ہے۔

جو شہر علم کا در ہو، شہنشاہ دو عالم ہو
اسے جاہل قبیلوں کی حکومت زیب کیا دے گی؟
(ذرا جاگو......ذرا جاگو......)

جو شہر علم کا در ہو ......(کوئی جھگڑا نہیں کوئی فساد نہیں جو سمجھ گئے ان کے لئے......)۔

جو شہر علم کا در ہو، شہنشاہ دوعالم ہو

سیدزادہ اگر رباعی آ گئی سمجھ میں، اس سے آگے مجھے پڑھنا کوئی نہیں......سمجھ میں نہ آئی تو سلام کرنا ہے آپ کو ٹھیک ہے نا؟ بس اتنی کوشش کرو کہ رباعی سمجھ میں آ جائے۔ پوری دنیا کے لئے چیلنج کر رہا ہے۔ محسن نقوی......

جو شہر علم کا در ہو، شہنشاہ دوعالم ہو
اسے جاہل قبیلوں کی حکومت زیب کیا دے گی؟
وہ بندہ جس پہ بندوں کو خدا ہونے کا شک ہو
ذرا سوچو اسے چوتھی خلافت زیب کیا دے گی
(اب آئی نہ بات سمجھ میں نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

جو شہر علم کا در ہو، شہنشاہ دوعالم ہو
اسے جاہل قبیلوں کی حکومت زیب کیا دے گی؟
وہ بندہ جس پہ بندوں کو خدا ہونے کا شک ہو
ذرا سوچو اسے چوتھی خلافت زیب کیا دے گی؟
حبیبؓ و میثمؓ جو لفظ کہہ دیں وہ سچ کے کوثر میں دھل کے نکلیں
(ذرا جاگو ذرا جاگو)۔

حبیبؓ و میثمؓ جو لفظ کہہ دیں وہ سج کے کوثر میں ڈھل کے نکلیں
اگر ہے ممکن تو ڈھونڈ لاؤ کلیم ایسے کلام ایسا؟
(کیا مصرع آپ کے ذہن سے کم تھا یا آپ کے ذہن معراج کر رہے ہیں؟) ۔
حبیبؓ و میثمؓ جو لفظ کہہ دیں وہ سج کے کوثر میں ڈھل کے نکلیں
اگر ہے ممکن تو ڈھونڈ لاؤ کلیم ایسے کلام ایسا
اگر ہے ممکن ۔تو ڈھونڈ لاؤ کلیم ایسے کلام ایسا
گداگران در علیؑ نے بہشت بیچی زمیں پہ رہ کر
(نا، نا ایسے نہیں، ایسے نہیں)
حبیبؓ و میثمؓ جو لفظ کہہ دیں..... (سید زادہ آخری آدمی تک جو علیؑ والا ہے جیسے علیؑ سے محبت ہے جو علیؑ سے پیار کرتا ہے.....) ۔
حبیبؓ و میثمؓ جو لفظ کہہ دیں وہ سج کے کوثر میں ڈھل کے نکلیں
اگر ہے ممکن تو ڈھونڈ لاؤ کلیم ایسے کلام ایسا
اگر ہے ممکن تو ڈھونڈ لاؤ کلیم ایسے کلام ایسا
گدا گرانِ درِ علیؑ نے بہشت بیچی زمین پہ رہ کر
کہاں ملیں گے بھرے جہاں میں غلام ایسے امامؑ ایسا؟
(نعرۂ حیدری ...... یاعلیؑ)
(پچیس منٹ ٹائم تھا پندرہ منٹ گزر گئے باقی رہتے ہیں ..... دس منٹ دس منٹ میں نہ خیبر سنا سکتا ہوں ..... ہاں جی خیبر سنا دوں لیکن نعرہ احد والا نہیں ہونا چاہیے ..... نعرہ بھی خیبری ہو ......) (علیؑ، علیؑ، علیؑ، علیؑ)
بہت بڑی بات ہے جناب میں خیبر ایسے سناؤں گا اتنی دیر میں جتنی دیر میں علیؑ مدینے سے خیبر پہنچے ...... اور علیؑ کا واسطہ اللہ کو بھی دوں تو اللہ بھی وہ دعا رد نہیں کرتا ......

میں آپ کو علیؑ کا واسطہ دے کے کہتا ہوں.....ذرا جاگ کے اگر خیبر سننا ہے؟ بالکل جاگ کے دو لفظوں میں خیبر ختم کر رہا ہوں قبلہ.....اپنے پچیس منٹ کے اندر خیبر بھی پڑھوں گا مصائب کا ایک لفظ بھی پڑھوں گا۔)

انتالیسویں دن کے تھکے ہوئے سورج نے.....

انتالیسویں دن کے تھکے ہوئے نحیف ونزار، نڈھال، شرمسار سورج نے رسولؐ مقدس کی راشن دشمن عناصر پر مشتمل فوج۔(ذرا جاگو، ذرا جاگو)

دشمن عناصر پر مشتمل فوج کے آخری خود ساختہ مجاہد کو بے ساختہ میدان سے واپس آتے دیکھ کر شرم سے تاریکی کی ردا اوڑھ کے سورج شفق کے دریا میں ڈوب گیا..... خیبر میں شام ہوگئی.....مطلب اقتدار کے سگِ دھن دریدہ مرحب نے عرب کی چند فاحشہ عورتوں سے کہا.....

''مسلمانوں کے رسولؐ کے خلاف فتح آمیز گیت گاؤ.....'' پہلا گیت گایا گیا۔

کبھی پریشان نہ ہونے والا رسولؐ پریشان ہو اٹھا.....

آواز آئی: سلمانؓ!..... سلمانؓ!.....جی مکمل ایمان؟ سلمانؓ!.....جی مکمل ایمان؟ ہمارے لیے مصلیٰ عبادت بچھاؤ.....سلیمانؓ نے مصلیٰ عبادت بچھایا۔حضورؐ نے دونوں بازو بلند کیے.....آسمان کی طرف دیکھ کے کائنات کا کبھی اللہ سے کچھ نہ مانگنے والے رسولؐ کہتے ہیں..........

بارِ الٰہا!

(یہاں سن لیا تو ٹھیک ورنہ خیبر میرے بس کا روگ نہیں.....یہاں بیدار ہو گئے تو ٹھیک قبلہ! پھر خیبر پڑھتے دیکھنا اور وہاں تک چلوں گا جہاں تک جبرائیلؑ نہیں روکے گا.....اگر اس مصرعے پہ اس لفظ پہ چپ ہو گئے.....پھر میں بھی چپ ہو جاؤں گا.....)

رسولؐ نے کہا: بارِ الٰہا!.....

''میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے، میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں۔ تو نے کہا تھا......'' (دیکھیں میری طرف) تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے اسے چھوڑ آیا ہوں انہیں چھیڑ بیٹھا ہوں۔ اب یاد رکھ اگر آج کی رات تو نے میرا حقیقی ناصر نہ بھیجا تو کل میں (محمدؐ) خود تلوار لے کر میدان میں نکل آؤں گا اور یہ بھی یاد رکھ کل جتنے زخم مجھے آئیں گے' مجھے نہیں آئیں گے' تجھے آئیں گے' یہ کہنا تھا آسمان سے آواز آئی ''نادِعلیؑ''

(سن رہے ہو یا نہیں؟ سارا مجمع سن رہا ہے' وہ میرے افغان مہاجرین بھائی جو اب تک نعرہ نہیں لگا سکے وہ بھی سنتے رہیں......قبلہ اتنا بڑا نعرہ لگائیں۔ جتنا بڑا علیؑ ہے۔ نعرۂ حیدری.........یاعلیؑ

سرکار کہتے ہیں بارِ الہا بھیج اسے......آواز آئی بلا اسے...... (ایک لفظ آ گیا ہے خدا کے لئے سمجھ میں آ جائے)

توحید......نبوت اور امامت کے مشترکہ پریس رپورٹر سلمانؓ کو بلا کے رسولؐ کہتے ہیں......

''آ بلا اسے جو اتنالیس دن سے انتظار کر رہا ہے......''

(علیؑ سے محبت کرنے والو! جاگ گئے ہو)......میں خیبر شروع کر رہا ہوں (یا علیؑ تیری ذات پہ اعتماد کر کے یقین کر کے ایک وعدہ کر رہا ہوں میری لاج رکھنا......میرا مولا......بابوصابو کے اس عالمی جلسے میں علَم کے سامنے ایک وعدہ تم کرو ایک وعدہ میں کرتا ہوں......علَم کو گواہ بنا کے ایک وعدہ تم کرو ایک وعدہ میں کرتا ہوں......اب جو لفظ کہوں گا اسے ضائع نہیں کرو گے......علَم کا واسطہ دے رہا ہوں یہ وعدہ تم کرلو کہ اب کوئی لفظ ضائع نہیں کرو گے......میں نجف کے دریچوں کو چوم کر آنے والی ہوا پہ تیقن کر کے، یقین کر کے، یہ کوشش کروں گا کہ آج رات کے اس وقت بابوصابو میں اس وقت علیؑ کو آتا ہوا

دکھاؤں ......بس ہوگیا وعدہ دونوں ہاتھ بلند کر کے ......نعرۂ حیدری) یا علیؑ (نعرہ خیبر شکن ہونا چاہئے قبلہ! دونوں بازو مدینے کی طرف بلند کر کے سلمانؓ کو ساتھ کھڑا کر کے سرکار نے تین استغاثے کئے ......اگر آپ بھی علیؑ سے مدد مانگنا چاہتے ہیں اس وقت، رات کے اس وقت، ڈیڑھ بج رہا ہے......اس وقت مدد مانگنا چاہتے ہیں علیؑ سے، جیسے رسولؐ نے بلایا ویسے آپ بلاتے ہیں، آپ کے بلانے کا انداز یہ ہے آپ نعرہ لگائیں، میرا ایمان ہے علیؑ یقیناً آئیں گے......میرا یقین ہے اگر علیؑ آ گئے......آپ نے کچھ مانگ لیا تو ضرور ملے گا......پہلا استغاثہ حضورؐ نے کیا......پہلے استغاثے کے پہلے دو لفظ سمجھ میں آ گئے ساری نظم سمجھ میں آ جائے گی......نہ سمجھ میں آئے میری اپنی قسمت......سرکار کہتے ہیں......سلمانؓ میری تائید کرنا......سلمانؓ کہتا ہے :اچھا مولا۔ سرکار نے پہلا استغاثہ کیا ۔

سلطانِ عرب معراج نسب......

سلطانِ عرب معراج نسب اے ناصر وارض سماں مدد دے

(علیؑ کا واسطہ دے کے کہتا ہوں جاگو)

سلطانِ عرب مدد دے......

مدد کے لئے آ مدد دے مدد کے لئے تشریف لا......

مدد دے مدد کے لئے زحمت فرما......مدد دے مدد کے لئے تکلیف کر......مدد دے مدد کے لئے وقت نکال......مدد دے مدد کے لئے فرصت نکال مدد دے......مدد دے......مدد دے، آج آ جا......

پھر تیری مرضی آیا نہ آ......ٹھیک ہے ۔

سلطان عرب معراج نسب اے ناصر ارض سماں مدد دے

اے مرکز عالم و علم و یقین

اے محورِ صبر و رضا مدد دے

اے رہبرِ کامل منزل حق
اے پیکر بادِ صبا مدد دے

رسولؐ کہتے ہیں۔

اے حلم کا گھر، اے علم کا در، حیدر صفدر مدد دے
تو سخی، تو اخی، تو جلی کاولی تو ہے شیر خدا مدد دے

(نعرہ حیدری)

وہ جو ایٹم بم نعرہ سنتے آئے ہو، لگاتے آئے ہو، کبھی ایٹم بم دیکھا بھی ہے؟ وہ اگر پھٹے نا تو منافقوں کے دلوں میں اللہ جانے موت گھر کر لیتی ہے۔

مرا دل میرا من مرا روپ گگن

روپ کہتے ہیں حسن کو اور گگن کہتے ہیں آسمان کو۔

تو رسولؐ کہہ رہے ہیں میرے دل کا آسمان۔

مرا دل، مرا من، مرا روپ گگن، مرے دیں کا چمن
مرا شعلہ بدن ذرا سامنے آ
مرا شوق سخن، مری رائے، مرا فن
مرا تن من دھن، ذرا سامنے آ
مرا روپ گگن، مرا ڈھول سجن
مری جان مرا تن، ذرا سامنے آ

(نعرۂ حیدری)

ذرا سامنے آ، مرا روپ بڑھا

سلمانؓ! علی آیا کہ نہیں؟

مولاؐ! ابھی نہیں آئے۔

کہاں خیبر کہاں مدینہ؟ اپنا فیصلہ بھی دیکھیں، اور فاصلہ بھی دیکھیں، طریقہ خود بتلائیں۔

سرکارؒ کہتے ہیں: اچھا میں بتلاتا ہوں۔

ایک ایک مصرے میں تین تین حدیثیں ہیں، غازی کا واسطہ (غازی کا واسطہ جاگ کر سننا) سرکارؒ کہتے ہیں۔

مرے نور نظر، مرے لخت جگر، مرے رخت سفر، اب دیر نہ کر

شاباش......

مرے نور نظر، مرے لخت جگر، مرے رخت سفر، اب دیر نہ کر

میں شجر، تو ثمر...... میں دعا، تو اثر...... میں بدن تو ہے سر......

اب دیر نہ کر......

سلمانؓ! علیؑ آیا کہ نہیں؟

مولاؑ! ابھی نہیں آئے......

سرکارؒ کہتے ہیں: طریقہ میں بتاتا ہوں۔ مدینے کی طرف رخ کر کے...... آستینیں الٹ کے، حضورؐ سلیمانؓ کو آنے کا طریقہ بتارہے ہیں۔ سرکارؐ نے دونوں بازو بلند کیے......

حضورؐ کہتے ہیں یا علیؑ ۔

اب کھینچ طنابیں دھرتی کی
پھر آج نئے انداز سے آ
کونین کی نبضیں تھم جائیں
اس طور سے آ اس ناز سے آ
خیبر سے مدینہ دور سہی
طاقت سے نہیں اعجاز سے آ

اعجاز سے آ، اعجاز کا نام آیا......

سلیمانؑ کہتے ہیں: مولاؑ! دیکھیں تو سہی، یہ آسمان پر روشنی کی لکیر کیسی ہے؟

سرکارؑ کہتے ہیں: سلیمان ؎

تک سوئے فلک' مرے عرش تلک
ہے یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں؟

نگراں ہے فلک، نہ جھپک تو پلک
ہے یہ جس کی چمک وہ علیؑ تو نہیں؟

سلیمانؑ کہتے ہیں ؎

ہوئی ایسی کڑک، میرا دل گیا دھڑک
مجھے پڑتا ہے شک، وہ علیؑ تو نہیں؟

اللہ جانے، یہ علیؑ! نبیوں کی مدد کرنے والا علیؑ! خدا جانے اس وقت کہاں پر تھا؟ جب زہراؑ کی بیٹیاں سر پر قرآن رکھ کے کہتی تھیں، بابا! ہمارا کوئی نہیں رہ گیا، کیا قصور کیا تھا علیؑ کی بیٹیوں نے؟ پتہ نہیں کیا قصور کیا تھا؟ ایک لفظ پڑھنا ہے مصائب کا مجلس ہو چکی ہے۔ کل انشاءاللہ وقت ملا تو مکمل مجلس...... پتہ نہیں کیا قصور تھا؟ ۵۴ سال کی زینبؑ...... میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے، اپنی ماؤں بہنوں سے سوال کرتا ہوں۔ ۵۴ سال کی مستور ہو، ضعیفی کا عالم ہو۔ اولاد کہتی ہے اماں تو تخت پہ بیٹھ، وضو کے لئے پانی ہم دیں گے، ۵۴ سال کی بی بی زینبؑ! مدینے سے کربلا........ کربلا سے کوفہ سے دمشق ۳۶ شہر، ۲۷ بازار، ۱۸۴ گلیاں، ۲۸۸ موڑ، ہر موڑ پر عباسؑ کی غیرت مند بہن 90,90,90 ہزار کے بے غیرتوں کے ہجوم میں ایک چادر کا سوال کرتی گئی۔ سلامت رہو........ چادر ملی یا نہیں، جہاں چادر مانگتی مسلمان کہتے باغی کی بہن ہے پتھر مارو، ایک سال زندان میں رہ کے

نانا کے روضہ پر جب واپس آئی ہے نا۔آخری لفظ ہے میرا۔مجلس ختم ہے۔جس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' میری آنکھیں رو پڑیں.......... میری عبادت ہوگئی۔سوال اٹھایئے' بابا تصدق حسین شاہ! ذاکرین کے ہجوم کی زبان میں اللہ ایسی تاثیر عطا کرے۔روز رونے والے مومن بیٹھے ہو۔نانا! کے روضے پہ آ کے.......... دہلیز پکڑ کے' چپ کر کے' کافی دیر تک قبر کو دیکھتی رہی۔کافی دیر کے بعد خشک حلق سے آہستہ سے ایک لفظ کہا:

''زمانے کا رسولؐ! باغی کی ضعیف بہن کا سلام!'' باغی کی ضعیف بہن سلام کہتی ہے۔کمر تک رسولؐ باہر آئے' آواز آئی زینبؑ آ گئی.......... کہا' ہاں نانا! آ گئی ہوں۔زینبؑ مجھے روداد سنا' روداد سفر سنا کہاں کہاں ظلم ہوا؟ ناناؐ کی قبر پہ سر مار کے دونوں ہاتھوں سے منہ پر ماتم کر کے بی بی کہتی ہے ناناؐ! سفر کا حال پوچھتا ہے؟ تیری رسالت کی قسم! باباؑ کی شرافت کی قسم! سجادؑ کی بیماری کی قسم! اپنی غیرت کی قسم ناناؐ.......... سارا سفر نہیں بتلاتی صرف اتنا کہتی ہوں؟

''پچھتائے گا وہ ظلم جو زینبؑ پہ نہیں ہوا۔''

ناناؐ سارے ظلم بھول جاؤں گی مگر ایک ظلم نہیں بھلاؤں گی۔کونسا! نانا! چھتیس شہروں میں' بہتر بازاروں میں نوے نوے ہزاروں کے بے غیرت کے ہجوم میں ایک درد نہیں بھولوں گی' کونسا؟ ناناؐ! علیؑ اکبر کا قاتل دن میں نو نو دفعہ میرے سامنے آ کے مسکراتا تھا۔تیری زینبؑ چادر مانگتی تھی۔نانا! جب اگلے موڑ پر نظر ڈالتی تھی۔لوگوں نے شراب پی رکھی تھی۔لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔مجھے شرم آتی تو مکانوں کی چھتوں پر بیٹھی ہوئی عورتوں سے کہتی ،عورتو! میں ہوں رسولؐ کی نواسی میں ہوں حسینؑ کی بہن' عباسؑ ہے میرا بھائی ، کسی کے پاس چادر ہو مجھے دے دو موڑ عبور کر لوں' علیؑ کی قسم کھا کر کہتی ہوں' چادر واپس دے دوں گی۔

(کیسٹ ختم ہوگئی)

مجلس ہشتم

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

حسینؑ شخص نہیں شخصیت ہے۔ حسینؑ آدمی نہیں آدمیت ہے۔ حسینؑ انسان نہیں انسانیت ہے۔ حسینؑ ذہن نہیں ذہنیت ہے۔ حسینؑ پابند شریعت نہیں خود شریعت ہے۔ بس یہ میرا موضوع...... اسی پر رباعی پڑھ رہا ہوں۔ اگر پہلی رباعی کا پہلا لفظ ضائع چلا گیا۔ ہاں جی یہ لفظ پھر پڑھوں' صرف مجمع کو منظم رکھنے کے لیے دونوں ہاتھ بلند کر کے جتنا علیؑ ذہن میں آتا ہے۔ اگر چھوٹا آتا ہو تو چھوٹا نام لیں، جتنا بڑھا علیؑ ذہن میں آتا ہے ہاتھ بلند کر کے نعرۂ حیدری......

حسینؑ انسان نہیں، انسانیت ہے۔ ہاں پوری دعا ایک انتہائی پورا کارواں عزا خوانوں کا پڑھتا رہا ہے۔ وہ کارواں تھا، میں گردِ کارواں ہوں۔

دو چار جملوں کے لیے توجہ میری طرف .... جو ذہن میری طرف توجہ کر رہے ہیں انہیں بیدر کر کے چلا جاؤں گا۔

حسینؑ آدمی نہیں' آدمیت ہے...... حسینؑ پابند شریعت نہیں خود شریعت ہے' یہ میری رباعی کے پہلے مصرعے ہیں' اگر پہلے مصرعے پہ نام علیؑ ہاتھ بلند کر کے بلند نہ ہوا' میں بدقسمتی کی انتہا سمجھوں گا۔ اور اگر پہلے مصرعے پہ تو نے ہاتھ بلند کر کے آسمان شگاف نعرۂ حیدری بلند کر لیا۔ میری مجلس کی معراج میری ساری قیمت، میرا عروج سب وصول ہو جائے گا۔ جس جس کی رگوں میں حسینؑ رواں دواں ہے وہ ہر دور کے یزید سے ٹکرانا جانتا

ہے۔وہ میری طرف دیکھے۔میں رباعی کا پہلا مصرع پڑھ رہا ہوں۔اگر اس پہ چپ رہے تو اگلا مصرع نہیں پڑھوں گا۔اگر پہلے مصرعے پر بول پڑے تو اگلے سال تک رباعی یاد رہے گی۔

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

(نعرۂ حیدری علیؑ علیؑ علیؑ!)

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

محسن نقوی کا شعر ہے۔اسلام آباد سے لے کر سعودی عرب تک سعودی عرب سے لے کر امریکہ تک ہر دور کے حق نواز جھنگوی کو چیلنج ...... ہر دور کے شاہ ولی اللہ کو چیلنج ...... ہر دور کے ڈاکٹر اسرار کو چیلنج ...... سقیفہ سے آج کے منصورہ تک۔

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

بول...... کس جگہ ہے بول؟ شیعوں کا چیلنج ہے بول؟

تیرا باپ ہے یا نہیں بول؟

بول اے یزید یت کے نمک خوار کچھ تو بول

پھر اگلے سال اللہ جانے یا بو صابو میں .... کون زندہ رہے، کون مر جائے، آخری دن ہے، آج کے سالانہ جلسے کا۔سالانہ مجالس کا، ملک کے ہر حصے سے مومن آئے ہوئے ہیں۔ذاکر پڑھتے جا رہے ہیں تو چپ کر کے لفظ ہضم کرتا جائے لطف نہیں آتا۔قبلہ! حوصلہ افزائی کیا کرو۔ساتھ ساتھ چلا کرو۔اگر CiD کچھ نوٹ کرتی ہے تو ہماری بات تمہیں کچھ نہیں کہے گی۔........

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

اس مورخ سے کہہ رہا ہوں جس کا قلم بکتا ہے، ضمیر بکتا ہے۔

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

ہارا ہے کون' جیت ہے کس کی زباں تو کھول

(آہا، آہا' آہا نعرۂ حیدری)

(پانچ منٹ ہو گئے دس منٹ باقی ہیں)۔

ہارا ہے کون ، جیت ہے کس کی زبان تو کھول

اپنی جفا بھی دیکھ ' ہماری وفا بھی تول

بات کیا ہے نام حسینؑ نقش ہے جبل الورید پر

جبل الورید کہتے ہیں زندگی کی رگ شہ رگ کو، سلطان الذاکرین قنبر صاحب تشریف لا رہے۔ان کے آنے تک میں دوسرا مصرع روکتا ہوں۔ان کے آنے تک آپ بھی اگر کوشش کرلیں تو ایک نعرۂ بہت بڑا نعرہ لگایا تو جاسکتا ہے۔ (نعرۂ حیدری)۔

نقش ہے جبل الورید......... جبل الورید کہتے ہیں۔زندگی کی شہ رگ کو۔سمجھ میں آ گئی میری بات۔سمجھ میں آ گئی سب کے۔

نامِ حسینؑ نقش ہے جبل الورید پر

اب میں رباعی پڑھتا ہوں۔قنبر صاحب کے سامنے۔

بول اے یزیدیت کے نمک خوار کچھ تو بول

ہارا ہے کون' جیت ہے کس کی زباں تو کھول

اپنی جفا بھی دیکھ' ہماری وفا بھی دیکھ

تاریخ سے بھی پوچھ حقائق کو بھی ٹٹول

نام حسینؑ نقش ہے جبل الورید پر

علی کا واسطہ دوسرا مصرع سن کر نعرہ لگاؤ نہ لگاؤ

نام حسینؑ نقش ہے جبل الورید پر

لعنت ہی کر رہا ہے زمانہ یزید پر

(نعرہ حیدری) دونوں ہاتھ بلند کر کے، جتنا علیؑ پسند ہو......

نام حسینؑ نقش ہے جبل الورید پر
لعنت ہی کر رہا ہے زمانہ یزید پر

کسی سے جھگڑا نہیں ہمارا۔ بھرے زمانے میں ڈھونڈ لاؤ۔ کوئی شاہ مشرقین جیسا!۔

بھرے زمانے میں ڈھونڈ لاؤ کوئی شاہِ مشرقین جیسا
تمہیں اجازت ہے مہر بانو، تمام دنیا کی خاک چھانو
یزید جیسے ہزار ہوں گے کوئی نہیں ہے حسینؑ جیسا

(نعرۂ حیدری علیؑ علیؑ علیؑ)

پوری توجہ، دس منٹ ختم۔ باقی جو وقت بچتا ہے اس میں پتہ نہیں آواز کی رفتار سے جو طیارے چلتے ہیں۔ اسی رفتار میں دو لفظ سنا کے میں ختم کرتا ہوں۔ جس میں ہے خندق میں علیؑ کا حملہ سنالوں یا پیغمبرؐ کی معراج سناؤں؟ (جی خندق جی بانئ مجالس کا حکم کہ خندق سناؤں) فرق صرف اتنا ہے کہ خندق میں خیمے لگے۔ خندق کھودی گئی۔ خندق کے اندر مسلمان کمانڈوز کے خیمے خندق سے باہر سولہ ہزار یہودی، جن کی کمانڈ کر رہا ہے یزید کا دادا، معادیہ کا باپ ابوسفیان۔

اکیس راتیں گذر گئیں، ڈھائی گھنٹے کا مضمون دس منٹ میں مکمل کر رہا ہوں۔ صرف اس لئے کہ میرا وقت بھی مکمل ہو جائے، عبادت بھی پوری ہو جائے۔

اجازت ہے اکیس راتیں گذر گئیں۔ مسلمان مجاہدین خندق کے اندر، منافقین باہر، اکیسویں رات ابوسفیان عمرو بن عبدود کو بلا کر کہتا ہے کیا سوچ رہے ہو۔ حملہ کیوں نہیں کرتے؟

آواز آئی: راشن ختم ہوگا، خندق سے باہر آئیں گے، ہم حملہ کریں گے۔

ابوسفیان کہتا ہے: یاد رکھ! رزق ہو اللہ کا اجازت ہو نبیؐ کی تقسیم کرنے والا ہو علیؑ! قیامت تک رزق میں کمی نہیں آسکتی یہ الگ بات ہے کھانے والے سارے ''کمی'' ہیں۔

(تھک گئے نا، پانچ منٹ کے لئے تکلیف دے رہا ہوں)

چار ہزار یہودیوں کا لشکر تیار ہوا اس کا سالار عکرمہ ابوجہل۔ پھر چار ہزار یہودیوں کا لشکر تیار ہوا اس کا سالار عمار ابن خطاب پھر چار ہزار یہودی اکٹھے ہوئے، عمرو بن عبدود سالار آئے خندق کے قریب۔ خندق کو دیکھا، عمرو بن عبدود کہتا ہے مجھے یقین ہے، خندق کا مشورہ عبداللہ کے یتیم محمدؐ کو کسی مسلمان نے نہیں دیا، کسی عرب نے نہیں دیا، کسی ایسے انسان نے دیا ہے جو ذہین بھی ہے اور تازہ مسلمان ہوا ہے۔ (توجہ میری جانب) خطاب کا بیٹا کہتا ہے گھبراؤ نہیں۔ خندق کھودنے والوں میں کچھ ہمارے بھی تھے جگہ رکھی ہوگی۔

ایک مقام پر، تنگ جگہ ملی، اس نے خندق عبور کی۔ (بس ختم ہوئی میری تقریر)

آیا عمرو بن عبدود گھوڑے پہ سوار ہو کے پیغمبرؐ کے خیمے کے قریب آ کے کہتا ہے: ہے کوئی جوان بھیج میرے مقابلے کو۔ بیٹھے ہیں مجاہدین...... پیغمبرؐ کہتے ہیں: ہے کوئی جو جائے؟ سارے زمین پر لکیریں کھینچ رہے تھے۔ سلطنتِ غیرت کے مطلق العنان (بادشاہ) کا غیرت مند بیٹا علیؑ! اٹھا۔ (نعرۂ حیدری) کہا مولاؐ مجھے اجازت دو۔ پھر آیا عمرو بن عبدود۔ ہے کوئی جوان بھیج؟ سرکار نے پھر کہا، پھر سارے خاموش۔ پھر علیؑ کھڑا ہوا۔ پھر اجازت نہیں ملی۔ تیسری مرتبہ عمرو بن عبدود نے اپنا نیزہ رسول کے خیمے میں مارا۔ خیمے میں شگاف پیدا ہوا، کائنات کی کل رحمت مکمل جلال بن کے کھڑی ہوئی۔ پیغمبرؐ فرماتے ہیں: ہے کوئی جو اس کتے کا جواب دے؟ سارے چپ رہے۔ رسولؐ فرماتے ہیں: اب آ علیؑ میرے قریب، علیؑ قریب آئے، کہا اب میں اجازت دیتا ہوں۔ مکمل اختیار دیتا ہوں۔ اب جا جب تک کفر باقی ہے۔ واپس نہ آنا ادھر علیؑ کو اجازت ملی، توحید اور نبوت کی مشترکہ افواج قاہرہ کا ازل سے ابد تک چیف آف دی آرمی سٹاف ابوطالبؑ کا غیرت مند بیٹا علیؑ! زمین

پر پاؤں مارا، تحت الثریٰ میں زلزلہ آیا، علیؑ نے آسمان کی طرف دیکھا، عرش کانپنے لگا۔ محمدؐ کہتا ہے: مکمل اختیارات ہیں جب تک جیتا رہے لڑتا رہے۔ آج پوری حسرت نکال۔ اللہ نے جبریلؑ کو بھیجا۔ جبریلؑ نازل ہوا۔

آواز آئی: ''یا رسول اللہؐ! اللہ کہتا ہے تو جانتا بھی ہے علیؑ میرا ارادہ بھی ہے، علیؑ میری طاقت بھی ہے، علیؑ میرا مظہر بھی ہے، علیؑ میرا چہرہ بھی ہے، علیؑ میرا بازو بھی ہے، علیؑ میری آنکھ بھی ہے، آج تو علیؑ کو مکمل اختیارات دے کے جنگ کے میدان میں بھیج رہا ہے، اللہ مجھے اجازت ہے، میں کائنات، دوسری بنالوں۔ (تھکو نہیں تھکو نہیں، کیا کہنے اس نعرے کے۔ یہ نعرہ سنبھال کے رکھو اسے بنک میں رکھ دو۔) (نعرۂ حیدری)

آواز آئی، جبریل تو ہٹ جا۔ علیؑ تو میرے قریب آ۔ اپنا عمامہ علیؑ کے سر پہ، علیؑ کا عمامہ خود رکھا، اپنی زرہ علیؑ کو پہنائی، علیؑ کی زرہ خود پہنی، اپنا کمر بند علیؑ کو، علیؑ کا کمر بند خود، اپنا علم علیؑ کو، علیؑ کا علم خود، محمدؐ علیؑ بن گئے، علیؑ محمدؐ بن گیا۔ اللہ آسمان پر کہتا ہے فرشتو! پہچانو ان میں علیؑ کون ہے؟ محمدؐ کون ہے؟

علیؑ چلے قبلہ! دعائیں لے کے آئے میدان میں، ادھر میدان میں آئے، عمرو گھوڑے پر ہے آواز آئی، تو کون ہے؟ عمرو کہتا ہے: تو کون ہے؟ تو کون ہے؟ تو کون ہے؟

علیؑ کہتا ہے اگر مجھے پہچان لیتا تو جہنم کا ایندھن تو نہ بنتا۔

تو لڑنے آیا ہے؟ علیؑ فرماتے ہیں: ابو طالب کا بیٹا ہوں! گھبرا گیا: کہتا ہے تو وہ تو نہیں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔ آواز آئی، ہاں! عمرو کہتا ہے: واپس چلا جا۔ محمدؐ کے پاس بہت بڑے جوان موجود ہیں۔ غازی کا واسطہ میرا فقرہ ضائع نہ کرنا جگر کا خون کر کے ایک رباعی چھوڑ رہا ہوں۔ محمدؐ کے پاس بہت بڑے جوان موجود ہیں انہیں کیوں نہیں بھیجیں۔ علیؑ کہتے ہیں کونسے جوان؟

کہتا ہے' دیکھ آیا ہوں۔ تجھ سے قد میں زیادہ ہیں، عمر میں بھی زیادہ ہیں، تجربہ بھی زیادہ...... بیٹھے بھی پہلو میں ہیں، محمدؐ سے کہنا انہیں بھیجیں، تجھ سے لڑتے ہوئے مجھ کو شرم آتی ہے۔

علیؑ نے کہا، بکواس نہ کر۔ وہ سارے کے سارے نمائش کے لئے ہیں۔ آزمائش کے لئے ہیں جبکہ میں علیؑ ابن طالب ہوں۔ (نعرۂ حیدری) آزمائش کے لئے میں علیؑ ہوں۔ گھوڑے سے اترا آیا سامنے۔ آواز آئی، پیچھے چلا جا۔ علی کہتا ہے پیچھے جانا، میری عادت نہیں۔ وار کر۔ علیؑ کہتا ہے پہلے وار کرنا میری توہین ہے۔ تو وار کر، دیکھ کے کہتا ہے میرا وار کمال، کمال کا ہوگا۔ کمال کمال کہنا تھا۔ ابو طالب کے بیٹے کا چہرہ سرخ ہوا۔ نیام قبضہ تلوار سے تلوار نکلی، قبلہ! سامنے آ کے علیؑ نے تعارف کرایا۔ (دیکھو میری طرف) اب کوئی ضائع کرے میرا لفظ دہ جانے، علیؑ جانے۔ عبدود کہتا ہے۔ پیچھے ہٹ جا۔ میرا وار کمال، کمال ہے۔ علیؑ جلال میں آ کے مسکرا کے پورے غضب میں آ کے، قبضہ تلوار پر مٹھی جما کے علیؑ کہتے ہیں۔

ادب سے باتؐ کر کہ میں جلال کردگار ہوں
ادب سے بات کر کہ میں جلال کردگار ہوں
زمیں میں میری دسترس میں آسماں شکار ہوں
قضا مری رکاب ہے، قدر کا شہسوار ہوں
محیط موت ہوں غرور ورد ذوالفقار ہوں
محیط موت ہوں غرور ورد ذوالفقار ہوں
محیط موت ہوں غرور ورد ذوالفقار ہوں

عبدود کہتا ہے۔ تو ہے کون؟

علیؑ فرماتے ہیں: بہت نہ جوش دلوا۔ (پوری توجہ، پوری توجہ)

بہت نہ آزما میرے لہو کے ارتعاش کو

اور کہتا ہے ورنہ، علیؑ کہتا ہے ۔

بہت نہ آزما میرے لہو کے ارتعاش کو
زمیں لحد کی بھیک بھی نہ دے گی تیری لاش کو

(نعرۂ حیدری) ۔

بہت نہ آزما مرے لہو کے ارتعاش کو
زمیں لحد کی بھیک بھی نہ دے گی تیری لاش کو

عمرو قریب آیا۔ دیکھ کے کہتا ہے سنبھل جا۔ تیری اجل تیری موت تیرے سامنے کھڑی ہے۔ عمرو کہتا ہے تیری اجل تیرے سامنے،!

علیؑ مسکرا کے کہتا ہے : بکواس نہ کر ۔

اجل جواں ہوئی ہے میری کمسنی کے ہاتھ میں
قیامتوں کیکھن کھنک ہے میرے معجزات میں

علیؑ فرماتے ہیں :

مجھے نبی پکارتے رہے ہیں مشکلات میں

علیؑ فرماتے ہیں۔

مرا غضب نہیں تباہیوں کا ایک جال ہے
جو میری ضرب سہہ سکے وہ کون ماں کا لال ہے

(نعرۂ حیدری) علیؑ فرماتے ہیں۔ ۔

صفوں پہ ٹوٹتا ہوں جب میں دشمنوں کو بھانپ کر
مرے عدو سے آج تک قضا کبھی ٹلی نہیں
تیرا نشاں مٹا نہ دوں اگر تو میں علیؑ نہیں

دونوں ہاتھ بلند کر کے جن کی رگوں میں علیؑ کی محبت ماں کے مقدس دودھ کی طرح' خون میں حل ہو کے گردش کر رہی ہے۔ پورا زور چھاتی کا لگا کے۔ دونوں بازو بلند کر کے آسمان شگاف چند نعرے اور مجلس ختم۔ (نعرۂ حیدری۔ یا علیؑ)

دو لاکھ ہاتھ بلند ہوا ہے۔ پورا زور لگا کے' تین نعرے اگر ایسے لگیں نادو حسنین ؑ کے نام پر لگانے ہوں گے۔ بہت بڑے اس سے بہت بلند نعرۂ حیدری اس سے بہت بلند نعرہ حیدری

❁ ❁ ❁ ❁

مجلس نہم

جس کی جبیں کے بل سے زیادہ نہ تھی فرات

اس جلسہ کو، ان مجالس عزا کو ہر طرح سے رونق افروز کرنے کا جتن کیا، کوشش کی، حسینؑ کا خالق سادات کی ان کوششوں کو قبول کرے۔

سادات کا یہ خاندان ہمیشہ آباد رہے اور مومن و مومنات جو دور دور سے آئے ہیں خالق انہیں مجالس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آخری دن کی آخری مجلس چار دن مسلسل علمائے کرام اور ذاکرین عظام کا ایک عظیم ترین کارواں آپ کے سامنے مودت کے کہساروں سے عقیدت کے در ہائے شہوار چن چن کر انہیں پلکوں کی ریشمی ڈوری میں پرو پرو کر گزرتا رہا ہے۔ وہ کارواں تھا میں گردِ کارواں ہوں، کارواں چلا گیا، گرد باقی ہے لیکن گرد کارواں نظر انداز کرنے کے قابل یوں نہیں ہوتی کہ اس سے پتہ چلتا ہے کارواں کی منزل کون سی ہے۔ میں آج کی اس مجلس میں ایک یا دو رباعیات پڑھوں گا۔ (صرف تجھے جگانے کے لئے چار دن کا تھکا ہوا مجمع جتنا میرے سامنے موجود ہے میرے لئے لاکھوں سے بھی زیادہ ہے کہ چار دن کی تھکن کے باوجود مظلوم کربلا کی شبیہ ذوالجناح کی زیارت واجب سمجھ کر بیٹھا ہے) میرے ساتھ بولتے رہو تاکہ مجھے احساس نہ ہو کہ مجمع کا کافی حصہ چلا گیا۔ پہلا لفظ میں کہہ رہا ہوں میرے نوجوان توجہ فرمائیں گے۔ میں اس مجلس میں نہ سیاست کی بات کروں گا، بہت ہو چکیں باتیں چار دنوں میں۔ بہت سے علمائے کرام نے آپ کو سنایا، ذاکرین نے سنایا۔ میں پہلا لفظ کہہ رہا ہوں کہ

تھکی ہوئی انسانیت کا قائداعظم حسینؑ

پہلا لفظ ہے، نو جوان ذہن ۔

تھکی ہوئی انسانیت کا قائداعظم حسینؑ

کل بھی زندہ تھا آج بھی زندہ ہے۔کل بھی زندہ رہے گا کل بھی یزید حسینؑ سے ٹکرایا، پاش پاش ہوگیا۔آج کے یزید بھی اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح سے حسینیتؑ کو انسانیت کے ذہن سے محو کردیں۔ لیکن (پہلی رباعی پڑھ رہا ہوں) حسینؑ ہے کون؟ چار دن کی مجلس ایک طرف اگر آپ نے توجہ فرمائی تو رباعی گھر تک نہیں اگلے سال تک نہیں بھولے گی۔کون ہے حسینؑ؟ ہر کوئی بخشش کا طلب گار لیکن حسینؑ کون؟

بخشش کو اپنے در کا سوالی بنا دیا

(تھکو نہیں تھکو نہیں تھکو نہیں) علیؑ کا واسطہ آخری مجلس ہے اللہ جانے اگلے سال

کون زندہ رہے کون مرجائے؟

بخشش کو (توجہ میری جانب بھائی!) ۔

بخشش کو اپنے در کا سوالی بنا دیا

(پھر پڑھتا ہوں یہ مصرع) ۔

بخشش کو اپنے در کا سوالی بنا دیا
حر کو فضائے خلد کا والی بنا دیا

(سلامت رہو، سلامت رہو)

(اب تو جتنے ہو بیدار بیٹھے ہو ماشاءاللہ جاگتے بھی آؤ نعرے بھی لگاتے آؤ)

بخشش کو اپنے در کا (رباعی اگلے سال تک یاد رہے گی)۔

نو جوان بھائی میرے جتنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

بخشش کو (چاہے مجمع دو لاکھ کا ہو، سننے والے اتنے ہوتے ہیں جتنے آپ بیٹھے

ہیں، وہی بولتے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں دو لاکھ بول رہے ہیں۔

بخشش کو اپنے در کا سوالی بنا دیا

(اسلام آباد سے لے کر کراچی تک اس وقت کے ان ذہنوں سے محسن نقوی خطاب کر رہا ہے، ان لوگوں سے خطاب کر رہا ہے جو حسینیت کے خلاف بازار میں بکتے چلے آئے ہیں۔ جن کا قلم بکتا ہے، علم بکتا ہے، ضمیر بکتا ہے، زبان بکتی ہے۔

بخشش کو اپنے در کا سوالی بنا دیا

حر کو فضائے خلد کا، فضائے خلد کا، فضائے خلد کا والی بنا دیا

حر کو فضائے خلد کا والی بنا دیا

اک سجدہ حسینؑ نے تھوڑی سی دیر میں

اک سجدہ حسینؑ نے تھوڑی سی دیر میں

ہر دور کے یزید کو گالی بنا دیا

آخری آدمی تک جتنی آواز ہے صرف کر کے نعرۂ حیدری یاعلیؑ۔

ہاں بخشش کو اپنے در کا سوالی بنا دیا

حر کو فضائے خلد کا والی بنا دیا

اک سجدۂ حسینؑ نے

بولتے آؤ

اک سجدہ حسینؑ نے تھوڑی سی دیر میں ہر دور کے یزید کو گالی بنا دیا۔

(ہاں چلو کہتا جاتا ہوں)۔

کب تک کوئی بھلائے گا صورت حسینؑ کی

کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی

کب تک کوئی بھلائے گا صورت حسینؑ کی

کب تک رہے گی دل میں، دل میں، دل میں کدورت حسینؑ کی
اے خانۂ خدا کے نگہباں سنبھل ذرا

(کوئی بات نہیں کرتا محسن نقوی' اس رباعی کی کوئی تشریح نہیں' کوئی تمہید نہیں۔ دیکھتا ہوں کون سمجھتا ہے' بس کوئی تمہید نہیں' کوئی بات نہیں کرتا۔)

کب تک کوئی بھلائے گا صورت حسینؑ کی
کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی

اے خانہ خدا کے نگہباں، اے خانہ خدا کے مجاور، اے خانہ خدا کے نگہباں، اے خانہ خدا کے نگہباں سنبھل ذرا

اک دن تجھے پڑے گی ضرورت حسینؑ کی
کب تک کوئی بھلائے گا
کب تک کوئی بھلائے گا صورت حسینؑ کی
کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی
اے خانہ خدا کے نگہباں سنبھل ذرا
اک دن تجھے پڑے گی ضرورت حسین کی

کیوں؟ اس لئے کہ اسلام اور حسینؑ میں فرق کوئی نہیں
(توجہ میری جانب) ''اسلام حسینؑ ہے' حسینؑ اسلام ہے۔''
(غلط کہہ رہا ہوں' پھر تو بول' کوئی اور بولے نہ بولے بابا صحیح کہہ رہا ہوں نا)

بالکل صحیح

اس میں نہاں ہے راز نبوت کے چین کا

(سیالکوٹ ہے رتیاں سیداں میں میرا کوئی لفظ زندگی بھر ضائع نہیں ہوا۔ شاہ جی وہ رباعی پڑھ رہا ہوں کہ ایمان تازہ ہو جائے۔ ذہن معطر ہو جائے۔ طبیعت معنبر

ہو جائے۔)۔

اس میں نہاں ہے راز نبوت کے چین کا
یہ فیصلہ ہے، یہ فیصلہ ہے فکرِ شۂ مشرقین کا
یہ فیصلہ ہے فکرِ شۂ مشرقین کا
اسلام پر ہے ناز تو تاریخ پڑھ کے دیکھ
اسلام اصل میں ہے تخلص حسینؑ کا

(آہا، آہا۔ جاگو میرے ساتھ ساتھ کئی دفعہ سرکار سلامت رہو اچھا جی کئی دفعہ پھر پڑھتا ہوں جی)

اس میں نہاں ہے راز نبوت کے چین کا
یہ فیصلہ ہے فکر شہ مشرقین کا
اسلام پر ہے ناز تو تاریخ پڑھ کے دیکھ
اسلام اصل میں ہے تخلص حسینؑ کا

(اب دیکھو میری طرف۔ چیلنج کر رہا ہوں تمہاری طرف سے پوری دنیا کو، تمہاری طرف سے پوری دنیا کو چیلنج ہے)۔

اے جھوٹ کے فتووں کی دکاں کھولنے والے
(جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ)

ماشاءاللہ اب مجھے اتنا بڑا نعرہ سناؤ جتنا علیؑ ذہنوں میں بلند ہو سکتا ہے۔

اے جھوٹ کے فتووں کی دکان کھولنے والے
اے جھوٹ کے فتووں کی دکاں، دکاں، دکاں کھولنے والے، کھولنے والے۔

فرمان پیغمبر کو نہ اس طرح بھلا دے (چیلنج)
فرمان پیغمبر کو نہ اس طرح بھلا دے

فرمان پیغمبر کو نہ اس طرح بھلا دے
فرمان پیغمبر کو نہ اس طرح بھلا دے
ہم ماتم شبیر سے رک جائیں گے اے دوست
شبیر و شریعت میں مگر فرق بتا دے

(اب جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ سارے بازو بلند کر کے نعرۂ حیدری ______ یاعلیؑ)

میں پڑھتا ہوں قبلہ! ؎

اے جھوٹ کے فتووں کی (کہتا ہے غازی سرکار کی دو رباعیاں وہ بھی ضرور سناتا ہوں) ؎

اے جھوٹ کے فتووں کی دکان کھولنے والے
فرمان پیغمبر کو نہ اس طرح بھلا دے
ہم ماتم شبیرؑ سے رک جائیں گے اے دوست
شبیرؑ و شریعت میں مگر فرق بتا دے

(اور یہ بھی کہتا چلوں)

جو بے حب حسینؑ ابن علیؑ اکثر دھڑکتا ہو

(کوئی سمجھے گا)

جو بے حب حسینؑ ابن علیؑ ......

جو بے حبِ علیؑ (کہتا اسے ہوں اشارہ تیری طرف ہے)

جو بے حب حسینؑ ابن علیؑ اکثر دھڑکتا ہو

(جنہیں شاعری سے عشق ہے، جنہیں حسینؑ سے عشق ہے، جنہیں مذہب سے پیار ہے، جنہیں اپنے مذہب کی شریعت عزیز ہے۔ (دیکھے میری طرف) ؎

جو بے حبِ حسینؑ ابن علیؑ ، بے حبِ حسینؑ ابن علیؑ اکثر دھڑکتا ہو
اسے پتھر تو کہتے ہیں مگر ہم دل نہیں کہتے
(بابا ایسے نہیں آخری آدمی تک چونکو گے) جو بے حبِ حسینؑ
جو بے حبِ حسینؑ ابن علیؑ اکثر دھڑکتا ہو
اسے پتھر تو کہتے ہیں مگر ہم دل نہیں کہتے
مگر ہم دل نہیں کہتے مگر ہم دل نہیں کہتے
عداوات آل پیغمبرؐ کی جس میں شرط اول ہو
اسے کچھ اور کہتے ہیں شریعت بل نہیں کہتے
جو بے حبِ حسینؑ ابن علیؑ اکثر دھڑکتا ہو
اسے پتھر کہتے ہیں مگر ہم دل نہیں کہتے
عداوت آل پیغمبر کی جس میں شرط اول ہو
شرط اول ہو............
اسے کچھ اور کہتے ہیں شریعت بل...........

حکم ہوا ہے کہ عباسؑ کے نام کی دو رباعیاں سنا۔ (بسم اللہ) (رباعی میں سناتا ہوں اگر تو سمجھ جائے تو لطف آئے گا تجھے) شجاعت کا صدف (فرمائش کی ہے تو پھر جاگتے رہنا)۔

شجاعت کا صدف منارہ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے عَلَم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں

نعرۂ تکبیر۔اللہ اکبر۔نعرۂ رسالت۔یارسولؐ اللہ

آخری آدمی تک   نعرہ حیدری________یاعلیؑ

شجاعت کا صدف مینارہ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کے چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سماں والے سخی عباس کہتے ہیں

ایک اور رباعی سناتا ہوں ۔

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو

بغض ہو، جوحسد کرے۔جسے عناد ہو۔

عباس کی وفا سے جسے بھی عناد ہو

اس کو خطابِ کوفی وشامی دیا کرو

(اگر شامیانوں سے باہر تیری آواز نہ جائے تو اگلے سمجھتے ہیں کوئی پڑھ ہی نہیں رہا) ۔

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
اور جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

اچھا جی۔چلو آج فقط یہ سناتا ہوں۔''ع۔ب۔ا۔س''(بسم اللہ) آپ کے لئے عباسؑ میں چار حروف ہیں''ع۔ب۔ا۔س''۔ع کہاں سے؟ ب کہاں سے؟ الف کہاں سے؟ س کہاں سے؟

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین

(آ ؤ جاگو، جاگو، جاگو، جاگو)

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین

(اگلا صرف۔ دیکھو بھی میری طرف۔ میرے ساتھ بھی چلو، میری جانب اس لئے کہ میں واحد آدمی ہوں جو اس اندھیرے میں بھی جانتا ہوں کہ کون بول رہا ہے اور کس انداز میں کہاں سے بول رہا ہے ہاں! کیا بات ہے)۔

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین

(میں عباسؑ کا ذکر کر رہا ہوں مذاق نہیں۔ یہ دوسرا حرف ''ب''

''ب'' بضعۃ الرسولؐ کی عصمت کا زیب وزین

(تیسرا حرف ''الف'')

''الحمد'' کے ''الف'' کا سراپا دلوں کا چین

(چوتھا حرف) ''س''

والناس کی یہ سین یہ نطق دل حسینؑ

والناس کی یہ سین یہ نطق دل حسینؑ

ہر حرف، ہر حرف،

ہر حرف کائنات کا عکاس بن گیا

دیکھا جو غور کر کے تو عباس بن گیا

تھوڑا سا اور بتاؤں قبلہ! عباسؑ کسے کہتے ہیں؟

اللہ رے بچپنے میں یہ عباسؑ کی پھبن

(آہا۔ آہا۔ آہا۔ آہا۔ جتنا جی چاہے)

اللہ رے بچپنے میں، بچپنے میں، بچپنے میں یہ عباسؑ کی پھبن

انگڑائیوں میں گم ہے قیامت کا بانکپن

(دیکھو میری طرف، اپنی عبادت ضائع نہ کرنا، لائیٹ ہوتی رہے نہ ہو، دیکھو میری طرف) ۔

اللہ رے بچپنے میں، (بچپنے میں) یہ عباس کی پھبن
انگڑائیوں میں گم ہے قیامت کا بانکپن
تیور ہیں شوخ، شوخ تو چہرہ چمن چمن
آنکھیں شفق، شفق ہیں، تو زلفیں شکن شکن
آنکھیں شفق، شفق ہیں تو زلفیں شکن شکن
عباسؑ کبریا کا عجب انتخاب تھا
طفلی میں بھی علیؑ کا مکمل شباب تھا

عباس کبریا کا عجب انتخاب تھا۔

(کئی دفعہ مکرّر لیکن اگر میرا یہ لفظ ہو گیا ضائع جو میں لفظ کہہ رہا ہوں سرکار عباسؑ کے بارے میں اس کی قیمت میں جناب عباسؑ سے لوں گا داد اور دعا تم پر واجب اگر سمجھ میں آئے۔)

کون عباسؑ؟ کون عباسؑ؟ شاہ جی اگر سمجھ میں آ گیا تو زندگی کی آخری سانس تک لطف آئے گا۔ عباسؑ کی ساری تعریف ایک لفظ میں ہے۔ کون ہے عباس؟ کون ہے عباسؑ؟۔

جس کی جبیں کے بل سے زیادہ نہ تھی فرات
(اب اس سے بڑا لفظ کوئی نہیں ہے میرے پاس۔ سبحان اللہ)
جس کی جبیں کے بل سے زیادہ نہ تھی فرات
جس کی جبیں کے بل سے زیادہ نہ تھی فرات
جس کی ہر اک ادا پہ نچھاور ہوئی حیات

قدموں کی ٹھوکروں سے لپٹتے تھے معجزات
مٹھی میں تند و تیز شجاعت کی کائنات
جب بھی نبیؐ کے دیں پہ کوئی حرف آ گیا
عباس فاطمہؑ کی دعا بن کے چھا گیا

(سبحان اللہ نعرہ حیدری ــــــــــ یا علیؑ)

پھر پڑھوں، سلامت رہو میرے نوجوانو۔ مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! دسویں کی رات کو آدھی رات کے وقت بی بی زینبؑ نے ایک سو بائیس (122) مستورات کو بلا کے کہا تھا۔خبردار کسی کے چہرے پر پریشانی نہ ہو، میں زینبؑ تمہاری چادروں کی ذمہ دار ہوں۔جب (شاہ جی) عباسؑ کا علم گرا' بی بی زینبؑ نے مڑ کے ہر مستور سے کہا : بیبیو! رات میں نے جو لفظ کہے تھے واپس۔(ہائے، ہائے) جو میں نے لفظ کہے تھے وہ واپس لیتی ہوں،اس لئے کہ جس کے آسرے پہ میں نے لفظ کہے تھے میرا وہ آسرا ٹوٹ گیا۔اور ایک بات اور بھی یاد رکھنا۔نوجوانو (کیونکہ رو پڑے ہو مصائب واجب ہوگیا۔ رتیاں سیداں کے سید ہو۔ ہر نوجوان (مجھے خوشی ہوئی) مجھے آج پکڑ پکڑ کے کہتا تھا:محسن بھائی جتنا مصائب ہونا چاہئے نہیں ہوا' ہماری طبیعت سیراب نہیں ہوئی۔یہ ہے وہ قوم جسے رونے سے عشق ہے۔ مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! اتنا غیرت مند ہے عباسؑ (سید وکبھی یاد آئے تو رو لینا۔کبھی یاد آئے یہ بات تو رو لینا چوہدری صاحب،نجم بھائی) اتنا غیرت مند تھا عباسؑ گیارہ محرم کو بی بی زینبؑ نے دیکھا، تین دفعہ دیکھا فرات کی طرف۔حمید کہتا ہے نونو گز عباسؑ کی لاش اٹھ کر گری سجادؑ قریب آیا، دیکھ کر کہتا ہے : پھوپھی اماں فرات کی طرف نہ دیکھ،عباسؑ کہتا ہے مجھے شرم آتی ہے۔

آ گیا موسم رونے کا،لفظ پڑھ دوں اگر رونا چاہتے ہو تو اللہ جانے اگلے سال کون زندہ رہے کون مر جائے۔ میں سید وعدہ کرتا ہوں میری کوشش ہوگی مجھے موت

آ جائے مصائب پڑھتے پڑھتے اگر تیری طبیعت ہے مصائب پڑھنے پر اور مصائب سننے پر اور رونے پر تو مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! میں فاطمہؑ کی بیٹی کو مجلس میں بلا رہا ہوں۔ اس وقت جائے گی جب تم گھروں میں پہنچ جاؤ گے۔ یہیں کہیں بیٹھی رہے گی۔ ایک ایک جگہ بیٹھ کر کہے گی: بارالہا: یہاں حسینؑ کو رونے والا رو رہا تھا یہاں وہ رو رہا تھا۔ یہاں وہ رو رہا تھا۔ خالق اس نے حسینؑ کو گھوڑے سے گرتے نہیں دیکھا۔ اس نے میرے بھائی کی لاش پامال ہوتے نہیں دیکھی۔ سلامت رہو، سلامت رہو، سلامت رہو۔ سید و میرے چھوٹے بھائی بیٹھے ہو۔ ہر سید مجھ سے چھوٹا ہے تقریباً۔ جو بزرگ ہیں ان سے معافی مانگ کر جو میرے عزیز ہیں ان سے ہاتھ جوڑ کر محسن نقوی تمہارا بڑا بھائی بن کر تم سے اجازت لیتا ہے کیونکہ صف ماتم کے وارث بن کر بیٹھے ہو۔ اجمل حسین شاہ اگر کہیں ہے تو مجھے اجازت دے۔ عباسؑ اتنا غیرت مند ہے بارہ محرم کو جب نیزوں پہ سر سوار ہوئے قبلہ! جب نیزوں پر سر سوار ہوئے میں پھر کہتا ہوں جب نیزوں پہ سر سوار ہوئے تو اکہتر سر سوار ہوا، عباسؑ کا سر سوار ہوتا گر پڑتا، سوار ہوتا ہے گر پڑتا، سوار ہوتا ہے گر پڑتا ہے۔ سجادؑ کے قریب آ کر (اگر تیرے دامن میں تھوڑی سی گنجائش ہے رونے کی تو دیکھ میری طرف تھکا ہوا ضرور ہے شاہ جی!) جب سجادؑ سے شمر نے پوچھا عباسؑ کا سر سوار کیوں نہیں ہوتا؟ منہ پہ ماتم کر کے سجادؑ کہتا ہے: ظالم دیکھ تو سہی میرے چچا کا سر کیسے سوار ہو۔ عباسؑ کی آنکھیں کھلتی ہیں سامنے زینبؑ کے بال ہوتے ہیں، عباسؑ کا سر پھر گر پڑتا ہے۔ (اگر تم میں رونے کا حوصلہ ہے سلامت رہو بھائی۔ سلامت رہو بھائی (الحمدللہ، الحمدللہ)۔

رات ہے مصائب کی شام غریباں کا وقت آ پہنچا' میں اس مظلوم کی شہادت پڑھ کر آج صرف سیدوں سے اتنا کہوں گا جب تک میں نہ کہوں۔ اس وقت تک ذوالجناح نہ لے آئیں او تھکے ہوئے سیدو! او تھکے ہوئے غیرت مند و چار دن اور چار راتوں کے تھکے ہوئے مومنو! او تھکی ہوئی بیبیو! کائنات میں سب سے زیادہ تھکا ہوا حسینؑ (شرم کر کے نہ

رو)۔شاہ جی تیرے جگر میں اگر جی چاہے پتھر مارنے کو! اپنے سر پہ پتھر مارے گا۔حسینؑ کی عزت کی قسم! اتنے بڑے مصائب ہیں کائنات میں سب سے زیادہ تھکا ہوا حسینؑ۔(ہاں شاہ جی میں نے ایسے تو نہیں کہہ دیا) کوئی اگر اندازہ لگانا چاہے تو میں پڑھتا جاتا ہوں اندازہ لگاتے جاؤ۔تین دن کا پیاسا،نو دن کا روزہ دار، 57 سال کا ضعیف۔تین دن کا پیاسا،نو دن کا روزہ دار، 57 سال کا ضعیف۔تقریباً دوسو راتوں کا جاگا ہوا(میں نے لفظ کہہ دیا۔اللہ جانے تو سمجھے یا نہ سمجھے) پاکستان میں کل ذاکرین اور علماء جتنے بھی ہیں اس وقت میں سب کو چیلنج کر کے کہتا ہوں مصائب اور چیز ہوتی ہے قبلہ!

دوسو راتوں کا جاگا ہوا(میں نے پڑھ دیا تو نے سن لیا) اٹھائیس(28) رجب سے لے کر شاہ جی دس محرم تک حسینؑ کی راتیں گن(جاگنا) آٹھ بجے صبح دس محرم کو پہلی لاش اٹھا کر لایا،دوسری لاش اٹھا کر لایا،تیسری لاش اٹھا کر لایا،ایک لاش اٹھانے پہ تقریباً چار میل سفر کرتا ہے۔اٹھا کے لے آتا ہے گرمی میں رکھتا ہے،پھر دوسری لاش اٹھانے جاتا ہے۔اکہتر لاشیں اٹھائیں دوسو چوراسی میل کا سفر حسینؑ نے لاشیں اٹھانے میں طے کیا۔اور اتنی بڑی بڑی لاشیں اٹھائیں،کوئی اٹھانوے سال کا ضعیف،کوئی 54 سال کا جوان، کوئی پینتالیس سال کا جوان کوئی اٹھارہ سال کا جوان، شاہ جی مشکل ترین لاش اکبرؑ کی............

یہ لاش اٹھا کر............ حسینؑ نے جب اکبرؑ کی لاش اٹھائی (اب اگر رونے کی تیاری ہے تو میں اسی انداز میں پڑھتا چلا جاتا ہوں۔) اکبرؑ کی لاش اٹھائی مشکل ترین لاش (یہ جو اٹھارہ،اٹھارہ سال کے بیس بیس سال کے نوجوان بیٹھے ہو مولا تمہاری زندگی دراز کرے کبھی سوچنا) 57 سال کا ضعیف ہو دولاکھ کے ہجوم میں ایسے نہیں کہ اکبرؑ گر پڑا سنان نے اکبر کو پیچھے سے نیزا مارا۔حسینؑ نے اکبرؑ کو جھکتے ہوئے دیکھا۔حصین بن ظہیر نے برچھی ماری۔ادھر برچھی ماری ادھر برچھی پہ ہاتھ رکھ کر گھٹنے سے برچھی توڑی، ادھر برچھی ٹوٹی

57 ادھر اکبرؑ گھوڑے سے گرا گھوڑے سے گر کر کہتا ہے بابا جلدی آ۔ جب کہا نا جلدی آ۔ سال کا حسینؑ علامہ محمد باقر مجلسی بحار الانوار میں لکھتے ہیں۔ .... پدر بر لاش پسر زانو بہ زانو رسید۔ اپنے زانوؤں کے بل اکبر کی .... (ماتم کرتا آ نا! میرے سامنے پتہ چلے حسینؑ کو رونے والے بیٹھے ہو حوصلہ کر کے، حوصلہ کر کے، روتے آؤ۔ الحمدللہ تیور مجلس کے بن گئے ہیں۔)

میری آقازادی زینبؑ بی بی اگر پردے کے پیچھے بیٹھی ہے مجھے اجازت دے بی بی اگر شام میں ہے تشریف لے آ۔ اگر مصائب سننا ہے مجھ سے تو جگر سنبھال کے سنو۔ قریب آیا، اکبرؑ نے سلام کیا۔ اکبرؑ ایک ہاتھ سے سلام کیوں کیا۔ بابا دوسرا ہاتھ مصروف ہے۔ حسینؑ نے ہاتھ لگایا۔ ضعیف باپ کہتا ہے پسینہ کیسا ہے؟ آواز آئی خون ہے۔ کیا ہوا؟ برچھی لگی۔ پھل کہاں ہے؟ سینے کے اندر ہے۔ نکالا کیوں نہیں؟ ظالم کہتا تھا سنتے ہیں حسین صابر ہے .... (شاباش، شاباش، روؤ جوانو) سنتے ہیں صابر ہے۔ صابر کا نام آیا حسینؑ کہتا ہے اچھا کیا کہتا ہے۔ بابا میرا قاتل کہہ گیا ہے جوان بیٹے کے سینے سے برچھی کا پھل نکالے گا تو مان لیں گے۔ (اب دیکھ میری طرف یہ نہ سوچ ریتاں سیداں میں بیٹھے ہیں۔ سوچ کربلا میں، حسینؑ نے پیچھے مڑ کے دیکھا شاہ جی دو لاکھ دشمن، سامنے خیام، خیام کے دروازے پہ غریب کی بہنیں اکبر کیا ارادہ ہے؟ اکبرؑ کہتا ہے: بابا جو تیرا جی چاہے۔ اکبرؑ میں برچھی نکالنا چاہتا ہوں۔ اکبرؑ کہتا ہے: بابا بسم اللہ۔ شاہ جی! حسینؑ نے دایاں زانوں زمین پہ ٹیکا اکبرؑ کا سر رکھا اپنے زانوں پر، (اگر سننا چاہتے ہو صحیح میں غلط پڑھوں ریتاں سیداں میں کہہ رہا ہوں بی بی زینبؑ میری شفاعت نہ کرے، اگر صحیح پڑھوں ٹکریں مار کر مر جاؤ)

اکبرؑ کی جوانی کو یاد کر کے حسینؑ نے اکبرؑ کے بائیں، دائیں بازوؤں سے اکبرؑ کی برچھی کے پھل میں ہاتھ ڈالا، ہلایا، اکبر کی لاش ہلی، کربلا کی زمین میں زلزلہ آیا۔ خیمے

کے دروازے سے آواز آئی: ''میں نے بڑی محنت سے پالا ہے، میں نے بڑے ناز سے پالا ہے'' ایسے نہ کھینچ حسینؑ کہتا ہے: اکبرؑ میرے امتحان میں فرق آتا ہے۔ دایاں زانوں حسینؑ نے اکبرؑ کے سینے پہ رکھا اور بائیں جانب سے برچھی کے پھل میں ہاتھ ڈالا۔ مڑ کر دیکھا شاہ جی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی قطار اپنی عبائیں منہ پہ لئے چیخیں مار، مار کر رو رہے ہیں۔ حسینؑ کہتا ہے۔ نانا رسولؐ ایک طرف ہو جا، دادا ابراہیم آ گے آ، دادا اسماعیل آ گے آ، میں جوان بیٹے کے سینے سے برچھی (ماتم کرو، ماتم کرو، ماتم کرو۔ اللہ جانے اگلے سال زندہ رہیں یا مر جائیں) سب سے زیادہ مشکل لاش اکبرؑ کی قبلہ! (حوصلے سے جوانو سنتے آؤ) اکبرؑ سے زیادہ مشکل لاش قاسمؑ کی۔ الحمدللہ (نہ میں تھکا ہوں نہ تو تھکا ہے۔ (سید نجم شاہ جی!) سب سے زیادہ مشکل لاش اکبرؑ کی۔ اکبر سے زیادہ مشکل لاش قاسمؑ کی۔ کوئی تیرہ سال کا بچہ بیٹھا ہو' تیرہ سال کے بچے کی عمر بھی جانتے ہو' قد بھی جانتے ہو' ہائے تیرہ سال کا قاسمؑ ہر شہید لڑا بھی ہے گرا بھی ہے' مارے بھی ہیں قاسمؑ کی موت پہ دیر کوئی نہیں لگی۔ (اگر اجازت دو تو میں تمہارے سامنے نقشہ بناتا ہوں۔ پتہ نہیں سمجھ سکو یا نہ سمجھ سکو۔)

قاسمؑ کی لاش پر قبلہ! دیر کوئی نہیں لگی۔ تیرے جگر سے آنسو نکل کر تیری آنکھ میں آئیں تو، روئے نہیں۔ تو میری دعا فضول جائے گی قبلہ! قاسمؑ کی لاش پہ اتنی دیر لگی، قاسمؑ کی موت کو سید و اتنی دیر لگی (اگر جگر سنبھال سکتے ہو شاہ جی!) قاسمؑ کی موت کو اتنی دیر لگی (اجازت ہو تو پڑھ دوں) قاسمؑ میدان میں تھا' تو قاسمؑ تھا، میدان میں تھا تو قاسمؑ تھا، حسینؑ نے اٹھ کے دیکھا تو قاسمؑ تھا، ماں نے خیمے سے دیکھا تو قاسم تھا، زین پہ تھا تو قاسم تھا، زمین پہ آیا تو تقسیم ہو گیا۔

(کیوں شرم کر کے روتا ہے) زین پہ تھا تو قاسم تھا۔ زمین پہ آیا تو تقسیم ہو گیا۔ حسینؑ کہتا ہے: قاسم کہاں ہے؟ کہیں ایک میل سے آواز آتی ہے چچا میرا اسلام۔ کہیں دو

میل سے آواز آتی ہے چچا میرا سلام، کہیں تین میل سے آواز آتی ہے چچا میرا سلام۔ رتیاں سیداں کے غیرت مند! مظلوم نے اپنے عمامے کا ٹکڑا بچھا کے لاش کے ٹکڑے اٹھائے۔ (میں مصائب پڑھ رہا ہوں) قیامت کے مصائب ہیں اگر تو سن لے تو شاہ جی اس طرح سے عمامے کی گٹھڑی باندھ کر (مجھے موت نہ آ جائے پڑھتے ہوئے) گٹھڑی باندھ کر جیسے مزدور انہیں اٹھاتا ہے، لے کر خیمہ گاہ کی طرف چلا۔ ام فروہ کہتی ہے؟ میرا قاسم کہاں ہے؟ ابھی خیمے کے قریب نہیں پہنچا (اگر تیرے مرنے کا ارادہ ہے شاہ جی!) تو درمیان میں خیمے اور مقتل کے گٹھڑی اٹھا کے حسینؑ آ رہا ہے۔ ایک نقاب پوش سوار قریب آیا۔ دیکھ کر کہتا ہے: حسینؑ یہ ٹکڑے لے، آواز آئی کون ہے پردیسی پر، مسافر پر احسان کرنے والا؟ نقاب پوش ماتم کر کے کہتا ہے۔ نہیں پہچانا تیرا بھائی حسنؑ ہوں، جب سے میرا قاسمؑ گرا ہے میدان میں ہوں، ایک ایک ٹکڑا چن رہا ہوں، یہ دیکھ میرے ٹکڑے ہیں، میری فروہ سے کہنا شاباش۔ تو نے میرے جوان کو موت کا (سنبھل کر، سنبھلتے آؤ، سنبھلتے آؤ بھائی الحمدللہ۔ الحمدللہ کئی دفعہ پڑھوں قبلہ! کئی دفعہ پڑھوں۔)

(میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں مر جاؤں مجھے موت آ جائے یا مصائب آج ختم ہو جائیں قبلہ! کوئی بات نہیں بنتی اس طرح سے) مشکل لاش (اگر تو نے کہہ دیا پھر پڑھ تو ایک اگلا جملہ بھی سن لے) مظلوم خیمہ گاہ میں لاش لایا۔ ام فروہ کہتی ہے میرا بیٹا کہاں ہے؟ گٹھڑی کھول کر حسینؑ کہتا ہے یہ قاسمؑ ہے۔ (تیرے آنسو رک جائیں سید ذمہ دار نہیں) یہ تیرا قاسمؑ ہے۔ فروہ کہتی ہے: یہ قاسمؑ ہے؟ (فقرہ پڑھ دوں) رو کے حسینؑ کہتا ہے: فروہ جو مل سکا وہ لے آیا ہوں باقی گھوڑوں کے سم لے گئے ہیں، باقی گھوڑوں کے سُم لے گئے ہیں۔ (سلامت رہو سیدو) قاسمؑ سے زیادہ مشکل لاش اصغرؑ کی۔ چھ ماہ کا لال ہے، حسینؑ نے ایسے اٹھایا (ایک ایک لفظ پڑھتا جاتا ہوں) تا کہ تیرے ذہنوں میں مصائب آتا جائے) سب سے مشکل لاش اکبرؑ کی، اکبرؑ سے زیادہ قاسمؑ کی، شاہ جی! قاسمؑ سے

ریادہ مشکل اصغرؑ کی لاش۔ یہ اس لئے مشکل ہے کہ اصغرؑ کا سر بائیں ہاتھ پہ اور اصغرؑ کے پاؤں دائیں ہاتھ پر، جب تیر آنے لگا ہے نا خیمہ گہ سے آواز آئی' ربابؑ کی اصغر تیر آ رہا ہے، دوسری طرف تیرے بابا کو نہ لگے۔ (پتہ نہیں سمجھ سکو یا نہ سمجھ سکو' چھوٹی چھوٹی اولاد والو!) بابا کے چہرے کو دیکھا پھر اصغرؑ نے تیر کو دیکھا۔ تیر آ رہا تھا اس طرف سے، اصغرؑ کا سر ہے ادھر آواز آئی: اماں گھبرا نہیں، تیر آنے دے۔'' جب تیر قریب آیا بابا کے ہاتھوں پہ الٹا۔ الٹ کے تیر اپنی گردن میں لیا۔ باقی تیر حسینؑ کی کلائی میں لگا۔ آنکھیں کھول کر کہتا ہے بابا ناراض نہ ہونا میری ماں کو گلہ نہ دینا، میری گردن چھوٹی تھی تیر بڑا تھا۔ تیر کلائی میں لگا (ماتم کرتا آ کرتا آ ماتم' سلامت رہو۔ سلامت رہو بھائی جس انداز میں ماتم کرنے کا حق ہے' ہائے' ہائے) آواز آئی بابا میری ماں کو گلہ نہ دینا میری گردن چھوٹی تھی تیر بڑا تھا۔ (سلامت رہو، سلامت رہو کہتے ہیں شیعہ کیوں روتے ہیں) آواز آئی بابا میری ماں کو گلہ نہ دینا تیر بڑا تھا۔

(ہاں شاہ جی !اب سنبھل کر۔ تو نے مجھے کہا ہے نا مصائب جس انداز کا مصائب میں پڑھنا چاہتا ہوں اسی انداز میں سنتے آؤ)

تیر بڑا تھا اصغرؑ کی گردن چھوٹی تھی۔ (رو پڑے ہو۔ مولا مجھے موت دے دے میں اس قسم کے مصائب نہ پڑھوں) چھ ماہ کا لال تین دفعہ شہید ہوا۔ پہلی بار حرمل کے تیر سے' دوسری بار سنان کے تیر سے' تیسری بار ثالب بن وھب کے خنجر کے ٹکڑے سے، جب تیسری بار شہید ہور ہا تھا خیمہ گاہ کی طرف سے ریت پہ بیٹھی ہوئی ربابؑ حسینؑ کی لاش کو دیکھ کر کہتی ہے کوئی اور بھی ایسے لڑا ہے کوئی اور بھی ایسے لڑا ہے۔ (سنبھلتا آ شاہ جی) یہ وہ اصغرؑ ہے جب بازار کوفہ میں سپاہی گئے (پتہ نہیں اکبر حسین شاہ! صاحب اللہ جانے میری زندگی کی آخری مجلس نہ ہو' مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آج میری زندگی کی آخری مجلس ہے) جب بازار کوفہ میں سر آئے نہ قبلہ!۔ سپاہی سروں کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں شاہ جی۔ ایک ضعیفہ

آئی ہے سب سے بڑے نیزے پر حسینؑ کا سر ہے سپاہی سے پوچھتی ہے یہ کون ہے؟ آواز آئی باغی تھا' جب کہانا! باغی تھا' باغی کیوں تھا؟ یہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ جب اس نے کہانا! نماز نہیں پڑھتا تھا ضعیفہ دیکھ کر کہتی ہے' اللہ تجھ پر لعنت کرے ذرا نیزا جھکا' ادھر نیزا جھکا حسینؑ کے سجدے کا داغ دیکھ کر کہتی ہے سجدے کا داغ تو ابھی تک باقی ہے، خدا تجھ پر لعنت کرے نمازی کو باغی کہتا ہے۔

دوسری طرف سے آواز آئی یہ کس کا سر ہے؟ آواز آئی باغی کی فوج کے سردار کا۔ کہتی ہے نیزا جھکا جب نیزا جھکا، عباسؑ کے سر کو دیکھ کر (رونے والو آنسو ختم تو نہیں ہو گئے) عباس کے سر کو دیکھ کر چالیس عورتیں کھڑی تھیں انہیں دیکھ کر کہتی ہے۔ اگر یہ اس کی فوج کا سردار تھا مجھے اس کی فوج کے سردار کی غربت کی قسم! قسم لے لو، اس کی آنکھوں میں تیرتی ہوئی حسرت بتا رہی ہے اسے اجازت نہیں ملی۔ (ہائے۔ ہائے۔ ہائے) اسے اجازت نہیں ملی۔ تیسرے نیزے پر آئی یہ کس کا سر ہے؟ آواز آئی اس کے بڑے بیٹے کا۔ چوتھے پہ آئی کس کا سر ہے؟ اس کے بھتیجے کا۔ آتے آتے شاہ جی ایک نیزے پہ آئی۔ نیزا بڑا ہے سر چھوٹا ہے۔ اصغرؑ کے سر کو دیکھ، دیکھ، دیکھ کر (جس کے دل میں فقرہ اترا۔ ساری رات روتا رہے گا جس کے دل میں فقرہ نہ اترا بد قسمت ہے قبلہ!)

ضعیفہ بڑے نیزے پہ چھوٹا سر دیکھ کر اصغرؑ کے سر کو دیکھ کر شاہ جی حرمل کا دامن پکڑ کر اونچی آواز میں کہتی ہے یہ بھی باغی تھا؟ آواز آئی یہ بھی باغی تھا۔ اتنے چھوٹے باغی تو نہیں ہوتے اس کا نیزا جھکا۔ جب نیزا جھکا ہر مستور سے کہتی ہے اس کی عمر کیا ہو گی؟ کوئی کہتی ہے چار ماہ، کوئی کہتی ہے چھ ماہ، کہتی ہے اچھا چھ ماہ کا ہو گا لیکن ایک دعا مانگو۔ عورتیں کہتی ہیں' مانگ دعا۔ ضعیفہ کہتی ہے دعا مانگو اس بچے کی ماں، اسے اس بچے کی ماں، دیکھنے سے پہلے مر گئی ہو۔ محمل سے آواز آئی۔ ربابؑ کی۔ ضعیفہ میں ابھی زندہ ہوں۔ ایک امانت کربلا گئی ایک امانت لے کر شام جا رہی ہوں۔ سکینہؑ کو وہاں سپرد کر کے نہ چھاؤں میں

بیٹھوں گی نہ ٹھنڈا پانی پیؤں گی۔ (سلامت رہو بھائی۔آ گیا مجمع میرے معیار پہ)

اصغرؑ کی لاش کو دفن کر کے' (شاہ جی) عباسؑ کے بازو اٹھا کے' اکبرؑ کا پھل کھینچ کے' قاسمؑ کے ٹکڑے چن کے' حبیبؓ کو سلا کے' ہر ایک کو سلا کے' عونؑ ومحمدؑ کی لاشیں بارہ، بارہ میل پہ چھوڑ کے' تنہا رہ گیا حسینؑ۔ (جس نے اب تک کوشش کی ہو اور آنسو نہیں آیا میں سید وعدہ کرتا ہوں اگر جی چاہے تو اٹھ کے ماتم کرنا جی نہ چاہے تو بے شک نہ رو)

مجھے مظلوم کی غربت کی قسم!

معجزہ ہے حسینؑ کا غم، وقت بھی وہی ہو گیا۔ اللہ جانے اگلے سال کون زندہ رہے کون مر جائے؟ میں محسن نقوی بھی موجود ہوں۔ اب سنتا آ۔ جس کے جگر میں قوت ہے، حسینؑ کی شہادت سنیے۔ جس کے جگر میں قوت نہ ہو ہاں دل کا مریض ہو وہ بے شک اٹھ جائے۔ چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں دل کا مریض حسینؑ کی شہادت نہیں سن سکتا قبلہ!

حسینؑ تنہا بیٹھا ہے۔ اب ہے کوئی مائی کا لال مصائب برداشت کرے۔ شاہ جی کربلا کی گرم ریت کو ماں زہراؑ کی جھولی سمجھ کے، کربلا کی گرم (شرم کر کے نہ رو میں نے پہلے کہا ہے اللہ جانے اگلے سال کون زندہ رہے کون مر جائے) کربلا کی گرم ریت پہ سیدو (ہاں جی، جی، جی) کربلا کی گرم ریت کو، ماں زہراؑ کی جھولی سمجھ کے، اپنی تلوار کو عباسؑ کا بازو سمجھ کے، اپنا غریب سر رکھ کے مظلوم بیٹھا ہے۔ شاہ جی چپ کر کے مظلوم بیٹھا ہے۔ کوئی تیر مارتا ہے حسینؑ چپ ہے، کوئی پتھر مارتا ہے حسینؑ چپ ہے، کوئی نیزا مارتا ہے، حسینؑ چپ ہے۔ جسے مارنے کو کچھ نہیں ملتا گرم ریت اٹھا اٹھا کے مظلوم کے زخموں پر (ماتم بھی کرتا آ، روتا بھی آ) گرم ریت اٹھا اٹھا کر (شاباش، شاباش) میں نے پہلے کہا تھا قبلہ! اللہ جانے مصائب کے کیا تیور) گرم ریت اٹھا اٹھا کے مظلوم کے زخموں پر مارتا ہے۔ شبیرؑ چپ بیٹھا ہوا ہے۔

(اصغر تیری طبیعت مجھے صحیح نہیں لگتی لیکن علیؑ کی عزت کی قسم! اگر اس مجلس میں

موت آ جائے اس سے بڑی موت کوئی نہیں ۔) حسینؑ چپ کر کے بیٹھا ہے۔ ادھر چپ کر کے بیٹھا ہے شاہ جی بیٹھ جا میرے بیٹے تیرا تو کوئی سنبھالنے والا ہوگا۔ جب یہ رات ڈھلی تھی تو اچھے اچھے بچے گھوڑوں کے سموں تلے آ گئے تھے۔ زینبؑ کہتی رہی تھی عباسؑ میرے بچے مارے گئے، کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے۔ (شاباش روتے بھی آ ؤ۔ ماتم بھی کرتے آ ؤ، میرے نو جوانو، شاہ جی اٹھ اٹھ کر ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈال کر رونا۔ بیٹھ جاؤ میرے عزیز ہاں تیری ماں بھی ہوگی، تیرے بابا کو بھی اللہ سلامت رکھے۔) میں ان غریبوں کا قصہ پڑھ رہا ہوں (نہ ہاتھ نہ جوڑ میں تیرا نوکر ہوں میں تیرا نوکر ہوں)۔ سیدو! ہاں ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈال کر پرسہ دینا! شاہ جی چپ کر کے حسینؑ بیٹھا ہے۔

عمر ابن سعد نے آ کے کہا (شاہ جی! ہم برداشت نہیں کرتے) عمر ابن سعد نے آ کے کہا: اس کا کوئی نہیں رہ گیا، اب جو جتنا زیادہ ظلم کرے گا اتنا زیادہ انعام دوں گا۔ جب یہ کہا چھ قاتل نکلے، حسینؑ کو مارنے کے لئے، جب گھوڑوں پہ سوار ہو کر شاہ جی چھ قاتل آنے لگے فضہؑ کھڑی تھی خیمے کے دروازے پر، فضہؑ کے پیچھے کھڑی تھیں مظلوم کی بہنیں، مظلوم کی بہنوں کے پیچھے کھڑے تھے مظلوم کے حرم' فضہؑ کا دامن پکڑ کے کھڑی تھی سکینہؑ۔ فضہؑ نے چھ قاتلوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتی ہے بارالہا! ''اتنا غریب تو نہیں تھا'' اتنا غریب تو نہیں تھا، جتنا ہو گیا ہے۔ جناب زینبؑ کہتی ہے: اماں فضہؑ کیا ہوا؟ آواز آئی: دعا مانگ اماں مر جائے۔ اماں کیوں، کیا ہوا؟ قاتل چھ ہیں حسینؑ اکیلا ہے۔ قاتل چھ ہیں حسینؑ اکیلا ہے۔ قاتل شراب پی کے آ رہے ہیں حسینؑ پیاسا بیٹھا ہے۔ قاتلوں کو زر اور جاگیر کا طمع ہے حسینؑ کے پاس کچھ نہیں۔ جب کہا زر اور جاگیر کا طمع ہے فضہؑ کا دامن پکڑ کر سکینہ کہتی ہے : اگر ہم کچھ دے دیں تو یہ مان جائیں گے۔ آواز آئی: اللہ جانے۔ ایک ایک مستور کے پاس جا کر جھولی بنا کر کہتی ہے حسینؑ کی

بیٹی سوال کرتی ہے جتنے زیور ہیں دے دو۔ میرے بابا کو مارنے والے آ رہے ہیں۔

(ماتم بھی کرتا آ، روتا بھی آ، سلامت رہو، حوصلہ میرے عزیزو، حوصلہ میرے عزیزو پڑھتا آؤں یا چھوڑ دوں، پڑھتا آؤں سن لو گے، کرلو گے برداشت، پڑھتا آؤں یا چھوڑ دوں بابا، پڑھوں اگر چاہتے ہو پڑھوں تو پھر ماتم کی تیاری کرتے آؤ۔ شرم نہیں کرنا۔ تمہیں غربت مظلوم کا واسطہ، رات ہے کوئی نہیں دیکھے گا۔ ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈال کر آج پرسہ دے لینا) چھ قاتل آئے، چھ قاتل آ کر درمیان میں حسینؑ بیٹھا ہے۔ پہلا قاتل اترا، اس کا نام ہے مرشب ابن اقدس یہ ملعون اتر کر کہتا ہے اتنا بڑا ظلم کروں گا قیامت تک یاد رکھے گا۔ سارے ظالم کہتے ہیں ظلم کر مظلوم کی بہنیں دیکھ رہی ہیں۔ مظلوم کی بیٹی دیکھ رہی ہے۔ فضہؑ دیکھ رہی ہے۔ مرشب ابن اقدس نے کون سا ظلم کیا؟

(یا اللہ مجھے موت دے دے، میں یہ ظلم نہ پڑھ سکوں)

مظلوم کے سامنے بیٹھ کر (اگر ہے جگر تو برداشت کرنا) مرشب کہتا ہے حسینؑ! حسینؑ! جب تیسری دفعہ کہا حسینؑ! میرے زخمی آقا نے قبضہ تلوار سے پیشانی اٹھائی تو اس ملعون نے ایک وزنی پتھر اٹھا کر حسینؑ کی زخمی پیشانی پہ اتنے زور سے مارا مظلوم کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف آئے۔ تین دفعہ آواز آئی۔ واغـــربتـــاہ، ''ہائے او میری غربت''

ہائے او میری غربت (سلامت رہو، سلامت رہو بھائی کرتے آؤ ماتم جیو، جیو نہ، نہ، نہ ہونے دو بے ہوش جی، جی)

آواز آئی واغربتاہ۔ (شاہ جی میں نے کہا ہے نہیں سن سکتے) جب آواز آئی واغربتاہ (سیدو مجھے معاف کرنا) حسینؑ ابھی سنبھلا نہیں جب ثالب ابن وھب ملعون نے ایک وزنی نیزا حسینؑ کے پہلو پہ مارا دایاں ہاتھ دیکھ کر نیزا کھینچا حسین کے خون کا فوارہ چھوٹا

مظلوم کی آواز آئی اماں تیرا ادھار اتر گیا۔ (اللہ جانے کس انداز کا شاباش، شاباش روتا بھی آ، ماتم بھی کرتا آ)

مجھے حسینؑ کی غربت کا واسطہ! سارے ظلم میں نہیں پڑھ سکتا۔ ایک ایسا ظلم ہوا۔ (چھپا رہا ہوں، سناتا جاؤں کوئی مر جائے گا سیدزادہ کھڑا ہو کے مجھے صرف اتنا بتا دے کہ چھپاؤں یا نہ چھپاؤں۔ یہ کہتا ہے پورا پڑھ اگر تجھ میں سانس ہے تو میں اگلا لفظ (جملہ) پڑھتا ہوں)

ایک ظالم ہے محمد بن اشعث بن قیس دیکھ کر کہتا ہے تمہیں ظلم کرنے کا طریقہ نہیں آتا، نیچے اترا۔ آواز آئی میں وہ ظلم کروں گا اگر قبر نصیب ہوئی قبر میں نہیں بھولے گا، نیچے اتر کر، جب محمد بن اشعث نیچے اترا ہے تیرا مظلوم کبھی اس طرف جاتا تھا کبھی اس طرف جاتا تھا، کبھی اس طرف جاتا بائیں ہاتھ میں دایاں رخسار لے کر اس نے مظلوم کے داہنے رخسار پر اتنے پیار سے (یہی کہوں نا) اتنے پیار سے احسان کیا مظلوم کی چار دفعہ آواز آئی ''اماں، اماں، اماں،'' ''آواز آئی'' ماں کل سے .... (کرتا آ ماتم، کرتا آ ماتم اللہ جانے کون زندہ رہے کوئی نہ کوئی مر جائے گا)

آواز آئی ''اماں، اماں'' (کر ماتم، کرتا آ ماتم پتہ نہیں کوئی جیئے یا مر جائے' شاباش سیدو)

سیدزادہ مجھ سے پوچھتا ہے جب محمد بن اشعث بن قیس نے اس ظالم نے طمانچہ مارا سکینہؑ کہاں تھی؟ شاہ جی کبھی اس خیمے میں کبھی اس خیمے میں کہتی تھی میرا باباؑ طمانچے کھا رہا ہے کوئی میرے باباؑ کو بچاؤ۔ میرا بابا طمانچے ...... (سلامت رہو' جی، جی، جی' کرتا آ ماتم' حوصلہ) ہو چکے ظلم (آج کوئی نہ کوئی مر جائے گا) ہو چکے ظلم (ہو شاہ جی، جی، جی، جی مرنے دو کوئی مرتا ہے تو' تو اپنی عبادت ضائع نہ کر۔ یہ جوان ہے اسے پانی پلانے والے ہیں۔) حسینؑ کے چھوٹے چھوٹے بچے جب پانی مانگتے تھے ظالم طمانچے مارتے تھے' کہتے

تجھے نہ مانگو پانی ۔ (جی ، جی ، جی ، ہاں بابا میں تیرا نوکر' کرتا آ ماتم' کرتے آ ؤ ماتم ہونے دو بے ہوش کوئی مرے یا جئے آخری لفظ (جملہ) پڑھتا ہوں قبلہ!)

جب چھ ظلم ہو چکے (آ ؤ سیدو! جی ، جی ، جی ، جب چھ...... اچھا گر تو سننا چاہتا ہے ایک سیکنڈ شاہ جی! سوال ہے ایک سیکنڈ پڑھنے دو) مظلوم نے سجدہ کیا (اب آخری لفظ سن لو ، جی ، جی ، جی او میرے نوجوان) جب محمد بن اشعث بن قیس ملعون نے (ماتم کرتے آ ؤ ۔ کرتے آ ؤ ماتم یا حسینؑ)

یا حسینؑ ۔ یا حسینؑ ۔ یا حسینؑ

یا حسینؑ ۔ یا حسین

مجلس دہم

قرآن کی سطروں میں بھی شامل رہی فضہ

صلواۃ بلند آواز سے پڑھیں سارے۔

ایک صلواۃ اتنی بلند پڑھیں جتنا آل محمدؐ حق رکھتے ہیں۔ اجازت ہے جناب:

پہلا لفظ میرا آج کی گفتگو کا۔ ''فرمان بہت زیادہ ہیں''۔

کوشش کروں گا کہ ہر حکم کی تعمیل تھوڑی تھوڑی کر سکوں۔ محمدؐ واہل بیت محمدؐ کے تصدق وطفیل میں اللہ تعالیٰ اس بارگاہِ جلیل القدر میں آپ کی حاضری کا آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

ہر مومن اور ہر مومنہ کوئی نہ کوئی حاجت کوئی نہ کوئی مقصد دل میں ضرور رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ علی اکبر کی جوانی کے صدقے میں خالق محمدؐ واہل بیت محمدؐ ہر اس انسان کے دلی مقاصد پورے فرمائے۔ جس کے دل میں مودت آل محمدؐ موجود ہے۔ مستورات سے میری گزارش ہے کہ یا تو مجلس کے بعد زیارت کر لیں اور یا پھر تھوڑا سا وقت مجھے عطا کر دیں۔ (ایک صلواۃ اتنی بلند پڑھیں جتنا آل محمدؐ ذہنوں میں بلند ہیں (بڑی مہربانی۔ بڑی نوازش!)

پہلا لفظ ہے اگر سمجھ میں آ گیا تو بڑی خوش بختی میری، سمجھ میں نہ آیا تو میری اپنی قسمت۔

جس خاتون کی قرآن مزاج سانسیں۔ پہلا لفظ ہے قبلہ! جس خاتون کی قرآن

مزاج سانسیں، پھر کہتا ہوں جس خاتون کی قرآن مزاج سانسیں عصمت زہراؑ کے گرد تحفظ کا حصار قائم کریں، اسے فضہؓ کہتے ہیں۔ پہلا فقرہ حسینؑ کا واسطہ ذرا توجہ سے، مجلس پورے عروج پر ہے اور کوئی لفظ میرا ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

''جس خاتون کی قرآن مزاج سانسیں، عصمت زہراؑ کے گرد تحفظ کا حصار قائم کریں اسے فضہؓ کہتے ہیں۔

جو خاتون ساڑھے تین سو سال کی عمر کے صحابی رسول کو دروازہ بتولؑ پہ جاروب کشی کے آداب سکھائے اسے فضہؓ کہتے ہیں۔'' (ذرا جاگتے آؤ میرے ساتھ ساتھ۔ میرا جی چاہتا ہے مجلس پڑھنے کو، لیکن میرے ساتھ، تھوڑا تھوڑا آپ بولتے آئیں۔ بہت بڑا مجمع ہے، میرے لئے بہت ہی بڑا مجمع ہے سمجھ دار بیٹھے ہوں تو بہت زیادہ ہوتے ہیں۔)

جی قبلہ! بسم اللہ۔

''جو خاتون ساڑھے تین سو سال کی عمر کے صحابی رسولؑ سلیمانؓ کو دروازۂ بتولؑ پہ جاروب کشی کے آداب سکھائے اسے فضہؓ کہتے ہیں'' قبلہ!

''جس خاتون کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے آسمان پر جائیں اور آیتیں بن کر پھر زمین پر نازل ہوں اسے فضہؓ کہتے ہیں۔''

''جس خاتون کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے آسمان پر جائیں اور آیتیں بن کر پھر زمین پر نازل ہوں اسے فضہؓ کہتے ہیں۔''

جو گھر سے چلے تو حجر اسود ہو۔ پتہ نہیں کیا سنتے ہو؟

''اگر فضہؓ کا رنگ دیکھتے ہیں، گھر سے چلے تو حجر اسود ہو۔ بتولؑ کے گھر میں آئے (زہراؑ کعبہ نظر آئے) تو غلاف بن جائے اسے فضہؓ کہتے ہیں۔''

''جو جلیلۃ القدر خاتون دس ہزار کا لشکر جرار، سونے اور چاندی سے بھرا ہوا خزانہ تیس، پانچ سو دربان، چار جوان بیٹے، یاقوت اور زمرد سے جڑا ہوا تخت ٹھکرا کے،

آپؐ کی رداداوڑھ کے بتولؑ کی دہلیز چوم کے، چکی پیسنے کی درخواست دے اسے فضہؓ کہتے ہیں۔"

قبلہ! یہ ایسی جلیلۃ القدر خاتون ہے فضہؓ چالیس سال تک اس نے بغیر قرآن کے گفتگو نہیں کی، چالیس سال تک۔)

میں جناب فضہؓ کے بارے میں رباعی شروع کرتا ہوں۔اس کے بعد مجھے حکم ہے کہ درس سناؤں۔حکم کی تعمیل کروں گا۔

ایماں کے لئے دولت بیدار ہے فضہؓ

(آہا، آہا، یہاں سے دوستو آخری آدمی تک کوئی آدمی کوئی لفظ ضائع نہ کرے قبلہ! صبح سے اب تک بہت بڑی مجلس ہو چکی ہے وہ سارے مجھ سے بزرگ بھی تھے، پڑھے بھی تھے، میں ان سب کا نالائق پرزہ ہوں، لیکن یہ دربار حسینؑ ہے۔)

ایماں کے لئے دولت بیدار ہے فضہؓ
باطل کے لئے راہ کی دیوار ہے فضہؓ

(آہا، آہا، جاگتے آؤ، جاگتے آؤ، ذرا جاگتے آؤ، بھائی ارتضٰی! اگر محسوس ہو کہ اب مجلس شروع ہو رہی ہے پھر تو سادات کا معجزہ ہے لیکن میرے ساتھ ساتھ)

ایماں کے لئے دولت بیدار ہے فضہؓ
باطل کے لئے راہ کی دیوار ہے فضہؓ
(لفظ کہوں سمجھ دار لوگوں کے لئے)
حوروں سے بڑی صاحب کردار ہے فضہؓ

اتنا بڑا انعام کنیزی میں کہاں ہے

(آہا، آہا، آہا، آخری آدمی تک اگر اس مصرع پر مجلس معراج پہ نہ پہنچی تو میں نے

دروازۂ بنت شاہ نجف سے بھیک مانگی کوئی نہیں، اور اگر سمجھ میں آئے چپ کر جائے تو ٹو جانِ فضہؑ جانے) ۔

اتنا بڑا انعام کنیزی میں کہاں ہے

(کائنات کے بڑے رئیسوں، بڑے شریفوں کے خاندان کی ساری تاریخ دیکھو۔ چیلنج کر رہا ہے محسن نقوی) ۔

اتنا بڑا انعام، انعام، انعام کنیزی میں کہاں ہے

زہراؑ نے بہن کہہ دیا، حسینؑ کی ماں ہے۔

(آہا۔ آہا۔ آہا۔ نعرۂ حیدری.........یا علیؑ) ۔

اتنا بڑا انعام کنیزی میں کہاں ہے

زہراؑ نے بہن کہہ دیا حسنینؑ کی ماں ہے

عصمت کے لئے شمعِ شبستاں ہو تو ایسی۔

(آہا، آہا، نہ، نہ میں پڑھے لکھے لوگوں میں پڑھنے کا عادی ہوں) ۔

عصمت کے لئے شمعِ شبستاں ہو تو ایسی

سیرت کے لئے دولت عرفاں ہو تو ایسی

تاثیر درِ حضرت عمرانؑ ہو تو ایسی

کیسی؟ کیسی؟ کیسی ۔

تاثیر درِ حضرت عمرانؑ ہو تو ایسی

زہراؑ کی حویلی کی نگہباں ہو تو ایسی

فضہؑ کیسی؟ جو نہ چاہے تو کلی تک نہیں کھلتی

فضہؑ جو نہ چاہے.........

جو نہ چاہے تو کلی تک نہیں کھلتی

جبرائیل امیں کو بھی اجازت نہیں ملتی

نعرۂ حیدری............ یاعلیؑ مہربانی' مہربانی حضور ۔

پابند عمل فکر کی حامل نہیں فضہؑ

(کوئی رٹی ہوئی بات نہیں اوریجنل جو اپنی فکر ہے وہی اپنی قوم کو سنا رہا ہوں۔) ۔

پابندِ عمل فکر کی عامل رہی فضہ

ایمان و عقیدے میں بھی کامل رہی فضہؑ

تا عمر عبادات کی حامل رہی فضہؑ

انعام کیا ملا؟ ۔

تا عمر عبارات کی عامل رہی فضہؑ

انعام کیا ملا؟

قرآن کی سطروں میں بھی شامل رہی فضہؑ

(اللہ سلامت رکھے آپ کو عالم دین میرے ساتھ بیٹھا ہے' کہتا ہے محسن نقوی سلامت رہو) بہت بڑی بات کی ہے انہوں نے جو میرے لئے بہت دشوار ہے ۔

قرآن کی سطروں میں بھی تائید...... کرتے جایئے گا قبلہ!

شامل رہی فضہؑ ......

فضہؑ کا رنگ کالا تھا قبلہ!

ساری دنیا کہتی ہے، حبشی، حبش کی رہنے والی۔ اب اس کالے کو سید محسن نقوی کیا سمجھتا ہے ۔

جب صورت کعبہ ہمیں زہراؑ نظر آئی

فضہؑ ......بھی غلاف سرِ کعبہ نظر آئی

(آہا، آہا، آہا، اب نعرہ سناؤ۔ نعرۂ حیدری...... یاعلی

(لطف آ رہا ہے کہ نہیں آ رہا؟ چلتے آ ؤ میرے ساتھ ساتھ۔)۔

چمکا ہے ملائک سے بھی بڑھ کر تیرا مقسوم

چمکا ہے ملائک سے بھی بڑھ کر تیرا مقسوم

کیوں قبلہ کس لئے؟

چمکا ہے ملائک سے بھی بڑھ کر تیرا مقسوم

کیوں؟۔

آغوش میں پلتے رہے حسنینؑ سے معصومؑ

(آہا، آہا، آہا، یار تھکو نہیں۔فضہؑ کا واسطہ دے کر جو مانگو گے آج ملے گا)

آغوش میں پلتے رہے حسنینؑ سے معصومؑ

تعظیم کو اٹھتے رہے کونین کے مخدوم

ہر دور میں کی تو نے مدد گاریٔ مظلومؑ

انعام کیا ملا؟ (ہے یاد مجھے شاہ جی! آپ کے لئے' حضور آپ کے لئے، سرکار آپ کے لئے حضور آپ کے لئے)۔

ہے یاد مجھے **حِیۡنٌ مِنَ الدَّھر** کا قصہ

کوئی کوئی سمجھے گا سورۂ دہر میں۔

ہے یاد مجھے **حِیۡنٌ مِنَ الدَّھر** کا قصہ

سادات نے بخشا ہے مجھے پانچواں حصہ

(آہا، آہا، آہا، نعرۂ حیدری .... یا علیؑ)

(سلامت رہو، سلامت رہو قبلہ، بڑی مہربانی، بڑی نوازش حضورؐ) حکم ہے کہ میں سرکار وفا کا ذکر کروں، اگر اجازت دو۔قبلہ! پتہ نہیں اگلے سال کون زندہ رہے کون مر جائے اس مجلس کے صدقے میں اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔جنہیں گھر جانا ہے بے شک چلے

جاؤ، لیکن جو بیٹھے ہیں وہ کوئی لفظ ضائع نہ کریں۔)

چلے گئے ٹھیک ہے مولانا کہتے ہیں، جانے والے چلے گئے، یہ نہیں جاتے، ہاں، عربی زبان میں جس شیر کی پہلی گونج سے پاتال کا پتہ پانی ہو جائے اسے اسد کہتے ہیں۔

عربی زبان میں جس شیر کی پہلی گونج سے پاتال کا پتہ پانی ہو جائے اسے اسد کہتے ہیں۔

جو شیر اپنے شکار کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے خود نہ کھائے جنگل کے بھوکے حیوانوں کے لئے چھوڑ دے اسے ''حیدر'' کہتے ہیں۔

جو شیر اپنے شکار کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے خود نہ کھائے جنگل کے بھوکے حیوانوں کے لئے چھوڑ دے اسے ''حیدر'' کہتے ہیں۔

جس شیر کی پہلی سانس سے ہوا اپنی سانس روک لے اسے ضیغم'' کہتے ہیں۔

جس شیر کو پیچھے مڑ کے دیکھنے کی عادت نہ ہو اسے ''غضنفر'' کہتے ہیں۔

''اور جو شیر شکار کی تلاش میں نہ نکلے بلکہ اپنے غار سے نکل کے دونوں پنجے ملا کر ان پہ سر رکھ کے آنکھیں بند کر کے بیٹھا رہے۔ اور شکار خود چل کر اس کی قدم بوسی کو معراج عقیدت سمجھے اسے ''عباسؑ'' کہتے ہیں۔'' (نہ بھائی! جو عباسؑ سے مدد مانگنا چاہتا ہے دونوں بازو بلند کر کے آسمان شگاف نعرۂ حیدری.........یاعلیؑ)

''جو شیر شکار کی تلاش میں نہ نکلے بلکہ شکار اسے تلاش کرتا ہوا آئے اور اس کی قدم بوسی کو معراج عقیدت سمجھے اسے ''عباسؑ'' کہتے ہیں۔

عباسؑ میں چار حرف ہیں۔ ع۔ب۔ا۔س

ع کہاں سے لیا گیا قبلہ! ب کہاں سے لیا گیا؟ الف کہاں سے لیا گیا؟ س کہاں سے لیا گیا؟

پہلا حرف کون سا ہے؟ ''عین'' ۔
عیں چن لی قبلہ! سن لے تو مجھ سے پھر ۔
چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین ۔

(اگر لطف نہ آئے تو داد نہ دینا)۔

چن لی خیال نے جو ازل میں علیؑ کی عین

اگلا حرف ''ب''

''ب'' بِضْعَۃُ الرسول کی عصمت کا زیب و زین

(آہا، آہا، آہا، اگلا حرف، اگلا حرف الف)

''الحمد'' کے ''الف'' کا سراپا دلوں کا چین

اگلا حرف۔

والناس کی یہ سین یہ نطق دل حسینؑ
ہر حرف کائنات کا عکاس بن گیا
دیکھا جو غور کر کے تو عباسؑ بن گیا

(آہا آہا آہا نعرہ حیدری......... یا علیؑ۔ قبلہ)

(آپ آگے آ جائیں مجھے بار بار مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے آپ بزرگ ہیں اور علمائے دین میں سے ہیں، میں عرض کرتا ہوں عباسؑ شاہ جی! ماشاءاللہ جناب۔)

عباسؑ کردگار وفا۔ لفظ تو میں نے کہہ دیا جس نے نہ سنا ہو میرا ذمہ کوئی نہیں۔ ۔

عباسؑ کردگار وفا تاجدارِ حرب
لرزاں ہیں جس کے نام سے اطراف شرق و غرب

(جنہیں شاعری سے عشق ہے انہیں پتہ ہو گا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ جنہیں شاعری سے عشق ہے، جو شاعری کی صفتیں جانتے ہیں جو جانتے ہیں کہ شاعری عرب سے

لے کر فارس تک فارس سے لے کر پاکستان تک کیسے پہنچی)انہیں پتہ ہے کہ میں کون سی صنعت استعمال کر رہا ہوں ۔قبلہ!۔

عباسؑ کردگار وفا تاجدار حرب
لرزاں ہیں جس کے نام سے اطراف شرق و غرب
ضرب ''المثل'' بنی ہے زمانے میں جس کی ضرب
(آہا۔آہا۔آہا)
ضرب ''المثل'' بنی ہے زمانے میں جس کی ضرب
جس کو ملول کر نہ سکے حادثات کرب

عباسؑ کربلا میں۔

(اگر یہ مصرع میرا ضائع ہو گیا مجھے قبر تک دکھ رہے گا)

عباسؑ کربلا میں وہ جوہر دکھا گیا

(مجھے ان کی قسم، ان عملوں کی قسم، میں ایسے پڑھ رہا ہوں جیسے بڑے شہروں میں پڑھا جاتا ہے۔ اگر تو ویسے نہ سنے تو تُو جان عباسؑ جانے اور جب عباسؑ کی مودت دل میں جوش مارے کچھ مانگ لینا۔ مقبول ترین، مقبول ترین عزادار کی مجلس ہے۔ تیری اگر دعا منظور نہ ہو تو میں عباسؑ کا ذکر ہی چھوڑ دوں گا۔)۔

عباس کربلا میں وہ جوہر دِکھا گیا
بوڑھے بہادروں کو علیؑ یاد آ گیا
عباس کربلا میں وہ جوہر دکھا گیا
بوڑھے بہادروں کو علیؑ یاد آ گیا

(شاہ جی عباسؑ مذاق نہیں، عباسؑ بہت بڑی ہستی ہے۔ اگر اجازت دو ام البنین کے دودھ اور علیؑ کی اس مشترکہ تاثیر عباسؑ کا گیارہ سال کی عمر میں معاویہ کے ایک

لاکھ اڑتالیس ہزار کے لشکر پر پہلا حملہ سنا دوں۔ (آہا۔آہا۔آہا)۔ اتنا بڑا نعرہ لگاؤ جتنا عباسؑ ہے۔نعرۂ حیدری .... یا علیؑ)

ہے اجازت قبلہ! ماشاءاللہ

میں صفین شروع کر رہا ہوں۔ یکم ربیع الاول اپنی ماؤں، بہنوں سے گزارش کروں گا اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا۔ بہت بڑی مجلس ہے اور ذکر ہے عباسؑ کا، تجھے معلوم ہی نہیں کہ عباسؑ باب الحوائج ہے۔ میرا امامؑ معصومؑ فرماتا ہے۔ عباسؑ کا واسطہ دے کر یا عباسؑ کا ذکر سنتے ہوئے وجد میں آ کر جب مومن کوئی چیز مانگے تو ہم چودہ اللہ کا عرش پکڑ کر کہتے ہیں، اس نے عباسؑ کا واسطہ دیا ہے اسے خالی نہ بھیج ۔ ہے اجازت مجھے ذکر عباسؑ شروع کروں قبلہ! معجزہ ہے ان کا، بہت بڑا معجزنما ہے عباسؑ ۔ مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! میں اتنی بڑی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں۔ رب ذوالجلال کی قسم کہ بہت بڑا معجزہ ہے عباسؑ ۔ اب ذکر سنتا آ اور دیکھ عباسؑ ہے کیا؟

یکم ربیع الاوّل اڑتیس ہجری کی حیا آلود صبح کے غیرت مند سورج نے۔ یکم ربیع الاوّل اڑتیس ہجری کی حیا آلود صبح کے غیرت مند سورج نے دجلہ کے سنگین ساحل سے سر ٹکراتی ہوئی سرکش موجوں کی آبی نقابیں سرکا کر صفین کے میدان کو دیکھا۔ سورج اور تاریخ نے سانس روک کر صفین کے میدان کو دیکھا۔ دجلہ کے دائیں کنارے پر (دیکھنا میری طرف) دجلہ کے دو کنارے ہیں قبلہ! دجلہ کے بائیں کنارے پر (اب دیکھتا ہوں کون کون جاگ رہا ہے) دجلہ کے بائیں کنارے پر بنی امیہ کے دسترخوان میں نچڑی ہوئی ہڈیاں چچوڑ کر پلنے والے کرائے کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار بے غیرت فوجی۔ دجلہ کے بائیں کنارے پر۔ دجلہ کے بائیں کنارے پر بنی امیہ کے دسترخوان کی نچڑی ہوئی ہڈیاں چچوڑ چچوڑ کر پلنے والے کرائے کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار فوجی جن کا کمانڈر یزید کا بھی باپ تھا۔

یزید کا بھی باپ، سفیان کا بیٹا ہندہ کے حرام دودھ کی پیداوار (سے پلا ہوا)۔ایک لاکھ اڑتالیس ہزار کا لشکر لے کر قبلہ دجلہ کے بائیں کنارے پر صف آزما۔ دجلہ کے دائیں کنارے پر پچیس ہزار کے قریب فرزندان توحید کا لشکر جرار جن کا چیف آف دی آرمی سٹاف لطنت غیرت کا مطلق العنان سلطان عمرانؑ کا غیرت مند بیٹا علیؑ۔

یکم محرم کو علیؑ صفین میں آئے یکم محرم کا چاند دیکھا علیؑ نے اپنے لشکر کو بلایا میں بانی شریعت کا جانشین ہوں.........اچھی طرح جانتا ہوں بانی شریعت کا جانشین ہوں۔اچھی طرح جانتا ہوں محرم اور صفر محرم اور صفر محرم اور صفر یہ دو مہینے مسلمانوں پر لڑائی کے لئے حرام ہیں، میں علیؑ تمہیں تلقین کرتا ہوں، میں علیؑ تمہیں تنبیہ کرتا ہوں، میں علیؑ تمہیں ہدایت کرتا ہوں، اگر دو مہینے معاویہ کا لشکر حملہ کرتا رہے تم مدافعت کرو، اپنی طرف سے حملہ نہ کرنا۔ شریعت کی حد نہ توڑنا، میں علیؑ ہوں، تمہارا لنگر جانے تمہارا رزق جانے میں علیؑ جانوں۔دو مہینے لڑنا نہیں قبلہ محرم کا مہینہ گزر گیا، صفر کا مہینہ گزر گیا، معاویہ کے لشکر نے ستر حملے علیؑ کے لشکر پر کئے، لیکن علیؑ کے جریوں اور دلیروں کی تلواریں زنگ آلود ہو گئیں، محرم بھی گزر گیا صفر بھی گزر گیا۔

یکم ربیع الاول کا سورج، یکم ربیع الاول کا سورج، یکم ربیع الاول کا سورج طلوع ہوا۔سورج کی پہلی کرن نے علیؑ کے چہرے کی تلاوت کی۔سورج کی پہلی کرن نے علیؑ کے چہرے کی تلاوت کی۔آسمان سے زمین کے اندر روشنی نے طنزیہ انداز میں علیؑ کے چہرے کا طواف کیا۔علیؑ اللہ کا ارادہ بن کے اٹھا آواز آئی مالک اشتر! جی مالک منبر ہماری سواری لاؤ۔"

علیؑ کی سواری آئی۔علیؑ نے پہلا قدم اٹھایا کائنات کا سر چکرایا، علیؑ نے دوسرا قدم اٹھایا ارض وسما میں زلزلہ آیا، علیؑ نے تیسرا قدم اٹھایا تثلیث پرستوں پہ قیامت ٹوٹی، علیؑ نے چوتھا قدم اٹھایا، علیؑ کا طواف کرنے کے لئے عیسیٰ نے چوتھا آسمان چھوڑا، علیؑ نے

پانچواں قدم اٹھایا' پنجتنؑ کی غیرت سمٹ کر علیؑ کی آنکھوں میں آئی ،علیؑ سواری کے قریب آئے ،علیؑ سواری کے قریب آئے ،آیتوں کے قافلے نازل ہونا شروع ہوئے ،علیؑ نے دایاں پاؤں رکاب میں رکھا قرآن نے ''الحمد'' پڑھا۔

کس کو عباسؑ سے مدد مانگنا ہے میرے ساتھ ساتھ جاگتے آؤ علیؑ کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں علیؑ کا واسطہ میں اللہ کو بھی دوں تو وہ نہیں ٹھکراتا ،تمہیں علیؑ کا واسطہ دے کے کہہ رہا ہوں ،میرا کوئی لفظ ضائع نہ کرنا)

علیؑ نے بایاں پاؤں رکاب میں رکھا قرآن نے ''الحمد'' پڑھا ،علیؑ زین پر بیٹھے قرآن نے یٰسین کا سایہ کیا ،علیؑ کا بایاں پاؤں رکاب میں آیا ،قرآن نے والناس نچھاور کیا ،علیؑ نے گھوڑے کی باگ اٹھائی گھوڑے کو ایڑ لگائی ،علیؑ کے تیور بدلے ہوئے دیکھے عزرائیلؑ نازل ہوا۔عزرائیلؑ علیؑ کی جوتی چوم کے آواز آئی مولا تیور بتاتے ہیں ، کائنات کی خیر کوئی نہیں ،تو مجھے حکم دے میں تیرا غلام ہوں ،ابھی جاتا ہوں معاویہ کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار کے لشکر کی روحیں قبض کر کے تیری نعلین پہ نثار کرتا ہوں۔علیؑ جوتی کی ٹھوکر مار کر کہتے ہیں۔عزرائیل دور ہٹ جا ،دوسرے کا مارا ہوا شکار کھانا علیؑ کی بھی توہین ہے علیؑ کی اولاد کی بھی توہین ....

عزرائیل ایک طرف ہٹا ،علیؑ آئے اپنے لشکر کا معائنہ کرنے کے لئے۔ بھائی اعجاز حسین ،علیؑ آئے اپنے لشکر کا معائنہ کرنے کے لئے۔ (دیکھنا میری طرف) لشکر کے ہوتے ہیں تین حصے ،دائیں حصے کو میمنہ کہتے ہیں ،بائیں کو میسرہ کہتے ہیں ،درمیانے حصے کو قلب لشکر کہتے ہیں۔علیؑ دائیں حصے میں (میمنہ میں) آئے۔ مالک اشتر کا پہلا...... مالک اشتر نے رکاب چومی ساتھ ہوا۔علیؑ دوسرے حصے میں آئے' میسرہ پر ابراہیم بن مالک اشتر میسرہ کا سالار بائیں مالک اشتر کا بیٹا ابراہیم دائیں مالک اشتر درمیان میں علیؑ قلب لشکر میں علیؑ آیا۔صفین پہلی لڑائی ہے۔صفین پہلی لڑائی ہے' قبلہ! صفین پہلی لڑائی ہے جس میں

علیؑ کے گیارہ بیٹے بنفس نفیس شریک ہوئے۔ چونتیس سال کا حسنؑ، تینتیس سال کا حسینؑ، اٹھائیس سال کا محمدؐ حنفیہؒ، اٹھارہ سال کا جعفر بن علیؑ، تیرہ سال کا عون بن علیؑ، گیارہ سال کا عباسؑ، علیؑ کے گرد ہالہ ڈالا، کوئی رکاب پکڑتا ہے، کوئی باگ پکڑتا ہے، کوئی زین پکڑتا ہے، علیؑ گھوڑے سے یوں اترے جیسے محمدؐ معراج سے اتر رہے ہوں۔ (نعرہ حیدری۔۔ یا علیؑ) علیؑ گھوڑے سے یوں اترے جیسے محمدؐ معراج سے اتر رہے ہوں۔ آواز آئی میرے جگر دار بیٹو! (سمجھنا قبلہ میرا جملہ اڑھائی گھنٹے کا مضمون ہے میرا، چھوڑ دیا تاکہ تکلیف نہ دوں زحمت نہ ہو آپ کو) میرے جگر دار بیٹو! میں علیؑ ہوں تم میری اولاد ہو، دو مہینے ہو گئے، میرے لشکریوں اور میرے دلیروں کی تلواریں زنگ آلود ہو گئیں۔ آج میں علیؑ چاہتا ہوں کہ میرا کوئی بیٹا! میرا کوئی بیٹا' معاویہ کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار چالاک' مکار اور عیار لشکر پر پہلا حملہ کر کے تاریخ پر ثابت کرے علیؑ بڑا ہو یا چھوٹا ''علیؑ'' ہوتا ہے۔ (آ'ہا' آ'ہا' آ'ہا' جاگتے آؤ' جاگتے آؤ' نعرہ حیدری۔۔۔ یا علیؑ) (علیؑ کا واسطہ تھکا ہوا نعرہ مجھے نہیں چاہیے جب جی چاہے اس وقت لگا لینا لیکن سنتے آؤ) میرا کوئی بیٹا معاویہ کے لشکر پر حملہ کر کے ثابت کرے علیؑ بڑا ہو یا چھوٹا ''علیؑ'' ہوتا ہے۔

حسنؑ آگے بڑھا۔ (قبلہ آپ کے لئے لفظ کہہ رہا ہوں۔)

حسنؑ آگے بڑھا بابا میں سب سے بڑا ہوں' مجھے اجازت دیں۔ پہلا حملہ میں کروں۔ جب حسنؑ نے کہا پہلا حملہ میں کروں' علیؑ کہتے ہیں! حسنؑ میرے قریب آ' حسنؑ قریب آیا۔ پیشانی چومی سینے سے لگایا آواز آئی حسنؑ، حسنؑ، حسنؑ، تو اور حسینؑ تو اور حسینؑ تو اور حسینؑ مباہلہ کے دن سے محمدؐ کے بیٹے ہو۔ میں نے اپنے بیٹے کو کہا ہے۔

(نعرۂ حیدری .... یا علیؑ)

تو اور حسینؑ مباہلہ کے دن سے محمدؐ کے بیٹے ہو' میں نے اپنے بیٹے سے کہا ہے۔

ہر بیٹے نے اجازت مانگی' نہیں ملی اجازت، گیارہ سال کا عباسؑ آگے بڑھا۔

(تم سب دیکھو میری طرف)

گیارہ سال کا عباسؑ آگے بڑھا آواز آئی: بابا اگر ثابت کرنا ہے تاریخ پر کہ بڑا ہو یا چھوٹا علیؑ ہوتا ہے' مجھے میدان میں بھیجئے۔

سن رسیدہ اور تجربہ کار جرنیل علیؑ نے' گیارہ سال کے عباسؑ کا مطالعہ شروع کیا۔ آواز آئی مالک اشترا کیا خیال ہے؟ مولاؑ آپ کا انتخاب غلط ہو ہی نہیں سکتا۔ عباسؑ کہتے ہیں اجازت دیں۔ علیؑ فرماتے ہیں : کمسن ہے' میدان حرب کا آشنا نہیں' آداب جنگ کے جانتا نہیں' رکاب تک پاؤں جاتے نہیں' دشمن حملہ کرے' ڈھال پکڑنا میں نے سکھایا نہیں۔ مالک کہتا ہے مولاؑ! ٹھیک ہے بیٹا تو تمہارا علیؑ کا ہے نا؟ پتہ نہیں علیؑ کے کیا ذہن میں آیا بھائی اظہر عباس! آواز آئی حسنؑ .... عباسؑ کو تیار کرو (میری اولاد قربان ہو جائے تجھے محسوس ہو جائے کہ شاہ گرد یز نہیں صفین کا میدان ہو تو مجھے دعا دے دینا)

حسنؑ نے خود سر پہ رکھا' حسینؑ نے ذرہ پہنائی ،محمدؑ حنفیہؑ نے کمر بند باندھا عون بن علیؑ نے نعلین پہنائی ، مالک اشتر سواری لایا۔سواری سے پہلے زندگی میں پہلی بار جرنیلوں کا لباس پہن کر گیارہ سال کا عباسؑ دھوپ میں ٹہلتا بھی ہے، اپنے سائے کو دیکھتا بھی ہے، تاریخ کے لفظ عجیب ہوتے ہیں کیسا خوبصورت لفظ ہے اپنے سائے کو دیکھ دیکھ کر علیؑ کے لشکریوں سے کہتا ہے دیکھو میں سج رہا ہوں کہ نہیں؟

جب بڑے علیؑ نے چھوٹے علیؑ کو زین پر سوار کیا۔عباسؑ سوار ہوا۔عباسؑ روانہ ہوا چودہ قدم دور جا کے عباسؑ نے گھوڑے کی آہٹ سنی' مڑ کر دیکھا علیؑ آ رہے ہیں، وہیں گھوڑا روکا بابا ''حکم'' آواز آئی: ''عباسؑ میں تجربہ کار جرنیل ہوں' تجھے سمجھانے آیا ہوں۔تیری پہلی جنگ ہے مٹھیاں بھینچ لینا'' جنہوں نے نہج البلاغہ پڑھی ہے مٹھیاں بھینچ لینا 'میمنہ پر نظر رہے' میسرہ الٹی ہوئی نظر آئے' پہلی صف پر حملہ کرے آخری صف گھر کی طرف دوڑے۔''اگر میرا بیٹا ہے' تلوار نیام سے نکال کے اس وقت تک تلوار دوبارہ نیام میں نہیں

رکھنی جب تک محمد علیؑ کی تلوار میدان کے درمیان میں آ کر تیری تلوار کا بوسہ نہ لے۔''
(جاگ رہے ہو۔ عباسؑ آگے بڑھا قبلہ! سلامت رہو قبلہ! عباسؑ آگے بڑھا دیکھتے آنا میری طرف)

عباسؑ آگے بڑھا اب لفظ ہے قبلہ! عجیب۔ شہزادۂ ملک شجاعت نے عروس تیغ کو نقاب نیام سے آزاد کیا۔ تلوار میں اپنا عکس دیکھا عباسؑ کو پیار آیا۔ تلوار سے مخاطب ہوا عباسؑ۔ بات ختم کر رہا ہوں۔''اب تلوار کی رفتار' عباسؑ کی رفتار' گھوڑے کی رفتار' جنگ کا میدان' دشمنوں کے سامنے ہجوم'' (یہ سب ذہن میں رکھ کر میرے لفظوں کی رفتار سنتے آؤ اور میرے ساتھ ساتھ چلتے آؤ)

عباسؑ تلوار کو دیکھ کر کہتا ہے جنہیں شاعری سے عشق ہے۔

دخترِ برق رنج و مہن بن کے تن ہر بدن میں اجل کی اگن گھول دے

(آہا، آہا، آہا، تھکو نہیں، تھکو نہیں، سلامت رہو قبلہ!)

دخترِ برق رنج و مہن بن کے تن ہر بدن میں اَجل کی اگن گھول دے
انا کی بجلی کی بیٹی بن کر دشمن کی رگوں میں موت کا سیلاب چلا

عباسؑ کہتا ہے۔

دخترِ برق رنج و مہن بن کے تن ہر بدن میں اجل کی اگن گھول دے
لشکروں کا جگر چیر مستی میں آ زلزلوں کی طرح گھن گھبن گھول دے
منکروں کے لہو کی ہر اک موج میں اپنے ماتھے کی ہر اک شکن گھول دے
اپنے اعداء کے سر آسماں پر اڑا آبِ دجلا میں ان کے کفن گھول دے

سلامت رہو قبلہ! نعرہ صلوٰۃ)

دخترِ برق رنج و مہن بن کے تن ہر بدن میں اجل کی اگن گھول دے
انا کی بجلی کی بیٹی بن کر دشمن کی رگوں میں موت کا سیلاب چلا

لشکروں کا جگر چیر مستی میں آ زلزلوں کی طرح گھن گھمن گھول دے

منکروں کے لہو کی ہر اک موج میں اپنے ماتھے کی ہر اک شکن گھول دے

اپنے اعداء کے سر آسماں پر اڑا آبِ دجلا میں ان کے کفن گھول دے

تلوار کہتی ہے مولاؑ یہ کیوں؟

عباسؑ کہتا ہے:

دیکھ حرب شجاعت کا ہر تاجور......

(اگر نہیں تھکے تو میرے ساتھ چلو نا،مل کر،نعرۂ حیدری......... یا علیؑ)

عباسؑ تلوار سے کہتا ہے:۔

دیکھ حرب وشجاعت کا ہر تاجور تیرے نزدیک ہے اور مرے پاس ہے

(شاہ جی معجزہ دیکھنا)

دیکھ حرب وشجاعت کا ہر تاجور تیرے نزدیک ہے اور مرے پاس ہے

............تیرے نزدیک ہے اور میرے پاس ہے

یوں لڑیں دشمنوں کو گماں تک نہ ہو یہ علیؑ لڑ رہا ہے کہ عباسؑ ہے۔(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)(مہربانی جناب،بس قبلہ! مجلس پڑھی تقریباً پونا گھنٹہ مجھے صرف اس بات پہ ہو گیا ہے)

تلوار کہتی ہے: مولاؑ! کیسے لڑوں؟

اب اگر ذہن میں عباسؑ کی مودت ہے میں سید وعدہ کرتا ہوں۔اگلے سال تک میرا مصرع نہیں بھولے گا اور اگر تو نے بے توجہی کی تو تُو جان اور عباسؑ جانے)

تلوار کہتی ہے: مولاؑ کیا کروں؟ پوری کائنات شاعری کی،ایک طرف میرے یہ چار مصرعے یک طرف)

عباسؑ کہتا ہے:۔

میمنہ میں اتر میسرہ سے ابھر قلب لشکر پہ بجلی کی رہ جھوم کر
میمنہ میں اتر میسرہ سے ابھر قلب لشکر پہ بجلی کی رہ جھوم کر
دشمنانِ علی کے پرخچے اڑا،..................
دشمنانِ علی کے پرخچے اڑا ان کی لاشوں کو دوزخ کا مقسوم کر
عباسؑ کہتا ہے :۔
اب نقابیں الٹ کر پلٹ دے صفیں ہر منافق کا شجرہ بھی معلوم کر
(سید جعفر صاحب، شاہ صاحب، عون مزمل صاحب، جناب محمد علی صاحب، بھائی علی رضا جتنے بڑے بیٹھے ہو دوست، میرے مولا عباسؑ کے صدقے میں مولاؑ آپ کو سلامت رکھے، میرا کوئی لفظ ضائع نہ کرنا)
عباسؑ سے تلوار پوچھتی ہے مولاؑ اور کیا کروں؟
عباسؑ کہتا ہے :۔
سن کسی کی نہ سن
(واسطہ دے کہ کہہ رہا ہوں اس عباسؑ کے صدقے میں مولاؑ حسین مرزا کی زندگی دراز فرمائے۔ ذرا سنتے آؤ، سن آج اگر میں نے تم سے تمغہ نہ لیا شاعری کا تو میں محسن نہیں بنا، صرف جاگتے آؤ)۔
سن اپنے انداز میں پڑھتا ہوں ۔
سن کسی کی نہ سن..........
سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے
(جاگتے آؤ ذرا۔ پوری توجہ سرکار)
(سن کسی کی نہ سن...... اگلے سال تک میں ضامن ہوں اگر ذہن سے اتر گیا! تو میں نے بھیک کوئی نہیں مانگی اور اگر وہ ذہن سے نہ اترے جتنا بڑا نعرہ ہو سکے لگا لینا

جب جی چاہے)۔

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دشمن کو بن اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے
اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے......
اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے......
سن سناتی ہوء سرسروں سے گزر وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے
(جاگتے آ د' جاگتے آ د' نعرہ حیدری...... یا علیؑ)۔
سن کسی کی نہ سن ایک ہی دشمن کو بن اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے
سن سناتی ہوء سرسروں سے گزر وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے
تلوار کہتی ہے مولاؑ اور کیا کروں؟ عباسؑ کہتا ہے سوچتی کیا ہے ۔
نوک سے روک لے وقت کی گردشیں..........
نوک سے روک لے وقت کی گردشیں، دست شام و وجود سحر کاٹ دے
تلوار کہتی ہے اور کیا کروں؟ عباسؑ علیؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔
دست شام وجود سحر کاٹ دے
اور کیا کروں؟
حسنؑ کے لہجے میں کہتا ہے۔
نوک سے روک لے وقت کی گردشیں، دست شام و وجود سحر کاٹ دے
اور کیا کروں؟
حسینؑ بن کر کہتا ہے ۔
نوک سے روک لے وقت کی گردشیں، دست شام و وجود سحر کاٹ دے
اور کیا کروں؟
دست شام و وجود سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

دست شام و وجود سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

دست شام و وجود سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

دست شام و وجود سحر کاٹ دے

تلوار کہتی ہے اور کیا کروں؟

اللہ کا لہجہ اختیار کر کے عباسؑ کہتا ہے: سوچتی کیا ہے؟

آج جبریلؑ بھی پر بچھائے اگر تو رعایت نہ کر اس کے پر کاٹ دے

سن کسی کی نہ سن ایک ہی دھن کو بن اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے

سن سناتی ہوئی سرسروں سے گزر وار سینے پہ کر جگر کاٹ دے

نوک سے روک لے وقت کی گردشیں دستِ شام و وجود سحر کاٹ دے

اور کیا کروں؟

عباسؑ کہتا ہے سوچتی کیا ہے۔

آج جبریلؑ بھی پر بچھائے اگر تو رعایت نہ کر......

میرا باباؑ جانے جبرائیل جانے۔

تو رعایت نہ کر اس کے پر کاٹ دے۔

تلوار کہتی ہے قبلہ اتنا جوش؟

عباسؑ کہتا ہے میرا غضب نہیں۔

کبریا کا غضب بن کے ابھرا ہوں میں.........

لڑتے لڑتے لڑتے عباسؑ نے مڑ کے دیکھا۔

حسینؑ سامنے کھڑا تھا، ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے: مولا حسینؑ !! اجازت ہے۔

حسینؑ کہتا ہے: شاباش عباسؑ ۔ جب حسینؑ نے کہا۔ شاباش عباسؑ تلوار روک لی ۔ زین پر بیٹھ گیا، عمامہ گردن میں ڈال کے آواز آئی مولا حسینؑ تجھے زہراؑ ماں کی چادر کی قسم آج وعدہ کر جیسے آج اجازت دی ہے ہمیشہ دے گا۔ چادر کا واسطہ آج وعدہ کر۔ جیسے آج اجازت دی ہے ہمیشہ اجازت دے گا۔ (علی رضا صاحب قبلہ مجھے علیؑ کی عزت کی قسم جب عباسؑ لڑ رہا تھا نا! نو دفعہ حسینؑ علیؑ کے پاس گیا' آواز آئی بابا! میرا بھائی عباسؑ بے جگری سے لڑ رہا ہے، اجازت ہو تو عباسؑ کو پیاس لگی ہو گی پانی دے آؤں۔ حسینؑ نے جب کہا پانی دے آؤں۔ علیؑ کہتا ہے پانی لے جا، ویسے کوشش کر پیاسا لڑنے کی عادت بنائے عباسؑ ۔ گیارہ سال کے عباسؑ کو (سلامت رہو بھائی) دس بھائیوں نے بھی اجازت دی باباؑ نے بھی شاباش کہی۔

(قبلہ صاحب! یہ عباسؑ چونتیس سال کا ہوا' ہاتھ ملتا گیا اجازت نہیں ملی۔ لیکن میرے ذمے جو لگایا گیا ہے مضمون چونکہ اختتام کی مجلس ہے رو پڑے ہو ہر آنکھ میں آنسو ہے) مجھے عباسؑ کے علم کی قسم! (غلط پڑھوں زہراؑ شفاعت نہ کرے۔ مجھے حکم یہ ہے کہ میری مائیں بہنیں بھی بیٹھی ہوئی ہیں، رات کا وقت ہے فرمان یہ ہے کہ میں اس بی بی کی شہادت پڑھوں) جس کی عمر تین سال پانچ مہینے تھی۔

نہ سر ہے نہ سوز ہے جگر کے خون میں ڈوبے ہوئے چند لفظ ہیں۔ کئی دفعہ قبلہ! اجازت ہو اگر ہر ماں ہر بہن ہر بیٹی ہر بزرگ ہر نوجوان ہر چھوٹا بچہ میری ایک گزارش یاد رکھے۔

جب یکم محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے۔ چار چار سال کی چھوٹی بچیاں اپنی ماؤں کے پاس چلی جاتی ہیں۔ اماں محرم کا چاند طلوع ہو گیا ہمیں در بھی بنوا دے چادریں بھی بنوا دے۔ ماں چاندی کے در بنوا دیتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چادریں سر پہ رکھ کے چاندی کے در

کانوں میں جب دسویں کے دن یہ وقت ہوتا ہے نا شام غریباں کا یہ ساری بچیاں کسی سید زادی کے گھر اکٹھی ہو کر جاتی ہیں۔ اپنی ماؤں کو بھی لے کر چلی جاتی ہیں۔ اس رات روشنی تو ہوتی نہیں۔ مائیں کہتی ہیں۔ اندھیرے کمرے میں چلی جاؤ۔ اندھیرے کمرے میں ساڑھے تین سال کی بچیاں جب جاتی ہیں رو کے ڈر سے باہر آتی ہیں، دیکھ کر کہتی ہیں: اماں اندھیرا ہے، مائیں کہتی ہیں: سکینہؑ کے زندان سے زیادہ نہیں۔ اندر جا کر اپنے دُر اتار کے چادر پہ رکھ کے منہ پر ماتم کرتی ہیں۔ ہائے سکینہؑ، ہائے سکینہؑ، ہائے سکینہ۔

پھر ساری جب تھک جاتی ہیں بچیاں پھر رو کر کہتی ہیں۔ سکینہؑ بی بی تیرے دُر اتر گئے ہمارے حاضر ہیں۔

(ہائے، ہائے شرم کر کے نہ رو۔ دو لفظ اس بی بی کی شہادت کے مجھ سے سن لو کوشش کروں گا شہادت تک پہنچ جاؤں۔ ویسے میں پڑھ نہیں سکتا مجھے سولہ سال ہو گئے لاہور محرم کا عشرہ پڑھتے ہوئے۔ میں آج تک یہ شہادت نہیں سنا سکا۔ میری حسرت ہے یہ شہادت کبھی پڑھوں قبلہ! تو رو کے چلا جائے گا۔ یہ ہیں سکینہؑ کے مصائب جس آنکھ میں سکینہؑ کے حصے کا آنسو نہ ہو پتھر ہو جائے وہ آنکھ، بی بی زینبؑ کہتی ہے تو سکینہؑ کو نہیں رو سکتا کیوں آیا ہے مجلس میں۔ ہاں تیاری کرتا آ، ماتم کی۔ دو لفظ مجھ سے مصائب کے سن۔ سیدو! مجھے پاک علَم کی قسم دونوں دُر سکینہؑ کے شمر نے نہیں اتارے جو سید بیٹھے ہیں میرے سامنے اولادِ علیؑ ہے اولادِ فاطمہؑ ہے ان سے خصوصی گزارش کروں گا، میں سید ہو کر بی بی زینبؑ سے گزارش کروں گا بی بی تو جو روتی گئی ہے ساڑھے چار ہزار میل دو دو لاکھ کے ہجوم میں کوئی سکینہؑ کا پرسہ دے۔ کسی نے سکینہؑ کا پرسہ نہیں دیا۔ آ اتنے مومن اتنی مومنات اکٹھی ہیں۔ آج سکینہؑ کا پرسہ ہم دیتے ہیں تو سکینہؑ کا پرسہ لے۔ (مولا تجھے سلامت رکھے)

دونوں دُر شمر نے نہیں اتارے یزید کے دربار میں جب سکینہؑ کے کانوں سے

خون بہتے ہوئے یزید نے دیکھا آواز آئی۔اس بچی کے کان زخمی کیوں ہیں؟ سجادؑ کہتا ہے : طمانچے مار کے اس ظالم شمر نے میری بہن کے در اتارے ہیں۔شمر کہتا ہے در میں نے نہیں اتارے جب شام غریباں کو خیمے کو آگ لگی جلتے ہوئے خیمے کے اندر میں گیا۔میں نے دیکھا یہ بچی سہم گئی، میں آگے بڑھتا تھا بچی پیچھے ہٹتی تھی، پیچھے ہٹتے ہٹتے ہٹتے (جن کی چھوٹی چھوٹی اولاد ہے) ایک جلتی ہوئی قنات کے قریب جا کے بچی سہم کے بیٹھی شعلوں میں اس کے در چمکے شمر کہتا ہے ایک میں نے اتارا...... (ہائے ہائے پتہ نہیں کس انداز میں مصائب سنتے ہو) ایک میں نے اتارا بچی زمین پر بیٹھ گئی، ہاتھ جوڑ کر کہتی ہے: طمانچہ نہ مار، دوسرا میں خود اتارتی ہوں۔(آہا' آہا' سلامت رہو' جو نہ رو سکے اس کی اپنی قسمت بلا ثانی زہرا۔مولانا! آپ سے اجازت لے کر بھائی جعفری صاحب آپ سے اجازت لے کر، مولا تمہارے بچوں کی عمر دراز کرے آل محمدؐ کے صدقے میں بی بی سکینہؑ کے صدقے میں' مولا تیرے حسن رضا کی عمر دراز کرے۔ایک لفظ مجھ سے سن)

سکینہؑ وہ بچی ہے دس شعبان ستاون ہجری کو صبح کی نماز کے بعد جب ربابؑ کی آغوش میں سکینہؑ کی ولادت ہوئی قبلہ! اور حسینؑ آئے جناب ربابؑ نے دیا سکینہؑ کو۔یہ پہلی بچی ہے کائنات کی اسے دیکھ کر حسینؑ اتنا رویا، اتنا رویا، اتنا رویا۔کافی دیر روتے روتے میرے مولاؑ کی ریش اقدس آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پیشانی چوم کر کہتا ہے سکینہؑ ضرور آنا تھا۔سکینہؑ ضرور آنا تھا۔بی بی ربابؑ کہتی ہے مولا ہر باپ اپنی اولاد کو پیار کرتا ہے۔پہلی بار تو آپ نے کہا سکینہؑ ضرور آنا تھا۔اسے پیار تو کریں۔آواز آئی میں اسے کہاں پیار کروں دیکھتی رہنا حسینؑ نے سر پہ پیار کیا نہ پیشانی پہ پیار کیا' نہ رخساروں پہ پیار کیا۔سکینہؑ کی گردن سے کپڑا ہٹا کے شبیرؑ نے پہلا بوسہ دیا ادھر پہلا بوسہ دیا ربابؑ کہتی ہے میں کہاں پیار کروں؟

آواز آئی میرے قریب آ' ربابؑ قریب آئی' سرکار امام علیہ السلام نے قبلہ!

سکینہؑ کے پاؤں سے کپڑا اٹھایا آواز آئی تو اپنی بیٹی کے پاؤں کے تلوے چوم۔ بی بی کہتی ہے کیوں؟ آواز آئی میری اس معصوم بچی نے ساڑھے تین سال کی عمر میں اتنا سفر کرنا ہے اتنا سفر سجادؑ نے بھی نہیں کرنا۔ (سلامت رہو۔ آہستہ آہستہ روتے آؤ بھائی اگر جی چاہے میں بی بی زینبؑ کو دعوت دوں۔ پرسہ دے کے گھر جاؤ گے جس کی چار سال کی بچی ہو، یا بہن ہو اور سوئی ہوئی ہو۔ اس کا دایاں رخسار چوم کے شام کی طرف منہ کر کے کہنا سکینہؑ یہ تیرا صدقہ ہے، ضرور کہنا یہ بات تیری بچی کو مولاؑ زندگی دے گا۔ سید وہ ہے اجازت میں دو لفظ پڑھتا ہوں۔ مصائب کے قبلہ!)

میرا آخری امامؑ زیارت ناحیہ میں ارشاد فرماتا ہے۔ میرا اسلام ہو اس یتیم بچی پر باپ کی شہادت سے اپنی موت تک جس کے رخساروں کا رنگ مسلسل تبدیل ہوتا رہا۔ (عالم دین مجھے کہتا ہے مجھے علیؑ کی عزت کی قسم تو صحیح روایت پڑھ چکا ہے میں آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔ قبلہ میں سید کہتا ہوں ان میں سے کوئی مر جائے گا) بارھواں امام زیارت ناحیہ میں ارشاد فرماتا ہے میرا اسلام ہو اس یتیم بچی پر جس کی باپ کی شہادت سے لے کر اپنی موت تک رخساروں کا رنگ مسلسل تبدیل ہوتا رہا۔ اگر قبلہ آپ نے پڑھا ہے صحیح روایت اس طرح ہے:

میرا امام آخر فرماتا ہے: ''میرا اسلام ہو اس یتیم بچی پر کہ مرنے کے بعد جس کا کرتہ اس کے بدن سے اس کا بھائی جدا کرتا تھا کرتہ جدا نہیں ہوتا تھا۔'' (پتہ نہیں کس انداز میں ماتم کرتے ہو؟ شرم کر کے نہ رو۔ جس کا جی چاہے جس انداز میں روتے آؤ اختتامی مجلس ہے۔ نہیں پڑھتا قبلہ!)

اس معصومہؑ کو تین طمانچے لگے قبلہ! علم کی قسم میں نے پہلے کہا ہے دوبارہ نہیں پڑھوں گا۔ سید زادہ جتنا رو سکتا ہے اس معصومہؑ کو رو۔ میں زوار ہوں چودہ معصومینؑ کا اور زائر بیٹھے ہوئے ہیں قبلہ! ہر معصوم اور ہر معصومہ کی ایک قبر ہے لیکن اگر مولاؑ! تجھے شام لے

جائے شام کے باہر ہے ایک قبرستان' اس قبرستان میں ہے ایک بی بیؑ کی قبر جسے سکینہؑ کہتے ہو، اگر وہاں جاؤ نہ تو مجاور دروازہ کھولتا ہے عام زائر قبروں کی زیارت کر کے نکل آتے ہیں لیکن غازیؑ کا واسطہ محسن نقوی کی یہ بات یاد رکھنا کوئی مومن کوئی بھائی کوئی بہن اگر زواری پہ اب جائے شام' شام کے باہر جب قبرستان میں جاؤ سکینہؑ کی قبر پہ جاؤ مجاور دروازہ کھولے گا اس بی بیؑ کی ہیں دو قبریں ایک قبرہ اسے کچھ دینار دے کے کچھ ریال دے کے کچھ درہم دے کے کہنا سکینہؑ کی اصل قبر کی زیارت کراو ہاں سے سیڑھیاں اترتی ہیں نیچے جاتی ہیں۔ نیچے چلے جانا، چھوٹا سا کمرہ ہے۔ اس کمرے میں وہ لائٹ (on) کرے گا، بلب جلائے گا، ایک چھوٹی سی قبر ہے اس وقت اس سے کہنا! بھائی! بلب بجھا دے۔ جب وہ بلب بجھا دے۔ ہو جائے گا اندھیرا اس وقت کہنا سکینہؑ! تو اور زندان سکینہؑ تو! اور زندان سکینہؑ تو اور یہ چھوٹی سی قبر (سلامت رہو، سلامت رہو، روتے آؤ، ماتم کرتے آؤ' علیؑ آباد رکھے روتے بھی آؤ ماتم بھی کرتے آؤ' شاہ جی آج اگر کوئی نہ رو سکے اس کی آنکھوں کا اپنا نصیب ورنہ میرا اپنا جی چاہتا ہے آج یہ مجلس پڑھتے ہوئے بی بی سکینہؑ کی مجھے موت آ جائے۔ اس سے بڑی موت کوئی نہیں ہو سکتی۔ آؤ میری ماؤں بہنو! مجھے ایمان سے بتلاؤ تین سال پانچ مہینے کی بچی کربلا کی گرمی' دسویں کا دن جب حسینؑ نے پہلا استغاثہ کیا۔

هَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا

آواز آئی' کوئی ہے جو مجھ غریب کی مدد کرے۔ جب کوئی نہ ملا۔ ننگے پاؤں گرم ریت پہ دوڑتی ہوئی آواز آئی نہ بابا میں جو موجود ہوں۔ میں تیری مدد کے لئے آ رہی ہوں۔ ساڑھے تین سال کی بچی جب آئی تا لشکر کے قریب قبلہ! گھوڑوں کے سموں سے سم ملے ہوئے۔ کہا واپس چلی جا بچی۔ حسینؑ نے دوسرا استغاثہ کیا ہر چھوٹے بڑے نے سنا۔ تیرے جگر سے پانی نہ آئے آنکھوں سے آنسو نہ آئیں۔ سکینہؑ کا مصائب ہی کوئی

نہیں.....(تو نہ روئے تیری اپنی مرضی شاہ جی)
گھوڑوں کے سموں سے سم ملے ہوئے۔

(ختم شد)